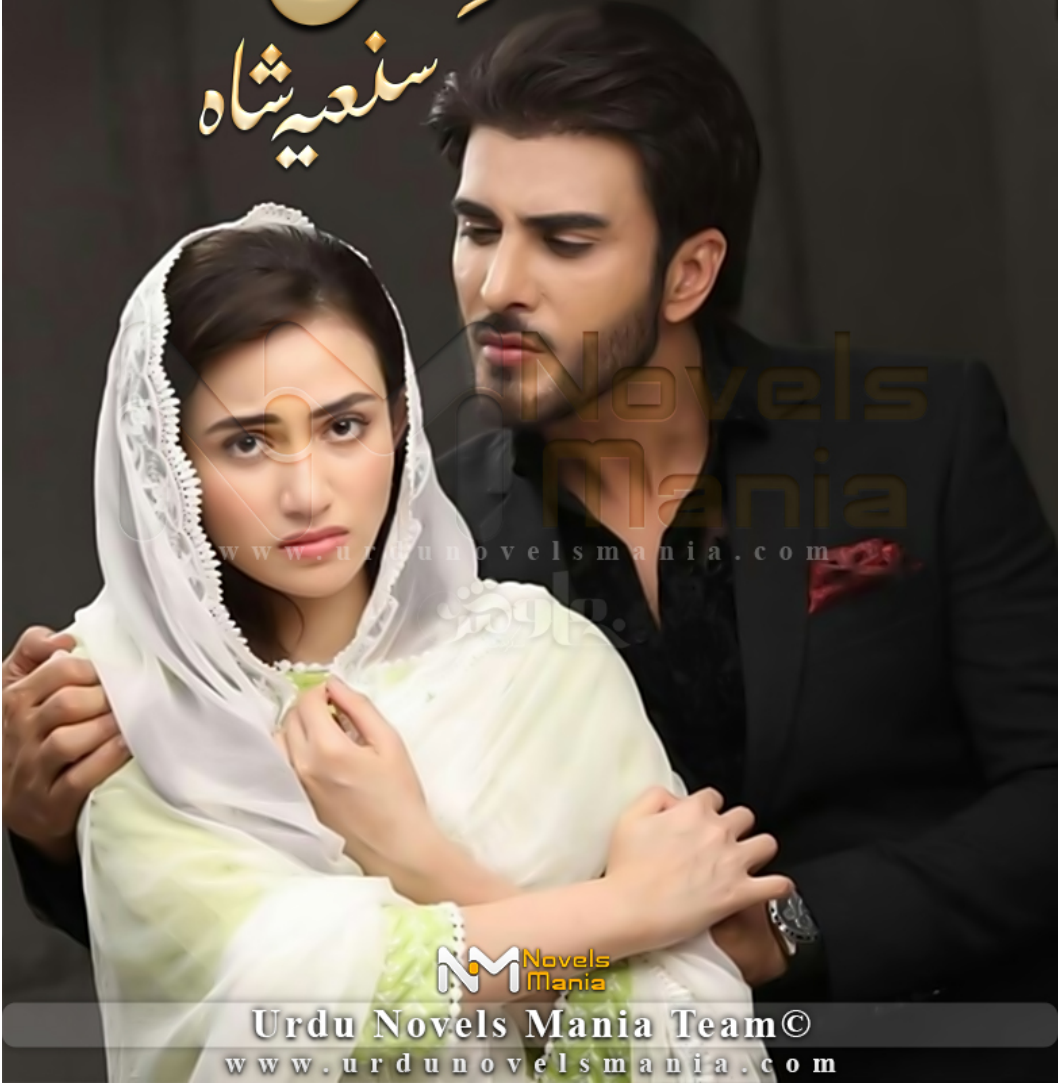




وحشت عشق

سنعیہ شاہ



www.urdu novelsmania.com

Urdu Novels Mania Team©

www.urdu novelsmania.com

#وحشت_عشق

#سنعیہ_شاہ

#قسط_1

شاہ جسے ہی کمرے میں داخل ہوا گلاب کے پھولوں کی مہک نے اس کا استقبال کیا۔۔۔۔۔
شرماتی گھبراتی یشال نے جیسے ہی اس کی موجودگی کو محسوس کیا مزید اپنے آپ میں سمٹ گئی۔

www.urdu novelsmania.com

شاہ دل میں محبت بھرے جذبات لیے اس کی طرف بڑھا۔۔
جیسے ہی شاہ نے اس کا گھونگھٹ اٹھایا اسے ایسا لگا کہ اس کی دھڑکنیں تھم جائیگی۔

بے خود سا ہو کر شاہ اس پر جھکا اور اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیا مگر اس کی پکڑ میں اچانک مضبوطی آگئی۔۔۔۔۔

یشال کی آنکھوں سے تکلیف کے مارے آنسو بہنے لگے۔۔۔

شاہ مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔

یشال نے سسکتے ہوئے تکلیف سے کہا

تکلیف۔۔۔؟ ہاہا شاہ نے استراۓ انداز میں قہقہہ لگایا

یشال اپنے آپ کو اس کی مضبوط گرفت سے چھڑانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

چھوڑیں مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ یصال نے روتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا نہیں رہنا کیا کہا تم نے شاہ کا ہاتھ اٹھا اوریشال کے خوبصورت چہرے پر نشان چھوڑ گیا

آج تو کہہ دیا آج کے بعد ایسا خواب میں بھی مت سوچنا۔۔۔۔۔

مسز شاہ تمہارے جسم پر روح پرسانوں پر صرف اور صرف شاہ کا حق ہے سبھی تم شاہ

نے اسے غصے سے دھکا دیا اوریشال کی طرف دیکھے بنا کمرے سے باہر نکل گیا

تو یہ تھی اس کی وہ زندگی جس کے بارے میں اسکی دادوا سے بتایا کرتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
تو کیا شاہ تھا وہ شہزادہ جس کی رہ دیکھتے دیکھتے اس کی جان سے پیاری دادوا سے دنیا میں
اکیل اچھوڑ کر چلی گئیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں یشال نے ایسی اذیت بھری زندگی کی تمنا تو نہیں کی تھی یشال ایک بار پھر سے بری طرح رونے لگی۔-----

جب انسان کی تکلیف حد سے بھر جائے اسے لگے سب راستے اس کے لئے بند ہو گئے ہیں تو ایسے اسے یاد رکھنا چاہیے کہ وہ اللہ جوشہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے جسے ہر چیز کی خبر ہے اگر جھولی پھیلانی ہے تو اس کے سوہنے رب کے آگے جھکو اس یقین کے ساتھ کہ وہ کبھی مایوس نہیں کرے گا داد و کی کسی ہوئی باتیں یشال کے ذہن میں گونجنے لگی

یشال نے جلدی سے اپنے آنسو صاف کیے اور واش روم میں اپنا بھاری عروسى جوڑا اتار کر سادہ سا کالے رنگ کا لباس پہنا اور نماز کی نیت باندھى بے شک اللہ اپنے بندوں کو کبھی مایوس نہیں کرتا۔ -

دوسری صبح شاہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔۔

اس کو دیکھ کر ندامت سے گردن جھکا گیا۔۔۔۔۔

یشال جائے نماز پر گھڑی بنی پڑی تھی رات روتے روتے نہ جانے کب اس کی آنکھ لگ گئی روئے ہوئے چہرے پر شاہ کی انگلیوں کے نشانات واضح تھے شاہ اس کے برابر زمین پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

اوریشال کے معصوم چہرے کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

کسی کے دیکھنے کے احساس سے یشال نے اپنی آنکھیں کھول دی۔۔۔

لیکن سامنے شاہ کو دیکھ کر گھبرا کر پیچھے ہٹی۔۔۔۔۔

شاہ اس کا ڈرپوری طرح محسوس کر سکتا تھا۔۔۔۔۔

شاہ نے آگے بڑھ کریشال کو اپنے سینے سے لگایا ایشال اس کے سینے سے لگی بری طرح رونے دی

شاہ آپ۔۔۔

ششش جان شاہ بھول جاؤ سب اب ایسا کچھ نہیں ہوگا۔۔

شاہ نے اس کے بال سہلاتے ہوئے کہا نجانے کب شاہ کی آنکھ سے آنسو نکلا اوریشال
کے بالوں میں گم ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

یشال کو لگا کہ اب اس کے سب غم دور ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔

اس نے رات کے واقعے کو بھلا کر ایک نئی زندگی شروع کرنے کا فیصلہ کیا اور اطمینان سے آنکھیں بند کر لیں

گرٹیا گرٹیا بیٹا کہاں ہو آپ۔۔۔

میں یہاں ہوں کیا ہوا دادو۔۔؟ گڑیا نے دادو کے پاس بیٹھے ہوئے کہا۔۔۔

بیٹا آج آپ کے پایا آپ کے لئے نئی ممالا رہے ہیں۔۔۔

جو میری بیٹی کو بہت پیار کرے گی۔۔۔ اس کا بہت خیال رکھیں گی۔۔۔

روزِ نئے نئے کھانے بنا کر دے گی۔۔۔

میری گڑیا کو سکول کیلئے تیار کرے گی۔۔

سچی دادو۔۔۔۔۔؟ بابا میری ماما لے کے آرہے ہیں۔۔۔۔۔

بلکل رانوک کی ماں جیسی۔۔۔؟ گڑیا نے معصومیت سے پوچھا
 ہاں میری جان بالکل۔۔۔ رانوک کی ماما سے بھی زیادہ پیاری میری گڑیا کی ماں۔۔۔۔
 میں ابھی رانوک کو بتا کر آتی ہوں وہ معصوم آنے والے وقت سے انجان اپنی خوشیوں میں
 اپنی سہیلی رانوک کو بھی شامل کرنے کے لئے بھاگی۔
 اس کی معصومیت پر اس کی دادو بے اختیار مسکرائی۔



#وحشت_عشق

#سنعیہ_شاہ

#قسط_2

میں اس کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا ہوں میں اسے تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا نہ خوف زدہ کرنا چاہتا تھا بابا آپ جانتے ہونا آپ کا بیٹا ایسا نہیں ہے پر نہ جانے کیوں جب وہ میرے سامنے آتی ہے مجھے سب یاد آ جاتا ہے میں کیا کروں مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا بابا اس نے سیسکتے ہوئے اپنا سر میز پر کھلی ڈائری پر رکھ دیا بابا کی موت کے بعد یہ ڈائری ہی اس کا سہارا تھی جس میں وہ اپنے دل کی ہر بات لکھتا تھا

خوبصورت سرخ رنگ کی انارکلی فراک جو اس کے گھٹنوں سے کچھ نیچے آرہی تھی لائٹ سے میک اپ میں بالوں کو کھلا چھوڑے وہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی۔

شاہ نہ جانے کب سے دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے اسے اپنی نظروں کی قید میں لیے ہوئے تھا جیسے ہی یشال کی نظر شاہ پر پڑی اس نے شرما کر اپنی پلکیں جھکا دیں۔

اور اپنے خوبصورت ہونٹوں کو دانتوں سے کاٹنے لگی شاہ بے خودی کے عالم میں اس کی طرف بڑھا اور اس کے کانپتے وجود پر ایک نظر ڈالی اور دھیرے سے اس کے لبوں کو اسکے دانتوں کی قید سے آزاد کیا اتنا ظلم میری جان۔

یشال اس کے چھونے سے خود میں سمٹ کر رہ گئی شاہ نے اس کے دہکتے ہوئے گالوں پر اپنے لب رکھ دیے۔

یشال کو لگا کہ شاید وہ اگلی سانس بھی نہیں لے پائے گی شاہ نے جب اس کی غیر ہوتی حالت محسوس کی اس کے ہونٹوں پر ایک خوبصورت مسکراہٹ بکھر گئی۔

یشال یک ٹک اس کے گال پر پرنے والے ڈمپل کو دیکھتی رہی اسے اپنا دل شاہ کے ڈمپل میں ڈوبتا محسوس ہو رہا تھا شاہ آپ کی مسکراہٹ بہت خوبصورت ہے بے اختیار یشال نے شاہ کی مسکراہٹ کی تعریف کر دی اچانک شاہ کی مسکراہٹ غائب ہو گئی۔

آو نیچے چلیں ناشتہ تیار ہے شاہ نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا یشال اپنے ہاتھ پر شاہ کی سخت پکڑ محسوس کر کے کانپ کر رہ گئی۔

اس کا دل گواہی دے رہا تھا کہ آنے والی زندگی آسان نہیں لیکن اسے اپنے اللہ پر پورا یقین تھا کہ اس کی یہ پریشانیاں جلد ختم ہو جائیں گی ایک خوشحال زندگی اس کی منتظر ہوگی

جیسے ہی مسز زمان صدیقی زمان والا میں داخل ہوئیں ایک معصوم سی چھپے سات سال کی لڑکی جس نے گلابی کلر کی فراک پہن رکھی تھی بھاگ کر زمان صدیقی کی ٹانگوں سے لپٹ گئی۔

پاپا آپ آگے آپ میرے لیے ماما لے کر آئے ہیں نہ اس بچی نے اپنی خوبصورت آنکھیں معصومیت سے مسز زمان صدیقی پر ٹکاتے ہوئے کہا۔

جی میری جان یہ آپ کی ماما ہیں مسز زمان میں لاریب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اور

لاریب یہ ہے میری پیاری سی گڑیا۔

ماما میں آپ کو اپنا روم دکھاتی ہوں گڑیا نے لاریب کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا نہیں بیٹا ابھی میں بہت تھکی ہوئی ہوں بعد میں آپ کا روم دیکھ لوں گی لاریب ناگواری سے اپنا ہاتھ گڑیا کے ہاتھوں سے نکالا۔

اور زمان کو پیار بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے اپنے روم کے بارے میں پوچھنے لگی۔

گڑیا خاموشی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

زمان صاحب نے جب گڑیا کی خاموشی محسوس کی تو لاریب کو ٹوکے بنا نہ رہ سکے لاریب تمہیں گڑیا سے بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔

او صدیقی میں بعد میں اسے منالو کی ابھی میں سچ میں بہت تھکی ہوئی ہوں تو کیا ہم اپنے کمرے میں چل سکتے ہیں۔

دادو یہ منظر دیکھ کر آنکھوں میں آنسو لیے گڑیا کے کمرے کی طرف چل دی جانتی تھی کہ وہ معصوم کس قدر خوش تھی

گڑیا بیٹا میری جان کیا ہوا دادو نے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا دادو ماما بالکل اچھی نہیں ہے وہ گندی ہیں۔

نہیں میری جان ایسے نہیں کہتے۔

آپ کو پتہ ہے نہ کہ کسی کے پیٹھ پیچھے اس کی برائی کرنے والے سے اللہ میاں ناراض ہوتے ہیں

سوری دادو

میں اب ایسا کبھی نہیں بولوں گی گڑیا نے معصومیت سے اپنے کان پکڑتے ہوئے کہا اس کی معصومیت پر دادو مسکرا دی اور اسے اپنے سینے سے لگایا۔

www.urdu novelsmania.com

وہ مسلسل کافی دنوں سے نوٹ کر رہی تھی کہ کوئی اس کا پیچھا کر رہا ہے وہ جہاں بھی جاتی وہ اس کے پیچھے آتا شاپنگ مالز کینٹین کالج ریسٹورنٹ غرض ہر وہ جگہ جہاں وہ ہوتی خود پر اس کی نظروں کو محسوس کرتی کچھ دن تو انور کرتی رہی کہ ہو سکتا ہے کہ اس کی غلط فہمی ہو۔

لیکن آج جب وہ اپنی دوست کے ساتھ ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھی کافی پی رہی تھی اسے وہاں موجود دیکھ کر اس کا پارہ ایک دم چڑھ گیا۔
وہ ناصرف موجود تھا بلکہ مسلسل اسے گھور رہا تھا
وہ تیر کی طرح سیدھی اس کے میز پر جا پہنچی۔

بھائی صاحب آپ کی پرابلم کیا ہے
آپ کسی مجنوں فرہاد پنورومیو کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں
جہاں بھی میں جاتی ہوں آپ کسی چمگاڈر کی طرح میرے آس پاس منڈلا رہے ہوتے
ہیں۔

وہ بنا آگے پیچھے کی پرواہ کیے اس کو سنارہی تھی اس کی دوست اس کو روکنے کی کوشش
کرتے کرتے ہلکان ہو چکی تھی اور وہی رکھی کرسی پر سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔
نہیں میم ایسا تو کچھ نہیں آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے
ہا ہا غلط فہمی تو کیا بیوٹی پارلر میں میک اپ کروانے کے لیے آئے تھے اس نے طنزیہ
ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔

وہاں موجود سبھی لوگوں کے چہروں پر مسکراہٹ بکھر گئی جہاں باقی لوگ اس تماشے کو ہنستے
ہوئے دیکھ رہے تھے

وہی دو آنکھیں دلچسپی سے اس کے گلابی چہرے کو دیکھنے میں مصروف تھی بڑی بڑی آنکھیں چھوٹی سی ناک گلاب کی پنکھڑیوں سے بھی نازک ہونٹ جن پہ طنزیہ مسکراہٹ بکھری تھی کمر سے نیچے آتے بال جن کو باندھنے کی زحمت نہیں کی گئی تھی دونوں ہاتھ کمر پر رکھے نظر اپنے سامنے بیٹھے شخص پر جمائے وہ اس کے بولنے کی منتظر تھی۔

وہ مجھے آپ سے کچھ بات کرنی تھی اچھا کرو بات وہ بالکل اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئی

نہیں۔ میرا۔ وہ

ہاں بولو میں سن رہی ہوں

وہ کچھ نہیں

اس لڑکے نے جلدی سے اپنی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا

رکو۔

آج کے بعد میرا کسی بھی لڑکی کا پیچھا کیا تو یاد رکھنا آج تو پانی پھینکا ہے اگلی بار تیزاب پھینک کر جلا دوں گی۔

سمجھ گئے اس نے پانی سے بھرا کلاس اس پر پھینکتے ہوئے کہا

اور ہوا کے جھونکے کی طرح ریسٹورنٹ سے نکل گئی

سعد کا کب سے کھلا وہ منہ دیکھ کر ذین نے اس کے سر پر ایک تھپڑ لگا یا منہ بند کر میرے بھائی وہ جا چکی ہے

یار لڑکی ہے یا طوفان سعد نے حیرانگی سے کہا
چلیں میٹنگ کے لئے دیر ہو رہی ہے شاکر صاحب انتظار کر رہے ہوں گے
زین نے اپنی کرسی خالی کرتے ہوئے کہا
او کے بوس۔

سعد نے برگر کا آخری پیس منہ میں رکھتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا

شاہ کا پورا وجود پسینے سے بھیگا ہوا تھا اس کا حلق پیاس سے خشک ہو رہا تھا کیا ہوا شاہ آپ
ٹھیک تو ہیں یشال نے پریشانی سے اس کی کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا
پ۔ ا۔ فی

شاہ نے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے بمشکل پانی مانگا
یشال جلدی سے پانی کا گلاس اسے پکڑایا
جو شاہ ایک ہی سانس میں خالی کر گیا۔

آپ ٹھیک تو ہیں شاہ ہاں ہاں میں ٹھیک ہوں تم آرام کرو

شاہ نے لائٹ آف کرتے ہوئے کہا


شاہ کیا آپ نے کوئی برا خواب دیکھا ہے کچھ نہیں ہوا میں نے کہا نہ خود بھی سو جاؤ اور مجھے بھی سونے دو

پر شاہ

کہا نہ سو جاؤ شاہ نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

میں نے تو بس طبیعت کا ہی پوچھا تھا اس میں اتنا غصہ کرنے والی کیا بات تھی

وحشت۔ عشق 
 urdu novels mania
 www.urdu novels mania.com  سنعیہ۔ شاہ

قسط۔ 3 

مر ترضی صاحب اس بچے کو پا کر بہت خوش تھے انہیں ایسا لگ رہا تھا جیسے دنیا جہاں کی دولت انہیں مل گئی ہو۔

دوسری طرف ان کی بیوی کے چہرے پر بے زاریت سے بھرپور تاثرات تھے جنہیں دیکھ کر مر ترضی صاحب دکھی ہو گئے۔

شبم دیکھو خدا نے ہمیں کتنا پیارا تحفہ دیا ہے خدا نے ہمیں اپنی نعمت سے نوازا ہے۔ کیوں ناشکری کر رہی ہو کیا ہوا ہے تمہیں۔ دیکھو مر ترضی

میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ میں ابھی اس بچے کو نہیں چاہتی میں اپنی زندگی بھر پور طریقے سے انجوائے کرنا چاہتی ہوں شبم بیگم نے ناگواری سے کہا۔

مر ترضی صاحب نے بمشکل خود کو کوئی سخت لفظ کہنے سے روکا اور اپنے معصوم بچے کو سینے سے لگائے کمرے سے باہر نکل گئے

شاہ کی گاڑی جیسے ہی شاہ والا میں داخل ہوئی۔

اپنے سامنے یشال کو دیکھ کر اسے اپنے دن بھر کی تھکاوٹ دور ہوتی محسوس ہوئی۔

وہ کبھی ایک گلاب کو ہاتھ لگاتی کبھی دوسرے کو ہاتھ لگاتی بالکل کسی چھوٹی بچی کی طرح لگ رہی تھی۔

مگر دوسرے ہی پل جیسے ہی شاہ کی نظر سامنے گھر والوں کے ٹیرس پر پڑی اسے ایسا لگا جیسے کسی نے اسے جلتی ہوئی آگ میں ڈال دیا ہو۔ سامنے ایک لڑکا ہوس بھری نظروں سے یشال کی وجود کو گھور رہا تھا شاہ نے یشال کا ہاتھ پکڑا اور اسے گھسیٹتے ہوئے اندر لے گیا۔ آج کے بعد میں تمہیں گارڈن میں نہ دیکھوں شاہ بولا نہیں بلکہ دھاڑا تھا جی

یشال کے منہ سے بامشکل یہ الفاظ نکلے

ماہی آوے گا

اووووووو

ماہی آوے گا

میں پھلاں نال دھرتی سجاؤں گی۔

گڑیا آم کے درخت پر چڑھی ہوئی تھی اور کڑیاں توڑ کر نیچے پھینک رہی تھی

جینے رانوبا مشکل اپنی ہنسی روکتے ہوئے کچھ کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

گرٹیا بس کرجاؤ تمہاری سریلے گانے سے تو مردے بھی اپنی قبروں سے باہر آجائیں گے

رانو اچھا ہے نہ میری خوبصورت اور سریلی آواز مردوں میں بھی زندگی پیدا کر دیتی ہے۔

گرٹیا نے بے پروائی سے جواب دیا

اور واپس اپنے پسندیدہ مشغلے میں مصروف ہو گئی۔

ماہی آوے گا

ماہی آوے گا

محترمہ کیا زمان صاحب کا گھر یہی ہے۔

ایک انجان آواز سنتے ہی گرٹیا کا توازن بگڑا اور وہ سیدھا آنے والے کے اوپر جا گری

یا خدا

کیا مصیبت ہے آنے والے نے خود پر سے ہٹاتے ہوئے کہا۔

ایم سوری

اچانک میرا پاؤں پھسلا اور میں نیچے گر گئی

گڑیا نے معذرت انداز میں جواب دیا
کیا زمان صاحب کا گھر یہی ہے۔
آنے والے نے واپس اپنا سوال دہرایا

جی ہاں
لیکن وہ تو ابھی گھر نہیں ہے آپ۔
اوکے اس نے میں اپنا ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا میں بعد میں آ جاؤں گا۔
یہ کہتے ہیں وہ مغرورانہ چال چلتا گیٹ سے باہر نکل گیا
کیا عجیب انسان ہے پوری بات بھی نہیں سنی۔
گڑیا نے اونچی آواز میں اظہار خیال کیا
چھوڑو نہ ہمیں کیا
چل ہم کچی کیڑیوں کی چٹنی بناتے ہیں
رانوں نے چٹار لیتے ہوئے کہا
ہاں چلو گڑیا تیزی سے اندر کی جانب بڑھی

وہ دونوں بھاگتی ہوئی کچن میں داخل ہوئی

دادو دادو۔

آپ باہر جائیں آج کا کھانا میں اور رانا بنائیں گے۔

توبہ ہے لڑکیوں آرام سے او

ابھی گر جاتی تو دونوں کو چوٹ لگ جاتی

اوہو دادو

کچھ نہیں ہوتا۔

آپ باہر جاؤ آج کا کھانا ہم بنائیں گے

گر پیانے دادو کو شانوں سے پھڑپھڑتے ہوئے ان کا رخ باہر کی جانب کیا

اتنی بڑی ہو گئی ہیں دونوں مگر حرکتیں بچوں جیسی ہیں۔

دادو کہتے ہوئے باہر نکل گئیں اور وہ دونوں کھلکھلا کر ہنس دی

www.urdu novelsmania.com

یشال جب کمرے میں داخل ہوئی شاہ کسی کے ساتھ کال پر مصروف تھا۔

مجھے وہ گھر چاہیے تم سمجھ رہے ہونا میری بات کو مجھے ہر حال میں وہ گھر چاہیے۔

شاہ نے جیسے ہی یشال کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھا اپنی بات ختم کر کے کال کٹ کر

دی۔

آپ فریش ہو جائیں میں آپ کے کپڑے نکال دیتی ہوں یشال نے اتنے آرام سے کہا
 کے شاہ با مشکل اس کی آواز سن پایا
 اور بنا کوئی جواب دیئے واش روم میں گھس گیا
 شاہ سے بات کرتے ہوئے اکثر یشال کی آواز اس کے گلے سے نکلنے سے انکار کر دیتی تھی

گڑیا یہاں آؤ بیٹا میں آپ کے بال بنا دوں
 دادو نے اس کو پکارا جو اپنے بال پھیلانے بیٹھی تھی —
 نہیں دادو

آج میں اپنے بال ماما سے بنواؤں گی
 گڑیا یہ کہتے ہوئے لاریب کے کمرے کی جانب چل دی —
 جہاں وہ نیٹ کی سفید ساری پہنے باہر جانے کے لیے تیار تھی

ماما پلیز میرے بال بنا دیں
 نہیں گڑیا میں آگے ہی کافی لیٹ ہو چکی ہوں آپ زرمینہ سے کہیں
 وہ آپ کے بنا دیں گی
 لاریب نے رکھائی سے جواب دیا

اور اپنے موبائل پر آنے والی کال کی طرف متوجہ ہو گئی
صوفی ڈیسر میں بس نکل رہی ہوں —

20 منٹ تک پہنچ جاؤں گی

لا ریب نے جلدی سے اپنا کلچ اٹھایا اور بنا گڑیا کی طرف دیکھے باہر نکل گئی
گڑیا خاموشی سے انہیں جاتا ہوا دیکھ رہی تھی —
شاید اس کا دماغ یہ سمجھ چکا تھا کہ یہ اس کی ماما نہیں ہیں —

وحشت۔ عشق

urdu
novels mania
www.urdu novelsmania.com

سنعیہ۔ شاہ

قسط۔ 4

شاہ جب واش روم سے باہر نکلا یصال اس کے کپڑے استری کرنے میں مصروف تھی شاہ کے سامنے وہ منظر کسی فلم کی طرح چلنے لگا۔

شاہ یصال کے قریب آیا اور اسکے کپڑے استری کرتا ہاتھ پکڑ لیا اس سے پہلے کے یصال کچھ سمجھتی

شاہ نے گرم استری اپنے ہاتھ میں پکڑے یصال کے ہاتھ پر رکھ دیں حیرانگی اور خوف کے مارے یصال چیخ بھی نہ پائی۔

شاہ نے اس کے بال مٹھی میں پکڑ کر اسے خود سے قریب کیا اتنے قریب کے وہ اس کی گرم سانسوں کو اپنے چہرے پر محسوس کر سکتی تھی۔

تکلیف کے مارے یصال کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے

آج کے بعد اگر میں نے تمہیں گھر سے باہر دیکھا تو تمہاری جان لے لوں گا
بہت شوق ہے نہ تمہیں اپنی نمائش کا

شاہ کے سامنے بار بار اس لڑکے کی ہوس زدہ نظریں گھوم رہی تھی۔

شاہ نے دھکا دے کر اسے بیڈ پر گرایا اور زوردار آواز میں دروازہ بند کرتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

یصال وہیں بیٹھی اپنی بے بسی پر سسک سسک کر رودی

وہ جب سے گھر واپس آیا تھا سوچوں میں الجھا ہوا تھا وہ پری چہرہ اس کی آنکھوں سے اوجھل ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔

کون تھی وہ کیا وہ زمان صاحب کی بیٹی تھی یا ان کی بیٹی کی سہیلی۔

کتنی معصومیت تھی اس کی آنکھوں میں کسی بھی دھوکے فریب سے پاک۔

یا بس ایک نقاب تھا اس کے چہرے پہ میری نظر کا دھوکا وہ بھی فریبی ہے ہر عورت بس فریب بھی تو دیتی ہے مرد کے جذبات سے احساسات سے کھیلتی ہے۔

اور جب اس کا دل بھر جاتا ہے تو سب چھوڑ کے کسی اور راستے کا انتخاب کر لیتی ہے۔

نہیں وہ ایسی تو نہیں لگ رہی تھی بہت معصوم زندگی کو جینے والی لڑکی لگ رہی تھی۔

دل میں دماغ کی بات کو رد کیا

www.urdu novels mania.com

اف

یہ میں کیا سوچ رہا ہوں زین نے اپنا سہرا اپنے ہاتھوں میں گرایا

کیا ہوا بابا آپ کی طبیعت ٹھیک ہے

دینو چاچا ادب سے اس کے پاس کھڑے ہوتے پوچھنے لگے

ہاں چاچا میں بھی ٹھیک ہوں بس سر میں ہلکا سا درد ہے آپ پلیر ایک کپ چائے بنوادیں
میں سٹڈی روم میں ہوں

وقت گزرتا رہا اور مرتضیٰ صاحب کا بیٹا زین 15 سال کا ہو گیا۔

آج اس کی پندرہویں سالگرہ تھی جس کا انتظام مرتضیٰ صاحب نے بہت بڑے پیمانے پر
کیا تھا

لیکن ہمیشہ کی طرح اس کی ماں غائب تھی۔

زین بیٹا چلو آؤ کیک کا ٹو مرتضیٰ صاحب نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا نہیں بابا

مما کا انتظار کر رہا ہوں ماما آئیں گی تو ہی کیک کاٹوں گا

بیٹا آپ کی ماضور کسی ضروری کام میں پھنس گئی ہوگی

اور آپ کے دوست آپ کا انتظار کر رہے ہوں گے

نہیں بابا میں نے کہا نہ

ہم ان کا انتظار کریں گے۔

مرتضیٰ صاحب نے بے بسی سے اپنے بیٹے کو دیکھا

وہ چاہ کر بھی اس پر سختی نہیں کر سکتے تھے

ذین 15 سال کا ہو چکا تھا اپنی ماں کا اسے انور کرنا وہ بری طرح محسوس کرتا تھا آج تک ایسا کبھی نہیں ہوا تھا کہ اس کی ماں نے اس کے لئے کچھ بنایا ہو یا پیار سے کھلایا ہو وہ جب گھر آتا اس کی ماں اس کے ساتھ ٹائم گزارنے کے بجائے اپنی پارٹیز میں مصروف ہوتی

دینو

مرتضیٰ صاحب نے اپنے خاص ملازم کو آواز دی

جی صاحب

سب مہمانوں کے کھانے کا انتظام کرو کسی چیز کی کمی نہیں رہنی چاہیے مروتضیٰ صاحب نے دینو کو کہا

اور مہمانوں سے معذرت کرنے ہال کی جانب چل دیئے

مروتضیٰ کیا بات ہے اتنے پریشان کیوں ہو زمان نے ان کے قریب آتے ہوئے کہا زمان اور مروتضیٰ نہ صرف بزنس پارٹنر بلکہ بہت اچھے دوست بھی تھے

زمان

تم جانتے ہو یا رشبہم کارویہ زین کے ساتھ کیسا ہے

اسی لیے میں نے اسے ہمیشہ گھر کے ماحول سے دور رکھا

خود سے دور کھا مگر اب وہ بچہ نہیں ہے جو ان باتوں کو سمجھ نہ پائے وہ شبنم کا رویہ محسوس کرتا ہے آج بھی وہ ضد لگا کے بیٹھا ہے کہ اس کی ماما آئینگی تو وہ برتھ ڈے سیلیبریٹ کرے گا

تو یار بجا بھی کہاں ہے
تم جانتے تو ہوا سکے ہائی کلاس کی شوق
ہوگی کسی پارٹی میں
یار تو بجا بھی کو منع کیوں نہیں کرتا انہیں احساس دلانے کی کوشش کر کے ان کا ایک بیٹا ہے

جسے ان کی ضرورت ہے
یار میں نے بہت بار کوشش کی
لیکن اس کا ایک ہی جواب ہے
میں اس ذمہ داری کو نہیں اٹھا سکتی میں اپنی زندگی کو انجوائے کرنا چاہتی ہوں
اچھا تو ٹینشن نہ لیں انشاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا زمان نے مرتضیٰ کو تسلی دینے والے انداز میں کہا

یہ میں نے کیا کر دیا شاہ مسلسل رابش ڈرائیونگ کرتے ہوئے سگریٹ پر سگریٹ پھونک رہا تھا۔

اس کی نگاہوں میں بار باریشال کا بے یقین چہرہ گھوم رہا تھا
مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا میں اس کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا ہوں۔
میں تو اسے خوش دیکھنا چاہتا تھا میں چاہتا تھا کہ وہ ہمیشہ ہنستی مسکراتی رہے
لیکن شادی کے بعد مسلسل میں سے تکلیف دے رہا ہوں
مجھے اس سے معافی مانگنی چاہیے

یہ سوچتے ہوئے شاہ نے گاڑی کا رخ گھر کی جانب موڑ دیا
گھر آتے ہی شاہ بنا ادھر ادھر دیکھے سیدھا اپنے کمرے کی طرف گیا
یشال

اس نے کمرے میں داخل ہوتے ہیں یشال کو پکارا
مگر اسے کوئی جواب نہ ملا

یشال اس بار اس نے اونچی آواز میں پکارا
مگر وہ کہیں نہیں تھی

شاہ نے واش روم ٹیرس ہر جگہ دیکھا مگر یشال کہیں بھی نظر نہیں آئی

تو کیا وہ بھی مجھے چھوڑ کے چلی گئی
یہ سوچ زین میں آتے ہیں شاہ کو لگا جیسے اس کے جسم سے کسی نے روح کھینچ لی ہو
شاہ بے اختیار اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا وہ مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتی
میں نے اس کی آنکھوں میں اپنے لئے محبت محسوس کی ہے
وہ اپنے بالوں کو مٹھی میں بھیجتے ہوئے بڑبڑایا
میں اسے نہیں کھوسکتا
مجھے ایسے ڈھونڈنا ہوگا شاہ نے جلدی سے اپنے قدم باہر کی طرف بڑھائے

#وحشت_عشق

#سنعیہ_شاہ

#قسط_5

شاہ جیسے ہی کمرے سے باہر نکلا وہ اسے کچن کی طرف جاتی نظر آئی۔

یشال کو دیکھا شاہ کو ایسا لگا کہ جیسے اسے اس کی زندگی واپس مل گئی ہو۔
وہ بے اختیار اس کی جانب بڑھا اور اسے کھینچ کر اپنے سینے سے لگایا۔
یشال پلیمز مجھے معاف کر دو میں تمہیں تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا۔

شاہ نے ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا

یشال بس خاموشی سے شاہ کو دیکھتی رہی

شاہ نے اس کا جلا ہوا ہاتھ دیکھا جہاں پہلے ہی مرہم لگا ہوا تھا

یہ کس نے لگایا شاہ نے اس کے ہاتھ پر لگے مرہم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

ماسی نے لگایا تھا یشال نے دھیمی آواز میں جواب دیا۔

جب سے سن کر شاہ کے ماتھے پر لاتعداد شکنیں نمودار ہوئی

شاہ نے چولہا جلایا یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔

تمہیں چھونے کا محسوس کرنے کا درد دینے کا تکلیف دینے کا مرہم لگانے کا حق صرف میرا ہے۔

اس بات کو اپنے چھوٹے سے ذہن میں بٹھا لو مسز شاہ

تم پر حق صرف اور صرف شاہ رکھتا ہے۔
 شاہ نے اس کا جلا ہوا ہاتھ مزید جلاتے ہوئے کہا
 اس کی چیخیں پورے والا میں گونج رہی تھی
 ۔ مگر وہاں کوئی ایک بھی انسان ایسا نہیں تھا جو اسے شاہ کے ظلم و ستم سے بچا پاتا

فمان صاحب جب گھر میں داخل ہوئے تو گڑیا کے رونے کی آوازیں باہر تک آرہی تھی
 وہ جلدی سے اندر کی طرف بھاگے
 کیا ہوا اماں جی گڑیا کیوں رو رہی ہے
 بابا

گڑیا کو اپنی دوست رانو کی سالگرہ میں جانا تھا مگر دادو جانے نہیں دے رہی۔
 ایسا کیوں اماں جی جانے دیں بچی کا دل بہل جائے گا۔
 زمان بیٹا گاڑی بی بی لے کر گئی ہیں

بابا میں نے اماں کو بتایا تھا کہ آج میری دوست کی سالگرہ ہے اور وہ بھی میرے ساتھ چلیں
 گئی لیکن وہ پھر بھی اپنے کسی دوست کے ساتھ چلی گئی اور ساتھ میں گاڑی بھی لے گئی اماں
 بالکل بھی اچھی نہیں ہے۔

رانو کی ماما اس کلیئے لیے کھانا بناتی ہیں اسے گھمانے لے کے جاتی ہیں اسے شاپنگ لے کے جاتی ہیں لیکن میری ماں میرے ساتھ بالکل بھی ٹائم نہیں گزارتی۔

میرے بال بھی نہیں بناتی گڑیا نے روتے ہوئے کہا

گڑیا ایسا نہیں کہتے بیٹا دادو نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

کوئی بات نہیں بیٹا میں اپنی گڑیا کو اس کی فرینڈ کی سال گرہ میں لے کے جاؤں گا اور ہم گڑیا کی دوست کے لیے ایک بہت اچھا سا گفٹ بھی خریدیں گے

سچی بابا گڑیا نے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے کہا

ہاں میری جان بالکل سچ

زمان صاحب نے آج لاریب سے بات کرنے کے بارے میں سوچتے ہوئے گڑیا کو اپنی گود میں اٹھالیا

www.urdu novelsmania.com

زین کافی دیر تک شبنم بیگم کا انتظار کرتا رہا

تھک ہار کر جب وہ سونے کے لئے اپنے کمرے کی طرف بڑھا

تو اس نے شبنم بیگم کو کسی اور کی باہوں میں باہیں ڈالے گھر میں داخل ہوتے دیکھا

وہ دونوں ایک دوسرے کے بے حد قریب تھے اس بات کی پرواہ کیے بغیر کوئی اور بھی نہیں دیکھ رہا ہے

سامنے کا منظر دیکھ کر زمین کے دل سے بے اختیار دعا نکلی کے زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے

زمین بھاگتا ہوا وہاں سے نکلا اور اپنے کمرے کا دروازہ بند کر لیا

اور اس کے ساتھ ٹیک لگائے زمین پر بیٹھا چلا گیا

اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا

ابھی اس نے جو دیکھا وہ سچ تھا یا ایک بھیاںک خواب لیکن اس کا دل دعا کر رہا تھا کہ یہ صرف ایک خواب ہو

اگلی صبح زمین جب ناشتے کی ٹیبل پر آیا تو اس کا سر بری طرح دکھ رہا تھا اور اس کی آنکھیں سو جی ہوئی تھی

کیا بات ہے زمین آپ کی آنکھیں سو جی ہوئی ہیں آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا
مرتضیٰ صاحب نے فکر مندی سے پوچھا

جی پاپا میں بالکل ٹھیک ہوں بس رات لیٹ نائٹ سٹڈی کرتا رہا اس لیے شاید نیند پوری نہیں ہوئی

زین نے بھاری آواز میں جواب دیا

زین بیٹا آپ جانتے ہو نہ کہ بابا صرف آپ کے ڈیڈ نہیں بلکہ بہت اچھے دوست بھی ہیں اگر آپ کو کوئی پریشانی ہے تو مجھ سے شیئر کر سکتے ہیں

سچ میں کوئی بات نہیں میں بالکل ٹھیک ہوں

مرتضیٰ صاحب کو ذین کچھ الجھا الجھا لگا

لیکن انہوں نے اسے زیادہ چھیڑنا مناسب نہ سمجھا

نیند لونگا تو بالکل ٹھیک ہو جاؤں گا

اوکے بیٹا آپ ناشتہ کر کے آرام کرو انشاء اللہ شام کو ملاقات ہوگی انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

اوکے بابا اللہ حافظ اپنا خیال رکھیے گا

مجھے ماما سے بات کرنی ہوگی

کہ وہ شخص کون ہے جس کے ساتھ ماں آئی تھی

ہو سکتا ہے وہ صرف دوست ہوں میں غلط سوچ رہا ہوں لیکن کیا کوئی دوست اتنا قریب

میں کیا سوچ رہا ہوں تو ماما ہیں میری زین کا دماغ بالکل سُن ہو چکا تھا
اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا اس کا دل کیا کہ وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دے

لاریب جب کمرے میں داخل ہوئی تو زمان کو جا گتے ہوئے پایا
کیا بات ہے زمان آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے آپ ابھی تک سوئے نہیں
لاریب مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے
ہاں کہو

لاریب نے الماری سے اپنا نائٹ ڈریس نکالتے ہوئے مصروف انداز میں جواب دیا
آپ ابھی تک کہاں تھی رات کے بارہ بج رہے ہیں
میرے ایک دوست کی پارٹی تھی آج بہت انجوائے کیا آج ہم نے
یہ کہتے ہوئے واش روم میں چلی گئی جبکہ زمان انتظار کرنے لگے
لاریب جب واش روم سے باہر نکلی تو زمان صاحب بیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے
لاریب کو ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھتے دیکھ کر زمان نے اسے آواز دی بیٹھو یہاں انہوں
نے اپنے قریب اس کے لئے جگہ بنائی لاریب تم جانتی ہونا کی گڑیا میری ایک ہی بیٹی
ہے اور اسے تمہارے پیار اور توجہ کی ضرورت ہے مجھے امید تھی کہ تم اس کا خیال رکھو گی
زمان نے ان کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا

جانتی —

لاریب پلیر پہلے میری بات سن ل
 انہوں نے بھیج میں سے اس کی بات کاٹ دی
 گڑیا صرف دو ماہ کی تھی جب عائشہ میں اس دنیا میں اکیلا چھوڑ کر چلی گئیں
 اگر ماں جی نہ ہوتی تو شاید میں گڑیا کو کبھی بھی سنبھال نہ پات
 بیشک وہ میری ماں نہیں ہے وہ ہماری پرانی ملازمہ ہے
 لیکن میں نے ہمیشہ انہیں ایک ماں جیسی عزت دی ہے اور انہوں نے مجھے ہمیشہ ایک بیٹے
 کا مان دیا ہے گڑیا کا خیال رکھنا تمہارا فرض ہے
 لیکن اماں جی اس کی پیچھے سارا دن ہلکان ہوتی رہتی
 تم اپنے دوستوں کے ساتھ مصروف ہوتی ہو
 یہ نہیں کہتا کہ تم اپنے دوستوں سے ملنا چھوڑ دو
 لیکن گڑیا کے ساتھ ٹائم گزرو اسے ٹائم دو انہوں نے انہیں پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا
 زمان پلیر

ابھی مجھے نیند آرہی ہے میں بہت تھکی ہوئی ہوں اس بارے میں ہم صبح بات کریں گے
لا ریب میں اپنے ہاتھ ان کے ہاتھوں سے نکالتے ہوئے کہا اور لائٹ آف کر کے سونے
کے لئے لیٹ گئی

تو کیا میرا فیصلہ غلط تھا
گڑیا کو کبھی اس کی ماں نہیں ملے گی یہ سوچ ان کو دکھی کر گئی



#وحشت_عشق

#سنعیہ_شاہ

#قسط_6

زین صبح سے ہی شبہم بیگم کے جاگنے کا انتظار کر رہا تھا

دن کے سوا دو بجے شام بیگم نک سک تیار ہو کے نیچے آئیں
اور سکیئر کو آواز دینے لگیں سکیئر میری کافی لے آؤ

گڈ مارنگ مام

ذہن ان کے قریب سو فٹ پر بیٹھے ہوئے کہا

گڈ مارنگ

ماما کل میری برتھ ڈے تھی میں نے آپ کا کافی انتظار کیا آپ کہاں تھی
پپی برتھ ڈے جانو

انہوں نے اس کا گال چوم کر اسے وش کیا

ماما آپ نے وعدہ کیا تھا کہ اس بار آپ میرا برتھ ڈے میرے ساتھ سلبرسٹ کریں گی
میں بڑی تھی بیٹا

کہاں بڑی تھیں آپ اپنے اس دوست کے ساتھ جو کو آدھی رات کو گھر چھوڑنے کے لیے
آیا تھا

زین نے ان کا ہاتھ غصے سے جھٹکتے کرتے ہوئے کہا

زین کونسا طریقہ ہے اپنی ماں سے بات کرنے کا

شبم بیگم نے سے غصے سے ڈانٹا

نہیں ہیں آپ میری ماما

زین غصے سے چلایا

شبم بیگم کا ہاتھ اٹھا اور اس کے منہ پر نشان چھوڑ گیا

میں آخری بار سمجھ آ رہی ہوں کہ میری پرسنل لائف میں انٹرمٹ کرو

تم اور ایک وہ تمہارا باپ سمجھتے کیا ہو تم لوگوں کے لئے میں اپنی زندگی انجوائے کرنا چھوڑ دو

اور قید ہو جاؤ گھر میں شبم بیگم نے چلاتے ہوئے کہا

میں تمہیں پیدا ہی نہیں کرنا چاہتی

تمہارے باپ کو شوق تھا بچے کا

اسے ہی اولاد چاہیے تھی

اب کیا ہوا سنبھال نہیں سکتا اپنے بچے کو

میری نظروں سے دور ہو جاؤ اس سے پہلے کہ میں تمہاری جان لے لو

زین

اپنی جگہ سے ایک انچ بھی ناہل پایا

اس کی ماں اسے پیدا ہی نہیں کرنا چاہتی تھی یہ سوچ جان لیوا تھی

یہ سوچ اس کے دل و دماغ پر نقش ہو کر رہ گئی

ایک آخری سوال پوچھنا ہے آپ سے

پوچھو

شبم بیگم ایک ادا سے اپنے بال پیچھے کرتے ہوئے بیزاریت سے جواب دیا
کل جو شخص آپ کے ساتھ تھا وہ کون تھا کیا وہ کوئی آپ کا دوست

بوائے فرینڈ

شبم بیگم نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا زین کو لگا جیسے کسی نے مگلا ہوا سریا اس کے
کانوں میں ڈال دیا ہو

میں نے پہلے بھی تمہیں سمجھایا ہے کہ میرے پرسنل میٹرز میں انٹرفیر کرنے کی ضرورت
نہیں ہے

شبم نے اسی وارن کرتے ہوئے کہا اور اور باہر منگل گئی

www.urdu novelsmania.com

شاہ سوئی ہوئی یشال پر ایک نظر ڈال کر بیڈ پر اس کے ساتھ بیٹھ گیا

اور نرمی سے اس کا جلا ہوا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا

اور اس پر مرہم لگانے لگا

سوتے ہوئے بھی وہ بے چین تھی جیسے وہ بہت تکلیف میں ہو

مجھے معاف کر دو جان شاہ میں تمہیں تکلیف نہیں دینا چاہتا

لیکن تمہیں کوئی اور دیکھے چھوئے محسوس کرے

یہ مجھ سے برداشت نہیں ہوتا

دل کرتا ہے میں ساری دنیا کو آگ لگا دوں تمہیں ساری دنیا سے چھپالوں

جان تم میرے لیے کیا ہو یہ تم خود بھی نہیں جانتی

تم شاہ کی چلتی ہوئی سانسوں کا وجہ ہو

اگر شاہ دل ہے تو اسکی دھڑکن تم ہو

تم نہ ہو تو شاید شاہ سانس بھی نہ لے پائے

وہ اسی کے جلے ہوئے ہاتھ پر لب رکھے کسی دیوانے کی طرح بول رہا تھا

اوریشال کے آنسو اس کی آنکھوں سے نکل کر تکیے میں جذب ہو رہے تھے تھوڑی دیر

پہلے ہی تکلیف کی وجہ سے اس کی آنکھ کھلی تھی

وہ تین دن سے بخار میں جل رہا تھا اور مسلسل کچھ بڑھتا رہا تھا

مر ترضی صاحب کو جب اس کی بڑبڑات کا مطلب سمجھ آیا

وہ سیدھا شبنم کے پاس پہنچے
کیا بکواس کی ہے تم نے زین سے حالت دیکھی ہے اس کی

مرتضیٰ صاحب نے بمشکل اپنا غصہ قابو کرتے ہوئے کہا
وہی کہا ہے جو سچ ہے میں تم سے طلاق لینا چاہتی ہوں

اور پھر برائٹ کے ساتھ اپنی ایک نئی زندگی کا آغاز کرنا چاہتی ہوں
بے حیا عورت تمہارے 15 سال کا ایک بیٹا ہے

یہ بکواس کرنے سے پہلے اسکا ہی سوچ لیتی
مرتضیٰ کی آواز نہ جانے کب اونچی ہوگی

کون سا بیٹا کہاں کا بیٹا
www.urdu novels mania.com

وہ میرا نہیں تمہارا بیٹا ہے

شبنم نے اپنے موبائل پر انگلیاں چلاتے ہوئے تنک کر کہا

شبنم کیا نہیں دیا میں نے تمہیں دولت عزت پیار شہرت جو تم نے چاہا تمہارے مانگنے سے

پہلے تمہارے قدموں میں ڈھیر کر دیا

پھر بھی تم

دیکھو مرتضیٰ میں یہ سب نہیں جانتی میں بس اتنا جانتی ہوں کہ میں برائے سے بہت پیار کرتی ہوں

اور اب اس کے ساتھ اپنی زندگی کا ایک نیا سفر شروع کرنا چاہتی ہوں
پلیز مجھے طلاق دے دو

میں تمہارے جیسے انسان کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تم نے بیشک مجھے پیسہ دولت ہر چیز دی ہے

تمہاری سوچ گاؤں کے پینڈو جیسی ہے
کہ عورت بچہ پیدا کرنے کے لیے ہے

بچے پیدا کرو اسے پڑاؤ بڑھاؤ شادیاں کرو بوڑھے ہو اور مر جاؤں
میں ایسی زندگی نہیں گزارنا چاہتی

مرتضیٰ

صاحب کا ہاتھ اٹھا شبنم بیگم تھوڑی دیر سکت سی دیکھتی رہی
تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا گھٹیا انسان

میں تم جیسے آدمی کے ساتھ سیکنڈ کے لیے بھی نہیں رکھ سکتی

پلیز میری بات سنو مرتضیٰ ان کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا
 شبنم بے بس ہو کر وہیں بیڈ کے کنارے پر ٹک گئی
 مرتضیٰ پلیز مجھے طلاق دے دو مجھے یہاں سے جانا ہے شمیم بیگم نے روتے ہوئے مرتضیٰ
 سے کہا

شبنم میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں
 میں تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں

ہاں تو اسی پیار کا واسطہ پلیز مجھے یہاں سے جانے دو مجھے خوش دیکھنا چاہتے ہو
 میں تمہارے ساتھ کبھی خوش نہیں رہ سکتی میری خوشی برائٹ ہے
 مرد بزدل یا بیوقوف نہیں ہوتا بس وہ اپنی محبت سے ہار جاتا ہے
 اس عورت کے چہرے پر ایک مسکراہٹ دیکھنے کے لیے جان بوجھ کر بے وقوف بن
 جاتا ہے جسے وہ بے حد چاہتا ہے

بڑے سے بڑا زخم جسم پر لگ جائے تو وہ نہیں روتا
 مگر جس عورت کو وہ چاہتا ہے اگر اس کی آنکھ میں ایک آنسو آجائے تو مرد بری طرح ٹوٹ
 جاتا ہے

عورت کی ایک مسکراہٹ کے لیے وہ اپنی زندگی کی ساری کمائی اس پر لٹا دیتا ہے

اس کی آنکھ میں آئے آنسو روکنے کے لیے کسی بھی حد تک جاسکتا ہے
 وہ سب کچھ کر سکتا ہے جو عورت چاہتی ہے
 مرتضیٰ صاحب بھی شبنم کے آنسو سے ہار گئے
 اور شبنم بیگم کو ہمیشہ کے لئے اپنی اور زین کی زندگی سے رخصت کرنے کا فیصلہ کر لیا
 ٹھیک ہے جیسا تم چاہتی ہو وہی ہوگا مرتضیٰ صاحب شبنم کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا
 اور کمرے سے باہر نکل گئے

یشال شادی کی پہلی رات سے اپنی غلطی سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی
 آخر اس نے ایسی کیا غلطی کر دی ہے جس کی وجہ سے شاہ اس سے بدگمان ہے لیکن اسے
 کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا

www.urdu novelsmania.com

وہ شاہ کو سمجھنے کی کوشش میں بری طرح ناکام ہو رہی تھی
 اس نے سوچا کہ وہ اس سے بات کرے گی کی آخر مسئلہ کیا ہے
 لیکن اس میں اتنی ہمت نہیں تھی
 شاہ کا نرم بکھی گرم مزاج دیکھ کر وہ ہمیشہ اس سے بات کرنے کا بس سوچ کے ہی رہ جاتی

وہ سمجھ نہیں پاتی تھی ایک طرف وہ اسے تکلیف دیتا تھا
تو دوسری طرف اس تکلیف کی اذیت خود بھی محسوس کرتا تھا
وہ جتنا اس کا خیال رکھنے کی کوشش کرتی شاہ اتنا ہی اس پر غصہ کرتا
رخصتی کے وقت اس کے بابا نے کہا تھا
کہ بیٹا شاہ بہت ٹوٹا ہوا انسان ہے

تمہیں اپنے پیار محبت سے اسے زندگی کی طرف واپس لانا ہے تم سے بہت پیار کرتا ہے
وہ تمہیں بہت خوش رکھے گا


مگر شاہ اسے اپنی زندگی میں داخل ہونے ہی نہیں دے رہا تھا
وہ دونوں ایک ساتھ ایک کمرے میں ایک گھر میں تو رہتے تھے
مگر ایسا کوئی رشتہ بھی نہیں بن سکا تھا جس کی وجہ سے یشال اس سے بات کر پاتی یا اس
کے بارے میں جان پاتی یہ سب سوچتے سوچتے نہ جانے کب یشال کی آنکھ لگ گئی

صبح جب یشال کی آنکھ کھلی تو شاہ سامنے رکھے صوفے پر سو رہا تھا
اس کی آنکھیں بند تھیں اور بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے جبکہ نیند میں بھی اس کے
ہونٹ سختی سے بھیچے ہوئے تھے

ایک بازو اس کے سینے پر جبکہ دوسرا صوفے سے نیچے لٹک رہا تھا
یہ بندہ سوتے ہوئے بھی کتنا پیارا لگتا ہے
شاہ کے اتنے برے سلوک کے باوجودیشال
شاہ کے لئے اپنی محبت کو ختم نہیں کر پائی تھیں
وہ جتنا اپنے دل سے محبت نکالنے کی کوشش کرتی
وہ بے رحم اتنا ہی اس کے دل میں جگہ بناتا جا رہا تھا
یشال کا دل چاہا کہ وہ اس کے ماتھے پر بکھرے بالوں کو سمٹے
مگر اپنے دل کی خواہش کو دل میں دباتے ہوئے
بنا کوئی آہٹ پیدا کیے واش روم کی جانب بڑھی

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

وحشت۔ عشق 

سنعیہ۔ شاہ 

زین نے غصے میں پاس پڑا گلدان دیوار پر دے مارا کیا ہوا بیٹا دینو بابا پریشان سے کمرے میں داخل ہوئے

کچھ نہیں بابا آپ پلیز اسے صاف کروادیں زین نے دیوار کے ساتھ ٹوٹے گلدان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور کمرے سے باہر نکل گیا

کیا بتاؤ بابا کو کہ میں ایک لڑکی سے ہار رہا ہوں

مجھے خود پر قابو پانے میں اتنی مشکل کیوں ہو رہی ہے
میں آنکھیں بند کرتا ہوں تو وہی پری چہرہ اپنے تمام جلووں سمت مجھے تنگ کرنے آ جاتی ہے

زین اپنی حالت خود ہی سمجھ نہیں پا رہا تھا
28 سالہ زندگی میں زین نے خود کو اتنا بے بس کبھی محسوس نہیں کیا تھا

وہ اپنے ہی دھیان میں گاڑی ڈرائیو کرتے نہ جانے کب زمان صدیقی کے گھر کے سامنے کھڑا ہو گیا

جب اسے محسوس ہوا اس نے گاڑی جلدی سے واپس موڑی اور آفس کی طرف چل دیا

طلاق ہونے کے بعد شبم نے زیادہ انتظار نہ کیا اور ہمیشہ کے لئے کینیڈا چلی گئی انہوں نے ایک بات زین سے ملنے کی خواہش ظاہر نہ کی ناہی زین اس عورت سے ملنا چاہتا تھا

شبنم بیگم کے جانے کے بعد کے بعد مرتضیٰ صاحب کافی کمزور ہو گئے تھے زمان صاحب انکو سمجھانے کی بہت کوشش کرتے کہ ان کی کوئی غلطی نہیں تھی لیکن وہ یہ بول کے ہمیشہ انہیں خاموش کروا دیتے اگر میں اسے خوش رکھتا تو وہ کبھی یہ خوشیاں باہر تلاش کرنے کی کوشش نہ کرتی ہمیشہ اسے خوش رکھنے کی کوشش کی پیار محبت عزت جو اسے مانگا سے دیا مجھے تو یہی لگا کہ وہ خوش ہے لیکن شاید اس سے کچھ اور بھی چاہیے تھا جو میں اسے کبھی نہ دے پایا

مرتضیٰ صاحب کی زندگی میں آنے والی وہ پہلی عورت تھی جسے مرتضیٰ صاحب نے بے حد چاہا تھا

اور شبنم کی بے وفائی مرتضیٰ برداشت نہیں کر پارہے تھے
وہ اندر ہی اندر گھٹ رہے تھے

مرتضیٰ صاحب

نے خود کو کام میں بری طرح مصروف کر لیا تھا
لیکن انہوں نے پوری کوشش کی تھی کہ وہ ذہن کو سنبھال سکیں
اس کے ساتھ وقت گزارتے لیکن انہوں نے محسوس کیا تھا
کہ وہ دن بدن چپ ہوتا جا رہا ہے

یشال فریش ہو کر واشروم سے نکلی بے دھیانی اس کا پاؤں پھسلا اس سے پہلے کہ وہ نیچے
گرتی اور اسے چوٹ لگتی کسی کے مضبوط بازوؤں نے اسے تھام لیا

یشال بری طرح اس کے باہوں میں کانپ رہی تھی

معصوم چہرہ ستون ناک جس پر ایک ہیرے کی لونگ چمک رہی تھی گیلیے بالوں کی لٹیں جو اس کے چہرے پر چکی ہوئی تھی کم کپکپاتے ہونٹ شاہ بے خود سا اسے دیکھے گیا ریلیکس

تم بالکل ٹھیک ہو شاہ نے اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے کہا میں تمہیں کبھی بھی گرنے نہیں دوں گا یصال کی سانسیں اب بھی اتھتل پھتل تھی کچھ دیر شاہ اسے ایسے ہی سینے سے لگا کر کھڑا

رہا شاہ نے جب اسے اپنے آپ سے الگ کیا اس کی آنکھیں بند تھی وہ بے اختیار آگے بڑھا اور اسکے کپکپاتے ہونٹوں پر اپنے لب رکھ دیے یصال کانپ کر رہے گی

شاہ

نے جب اس کی غیر ہوتی حالت محسوس کی تو مسکرا دیا اور اسے وہیں چھوڑ کر خود واش روم میں چلا گیا

اس انسان کی دوری اگر مجھے تڑپاتی ہے تو اس کی قربت بھی میری جان لے لے گی یشال
وہیں کھڑی سوچ کر رہے گی

شاہ جب فریش ہو کر واپس آیا یشال ابھی تک وہی اپنی دل کی دھڑکنوں کو سنبھالنے کی
کوشش کرتی کھڑی تھی

پہلے تو شاہ پریشان ہو گیا لیکن جب اسے بات سمجھائی تو اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر
گئی

شاہ اس کے قریب گیا اور اسے کمر سے پکڑ کر اپنی باہوں میں بھر لیا کیا بات ہے جان شاہ
ابھی تک ایسے کیوں کھڑی ہونا شتہ نہیں کرنا

کچھ ن نہیں

یشال شاہ کی اس درجے قربت پر سٹپٹا کر رہ گئی

اور خود کو شاہ کی باہوں سے آزاد کرانے کی کوشش کرنے لگی

نہ جان اب یہ فرار ناممکن ہے یہ

کہتے ہوئے شاہ نے اس کی صراحی دار گردان کو اپنے ہونٹوں سے چھو ایشال پوری جان
سے کانپ کر رہے گی

شاہ نے اس کی حالت سے لطف اندوز ہوتے ہوئے زوردار قہقہہ لگایا

سعد مسلسل ذین کی غائب دماغی نوٹ کر رہا تھا

میٹنگ میں وہ زیادہ ترچپ ہی رہا

سعد نے ہی سب کچھ سنبھالا

میٹنگ ختم ہوتے ہی سعد نے ذین کو مخاطب کیا

کیا بات ہے جگر صبح سے دیکھ رہا ہوں تو کچھ پریشان اور الجھا الجھا سا ہے

کچھ نہیں یا ر بس سر میں درد ہے

کچھ تو ہے مگر اب دوستوں سے بھی پردہ داری صحیح ہے

نہیں سعدی تو ایک ہی دوست ہے میرا تجھ سے کیا چھپا ہے

بس سر میں درد ہے

کس کے سر میں درد ہے بر خودار

زمان صاحب نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا

انکل آپ آپ نے کیوں تکلیف کی مجھے بلالیا ہوتا زین نے اپنی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا

واہ

اب بیٹوں کے کین میں آتے ہوئے مجھے تکلیف ہوگی
ارے نہیں انکل ہمارا ایسا کوئی مطلب نہیں تھا سعدی نے جلدی سے وضاحت دیتے
ہوئے کہا

جانتا ہوں بیٹا

تم دونوں کو ڈینر کے لے اپنے ساتھ گھر لے جانے کے لیے آیا ہوں تم دونوں جلدی سے
کام سمیٹو اور چلو میرے ساتھ
زمان صاحب نے جلدی سے کہا
سوری انکل آنے ویٹ کر رہی ہے میں تو نہیں چل سکوں گا
سعد نے جلدی سے کہا
چلو ٹھیک ہے لیکن تمہارا کوئی بہانہ نہیں سنوں گا
انہوں نے زین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا
اوکے انکل جیسے آپ کا حکم زین نے ذرا سا جھکتے ہوئے کہا

زمان صاحب زین کو لئے ہال میں داخل ہوئے تو گڑیا بے چینی سے ان کا انتظار کر رہی تھی

گرٹیا اپنا ریزلٹ لیے بھاگتے ہوئے زمان صاحب کے گلے سے لگ گئی
 بابا دیکھیں میں اس بار بھی فرسٹ آئی ہو
 ابھی گرٹیا کی باتوں منہ میں ہی تھی کہ اس نے اپنے سامنے کھڑے ہٹے کٹے شخص کو دیکھا
 ارے یہ تو اس دن والا کھڑوس ہے
 گرٹیا نے زین کو سر سے پاؤں تک گھورتے ہوئے سوچا
 ارے واہ بیٹا مبارک ہو مجھے یہی امید تھی اپنی گرٹیا سے
 کہ میری گرٹیا اس بار بھی مجھے مایوس نہیں کرے گی
 زمان صاحب نے پیار سے گلے سے لگاتے ہوئے کہا
 ارے ینگ مین تم کیوں رک گئے
 گرٹیا بیٹا جلدی سے اماں کو بولے کے کھانے کا انتظام کریں
 آج ذین ہمارے ساتھ کھانا کھائے گا
 زمان صاحب نے ذہن کی طرف مڑتے ہوئے کہا
 جو دونوں ہاتھ سینے پر باندھے فرصت سے باپ بیٹی کا پیار دیکھ رہا تھا

#وحشت_عشق

#سنعیہ_شاہ

#قسط_8

کیا بات ہے زین بیٹا آج کل آپ کافی چپ چپ رہنے لگے ہو بابا نے پوچھا۔
 کچھ نہیں بابا بس یہ سوچ رہا تھا کہ ماما نے ایسا کیوں کیا۔۔۔۔۔ کیوں وہ مجھے اور آپ کو چھوڑ کر
 چلی گئی نفرت کرتا ہوں میں ان سے شدید نفرت زین کے لہجے میں اس کی ماں کے لئے
 نفرت وہ تو صاف محسوس کر سکتے تھے۔

ایسا نہیں کہتے بیٹا جو بھی تھی جیسی بھی تھی وہ آپ کی ماں تھی آپ کو ان کی عزت کرنی

چاہئے

عزت۔؟

یہ آپ کہہ رہے ہیں بابا۔۔۔۔۔؟

آپ کو لگتا ہے کہ وہ عورت عزت کے قابل ہے
وہ عورت جو آپ کی عزت ڈوبو کر چلی گئی۔ کالج کا ہر لڑکا سوال کرتا ہے مجھ سے کہ تمہاری
ماں کیوں چلی گئی کیا کہوں میں ان سب کو بولیں۔۔۔۔۔ کیا جواب دوں میں ان سب کے
سوالوں کا۔۔۔۔۔؟

اس عورت سے نفرت کرتا ہوں میں بلکہ عورت ذات سے نفرت ہے مجھے۔۔۔
عورت ذات اس قابل ہی نہیں کہ اسے عزت دی جاسکے۔ عورت ذات کو عزت راس
ہی نہیں آتی اسے اپنی مٹھی میں بند رکھنا چاہیے۔

آپ اسے جتنی عزت اور محبت دو گے اتنی ہی سر پے چڑے گی
بیٹا کون سکھا رہا ہے آپ کو ایسی بے ہودا باتیں۔ کس نے کہا ہے آپ سے یہ سب کچھ
بتائیں مجھے۔ بابا کو یقین تھا کہ اتنی گھٹیا سوچ ان کی بیٹے کی نہیں ہو سکتی۔
جو بھی ہے بابا بالکل ٹھیک کہتا ہے۔ زین نے ناگواری سے کہا
اور بنا صدیقی صاحب کی حالت دیکھے وہ گھر سے باہر نکل گیا



ابھی شبنم بیگم کو کینیڈا گئے ہوئے کچھ ہی وقت گزرا تھا کہ مرتضیٰ صاحب کو خبر ملی کہ وہاں انہوں نے شادی کر لی ہے۔

یہ خبر مرتضیٰ صاحب کے لیے کسی صدمے سے کم نہ تھی وہ یہ صدمہ برداشت نہیں کر سکے اور سینے پہ ہاتھ رکھ کے وہی ڈھے گئے

زین ابھی کالج سے واپس آیا تھا اس نے جب مرتضیٰ صاحب کی حالت دیکھی تو بوکھلا گیا اگر مرتضیٰ صاحب کی جگہ کوئی اور ہوتا تو شاید زین کی ایسی حالت نہ ہوتی۔ لیکن اس کے پاس اس وقت یہی ایک اکلوتا رشتہ تھا۔ جسے وہ کسی حال میں کھونا نہیں چاہتا تھا وہ ڈرائیور کو آوازیں دینے لگا

ڈرائیور چاچا دینو چاچا پلیر جلدی آئیں
گاڑی نکالے بابا کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے
دینو چاچا پلیر اب زمان انکل کو کال کر دیں اور جلدی سے ہسپتال پہنچنے کا کہہ دیں۔
زین کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا مرتضیٰ صاحب کی حالت بگڑتی جا رہی تھی
اس سے پہلے زین میں کبھی ایسی سچوئیشن ہینڈل نہیں کی تھی



زمان صاحب جب ہسپتال کے کوریڈور میں داخل ہوئے تو ذہن زمین پر بیٹھا کسی چھپے سال کے بچے کی طرح رو رہا تھا۔

کیا ہوا بیٹا۔۔۔؟ کہاں ہے مرتضیٰ۔۔۔؟ زمان صاحب نے پوچھا
انکل میرے بابا۔۔۔۔۔ زین نے ICU کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا
شش۔۔۔ کچھ نہیں ہوگا مرتضیٰ کو تم رونا بند کرو کچھ نہیں ہوگا۔
انکل بابا کو کچھ ہو گیا تو میں مرجاؤں گا پلیز کچھ کریں بابا کو بچالیں۔
بابا کے علاوہ میرا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔

پلیز انکل کچھ کریں زین زمان صاحب کے سینے سے لگا کسی معصوم بچے کی طرح ہلک ہلک کر
 رو دیا۔

زمین اللہ پر یقین رکھو تم رونا بند کرو اللہ سے اپنے بابا کی زندگی کی دعا مانگو زمان صاحب نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔

اور اسے سہارا دے کر پاس رکھے بچ پر بیٹھیا اور خود بھی ساتھ بیٹھ گئے۔

یہ وقت زمان صاحب کے لیے بھی بہت پریشان کن تھا۔

کیونکہ مرتضیٰ صاحب ان کے اکلوتے دوست تھے۔

ذین کی طرح وہ بھی انہیں کھونا نہیں چاہتے تھے



ڈینر ہلکی پھلکی گفتگو کے ساتھ خوشگوار ماحول میں کیا گیا بلاشبہ کھانا بہت لذیذ تھا اور ذین نے ایسا کھانا کہیں سالوں کے بعد کھایا تھا اسی لیے وہ بنا تعریف کیے نہ رہ سکا اور بے اختیار اماں بی کو پکار بیٹھا اماں بھی کھانا بہت ہی لذیذ تھا میں نے طلب سے کہیں زیادہ کھایا آپ کا بہت بہت شکریہ

ارے بیٹا

میرا کہا شکریہ اب ان بوڑھی ہڈیوں میں اتنی جان کہاں کے سارا دن کچن میں گزار سکے ایک زمانہ تھا جب ہم اس سے کہیں زیادہ لذیذ کھانا بنایا کرتے تھے اماں بی اپنے گزرے ہوئے زمانے میں کھوئی ہوئی تھی تو کس نے بنایا یہ کھانا

آج کا سارا کھانا تو گڑیا نے بنایا ہے اماں بی نے گڑیا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

جو پوری دہائی سے کھانا کھانے میں مصروف تھی جسے اس کے علاوہ اس کو کوئی اور کام ہی نہ ہو

ارے واہ سے باتیں بنانے کے ساتھ ساتھ کھانا بھی بنانا آتا ہے ذین دل ہی دل میں حیران ہوا خود پر جمی دین کی نگاہ محسوس کر کے گڑیا چائے کا کہتے ہوئے وہاں سے چلی گئی دین کی نگاہوں نے دور تک اس کا تعاقب کیا



نہ دعا کام آئے نہ دوا اور مرتضیٰ صاحب ذین کو اس دنیا میں اکیلا چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے منوں مٹی تلے جا سوسے

ہر غم ہر دکھ ہر درد ہر اذیت ہر وفائی سے ہمیشہ کے لئے دور چلے گئے گئے کہتے ہیں مرد بہت مضبوط ہوتا ہے برے سے برا صدمہ برے سے برا حادثہ آسانی سے برداشت کر لیتا ہے مگر دراصل مرد بھی ہوتا تو ایک انسان ہی ہے جو ہر تکلیف اذیت ہر درد ہر دکھ کو اسی طرح محسوس کرتا ہے جیسے کہ ایک عورت

مگر ہمارے معاشرے کا ایک المیہ ہے کہ ہم عورت کو کمزور سمجھتے ہیں لیکن مرد کو بہت مضبوط

ہم بچپن سے ہی بیٹوں کی ذہنوں میں یہ باتیں ڈالنا شروع کر دیتے ہیں کہ بیٹا لڑکے بہادر ہوتے ہیں

ارے تم تو لڑکے ہو تم روتے ہوئے اچھے لگو گے

اور مرد اپنے ہر احساس کو ہر اذیت کو ہر دکھ کو اپنے ہی اندر رکھنا شروع کر دیتا ہے اسے ہمیشہ یہ در رہتا ہے اگر مجھے کسی نے آنسو بہاتے ہوئے دیکھ لیا تو کیا سوچے گا کہ میں کتنا کمزور مرد ہوں

آج مرتضیٰ صاحب کو گزرے ہوئے تیسرا دن تھا

زمین کو نہیں اپنی خبر تھی اور نہ ہی تغیریت کے لئے آنے والے مہمانوں کی

سارا انتظام زمان صاحب اور دینو چاچا ہیں سنبھال رہے تھے

زمان صاحب مہمانوں کو رخصت کر اندر آئے تو ذہن زمین پر بیٹھا خلاؤں میں نہ جانے کیا

تلاش کرنے کی کوشش کر رہا تھا

تین دن پہلے کے پہنے ہوئے کپڑے بکھرے بال خاموش لب ویران آنکھیں

وہ انہیں کسی ایسے مسافر کی طرح لگا جو اپنا سب کچھ لٹا کر بیٹھا ہوں

زمان صاحب نے گہری سانس بھری اور اس کے ساتھ زمین پر بیٹھ گئے اور اپنے عزیزو جان دوست کے اکلوتے بیٹے کو اس حال میں نہیں دیکھ سکتے تھے



اس کھڑوس کی اتنی ہمت کہ مجھے گڑیا کو گھور گھور کر دیکھ رہا تھا گڑیا کچن میں برتن تیختے ہوئے بڑبڑا رہی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ برتنوں کی جگہ ذین ہوتا اور وہ زین کو ٹیچ رہی ہوتی غصہ تھا کہ کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا اور چائے اوبل اوبل کر بلکل کالی ہو چکی تھی اب آئے گا مزہ اب دیکھتی ہوں کہ کیسے گھورتا ہے مجھے تھوڑی سی چک لیتی ہوئے کیسی بنی ہے میری شاہکار چائے گڑیا نے چائے کی ہلکی سی چسکی لی یک تھو اتنی خراب بیکار چائے لیکن زین صاحب کو مزہ تو چکھنا پڑے گا

گڑیا نے چائے ٹرے میں سجائی اور کچن سے باہر نکل گئی
زمان صاحب رات کو چائے نہیں پیتے تھے کیونکہ پھر انہیں نیند نہیں آتی تھی

گڑیا نے ذین کے سامنے چائے کا کپ رکھا جو زمان صاحب کے ساتھ بیٹھا کسی میٹنگ کے بارے میں گفتگو کرنے میں مصروف تھا اور سامنے رکھے سنگل صوفے پر برجمان ہوگی ہنسی روکنے کی ناکام کوشش میں اس کا چہرہ بری طرح سرخ ہو رہا تھا

زین دلچسپی سے دیکھ رہا تھا جیسے ہی زین نے چائے کی چسکی لیا سے لگا کے اس نے کروا کر یرلا کھا لیا ہو

نا تو وہ چائے کو حلق سے نیچے اتار پارہا تھا اور نہ ہی اسے سمجھا آ رہی تھی کہ وہ کیا کرے

اس چائے کو پینا زین کو دنیا کا سب سے مشکل کام لگ رہا تھا مگر اس نے جیسے تیسے کر کے آدھی چائے پی اور باقی سامنے رکھے ہوئے ٹیبل پر رکھ دی بیٹا آپ رک کیوں گئے پیو نا زمان صاحب نے زین کو کپ رکھتے ہوئے دیکھ کر کہا ہماری گڑیا بہت اچھی چائے بناتی ہے

زین گڑیا کی شرارت سمجھ چکا تھا اس نے کھا جانے والی نظروں سے گڑیا کو دیکھا جو ایسے ظاہر کر رہی تھی جیسے ذہین سامنے موجود ہی نہ ہو

ارے نہیں انکل میں نے کھانا بہت زیادہ کھایا ہے اب بالکل بھی گنجائش نہیں ہو
 زین نے ادب سے زمان صاحب کو جواب دیا اب کیا بتاتا کہ ایسی شاندار چائے اس نے
 اپنی پوری زندگی میں نہیں پی اور نہ ہی آگے پینے کا ارادہ رکھتا ہے
 انکل آپ مجھے اجازت دے رات کافی ہو چکی ہے آپ بھی آرام کریں زندگی زمان صاحب
 سے اجازت طلب کرتے ہوئے کہا ٹھیک ہے بیٹا اپنا خیال رکھنا کل انشاء اللہ نے افس
 میں ملاقات ہوگی

زمان صاحب جب ذہن کو باہر رخصت کر کے آئے تو گڑیا کا ہنس ہنس کر برا حال تھا
 کیا بات ہے بیٹا آپ اتنا کیوں ہنس رہے ہو زمان صاحب نے گڑیا سے سوال کیا
 کچھ نہیں بابا اماں نے آج دن کو ایک لطیفہ سنایا تھا بس وہ یاد آگیا
 آپ بھی آرام کریں کافی لیٹ ہو چکا ہے زمان صاحب گڑیا کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے
 اپنے کمرے کی جانب چل دے

#وحشت_عشق 

زین کے ذہن میں ابھی تک منتظر خان کی باتیں گردش کر رہی تھی منتظر خان ایک بگڑا ہوا
 رُس زارہ تھا جو عورت کو اپنے پیر کی جوتی سمجھتا تھا وہ مرتضیٰ صاحب کا مخالف تھا مرتضیٰ
 صاحب بزنس کی بہت اچھی سمجھ رکھتے تھے اور ہر بڑا پروجیکٹ ان کے حصے میں آتا جس کی
 وجہ سے منتظر خان اندر ہی اندر جل جاتا اس نے ہر ممکن کوشش کی کہ وہ Z-M کے
 شیئر ز خرید سکے لیکن مرتضیٰ صاحب اور زمان صاحب اس کی ہر آفر کو ہمیشہ ہی رد کر دیتے
 کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ان کی سوچ اور شہرت دونوں ہی ان کے مزاج سے نہیں مل سکتی
 منتظر خان اپنی ضد کا پکا اور انتہائی بد دماغ انسان تھا کہیں بار اس کی عورتوں کے ساتھ
 بد تمیزی کی داستانیں میڈیا کے سامنے آچکی تھی زین ابھی تک اس کی باتوں کے زہر اثر تھا
 زین کو لگ رہا تھا کہ منتظر خان بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے عورت پاؤں کی جوتی ہے اور اسے جتنا
 پیار جتنی عزت دی جائے وہ اتنا ہی سر چڑ کے ناچتی ہے اگر مرتضیٰ شبنم بیگم کو اتنی عزت

اور پیار نہ دیتے تو کبھی باہر منہ مارنے کی غلطی نہ کرتی مرتضیٰ کیسا مرد تھا جو اپنی عورت پر قابو نہیں کر سکا زین جتنا سوچ رہا تھا اتنا ہی الجھ رہا تھا ایک طرف اس کا باپ تھا جو عورت کو سر کا تاج سمجھتا تھا جس کی سوچ یہ تھی کہ جو عزت اور محبت مرد کا حق ہے اتنا ہی حق عورت کا ہے کہ مرد بھی اس سے مخلص رہے اور اسے ایک عزت اور پیار بھری زندگی دے لیکن بابا نے شبہ کو کیا نہیں دیا سب کچھ تو دیا عزت پیار مان وفا پر پھر بھی اس عورت نے کیا کیا؟ منتظر خان ٹھیک کہتا ہے زین اپنی سوچوں میں اتنا منحوس تھا کہ سے پتہ ہی نہیں چلا کہ کب زمان صاحب اس کے پاس آ کر بیٹھے۔



زین - - - زمان صاحب کی پکار نے زین کو اپنی طرف متوجہ کیا
 زین نے خالی خالی نظروں سے زمان صاحب کی طرف دیکھا
 اٹھو بیٹا کچھ کھا لو تم نے کل سے کچھ نہیں کھایا
 انکل میرا دل بالکل دل نہیں کر رہا پلیز

بیٹا - زمان صاحب نے اسے سمجھانے کی کوشش کی
 انکل بابا آپ کی ساری باتیں مانتے تھے تو پلیز بابا کو کس نہ کہ وہ واپس آ جائے آپ
 جانتے ہیں میں بابا سے بہت پیار کرتا ہوں میں نہیں رہ سکتا بابا کے بغیر وہ مجھے اکیلا چھوڑ

کے چلے گئے انکل میرا کوئی نہیں ہے یہ سب یہ سب اس عورت کی وجہ سے ہوا ہے
زمین نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھیج کر رکھی تھی۔

نفرت کرتا ہوں میں اس عورت سے اس سے کیا نفرت مجھے تو عورت ذات سے نفرت
ہے بابا بھی منتظر خان انکل کی طرح اپنی بیوی کو دبا کر رکھتے اسے اپنی مرضی پر چلاتے اسے
خود سے زیادہ پیار نہ کرتے تو آج حالات الگ ہوتے آج بابا زندہ ہوتے

زمان صاحب نے ذین کو اپنے سینے سے لگایا وہ چاہتے تھے کہ وہ ایک بار جی بھر کر اپنی
بھڑاس نکال لے تاکہ اس کا دل ہلکا ہو جائے

بیٹا ایسا نہیں کہتے۔ میں ہوں نہ آپ کے ساتھ میں نے صرف اپنا دوست نہیں بلکہ آج اپنا
بھائی کھویا ہے لیکن زندگی اسی کا نام ہے آپ کو آگے بڑھنا ہوگا کیا چاہتے ہیں کہ آپ کے
بابا کی روح بے چین رہے

آپ کو ان کا خواب پورا کرنا ہوگا ایک مضبوط اور ثابت قدم انسان بن کر۔

آپ کے بابا آپ کو ایک کامیاب انسان کے روپ میں دیکھنا چاہتے تھے۔

کیا آپ اپنے بابا کے خوابوں کو پورا نہیں کریں گے کیا آپ اپنے بابا کے خوابوں کو ادا حورا
چھوڑ دیں گے۔ زمان صاحب محبت سے اسے سمجھا کر اپنے ساتھ باہر لے آئیں



شاہ جب ہال میں داخل ہوا تو اندر کا منظر دیکھ کر منہ کھلا کا کھلا رہ گیا حال میں ایسا لگ رہا تھا جیسے ابھی کوئی آندھی آ کے گزری ہو

سب کو شہزادین پر پڑے تھے جگہ جگہ رنگ برنگے غبارے بکھرے تھے برتنوں میں نہ جانے کون کون سے کھانے تھے جو اپنی بے قدری پر رو رہے تھے

یشال اور آمنہ (سکینہ کی بیٹی) یہاں سے وہاں بھاگ رہی تھی اور سکینہ انہیں روکنے کی کوشش میں بحال ہو رہی تھی

بی بی جی صاحبانے والے ہوں گے یہ سب صاف کرنا ہے آپ بس کر جائیں

ارے سکینہ بی بی کچھ نہیں ہوتا آج آمنہ کی برتھ ڈے ہے اور ہم یہ دن بھر پور طرح سے انجوائے کر رہے ہیں

اور ویسے بھی آج آپ کے صاحب کی میٹنگ ہے تو وہ جلدی نہیں آنے والے

رات سے پہلے وہ واپس نہیں آئیں گے تو آپ بے فکر ہو جائے۔

اور آپ کو میری ساری باتیں ماننی چاہیے کیونکہ شاہ کے بعد اس گھر کی مالکن میں ہوں

یشال نے گردن آکڑا کر کہا۔ یشال کے اس انداز پر شاہ کا قہقہہ بیساختہ تھا

یشال نے جب شاہ کو دیکھا تو اس کے ہاتھ میں پکڑا کشین زمین پر گر گیا جبکہ آمنہ یشال کے پیچھے چھپ گئی اور سکینہ منہ کھولیں شاہ کو حیرت سے ایسے دیکھ رہی تھی جیسے کوئی جن دیکھ لیا ہو

شاہ نے انہیں اس طرح سے حیران اور پریشان کھڑے دیکھ کر اپنے چہرے پر مصنوعی غصہ سجایا
آدھے گھنٹے میں یہ سب کچھ صاف ستھرا ہونا چاہیے شاہ نے سرد مہری سے سکینہ کو دیکھتے ہوئے کہا
جی صاحب

ابھی صاف ہو جائے گا یہ
جبکہ یشال شاہ کو سکینہ سے باتیں کرتے مصروف دیکھ کر وہاں سے کھسک چکی تھی۔ برتھ
ڈے پارٹی اپنی جگہ لیکن یشال کو فی الحال اپنی زندگی پیاری تھی
۔

مرتضیٰ صاحب کے چالیسویں کے بعد زین زیادہ عرصہ پاکستان میں نہ روکا کیوں کہ گھر میں
ہر جگہ اس کی بابا کی یادوں کے ساتھ شبنم بیگم کی تلخ یادیں بھی تھی۔

جوزین کے لیے کسی اذیت سے کم نہ تھی زمان صاحب نے ہر مقام پر ایک اچھا دوست ہونے کا ثبوت دیا انہوں نے اپنے دوست کے بیٹے کو بیٹے سے بھر کر پیار اور توجہ دی اور انکی توجہ محبت کی وجہ سے ہی زین نہ صرف اپنی منزل حاصل کر پایا بلکہ Z.M کمپنی کو کامیابی کی اونچی منزل تک لے گیا آج ان کی کمپنی کا نام ملک کی مایا ناز کمپنیوں میں شامل ہو رہا تھا

اور زین بھی جب سے لندن سے واپس آیا تھا اس نے زمان صاحب کو بیٹے کی کمی محسوس نہ ہونے دیں ہر چیز وہ انتہائی خوش اسلوبی سے انجام دیتا اگر ذہن اپنے بابا کے بعد کسی کی عزت اور کسی سے محبت کرتا تھا تو وہ صرف زمان صاحب تھے وہ صحیح معنوں میں اس کے محسن تھے جنہوں نے اپنے دوست سے کیا ہوا وعدہ نبھانے کی ہر ممکن کوشش کی زین نے بھی بیٹا ہونے کا پورا پورا ثبوت دیا وہ جب سے لندن سے واپس آیا تھا ہر قدم پر زمان صاحب کے ساتھ اور آفس اس نے سنبھال لیا تھا

زمان صاحب اب زیادہ سے زیادہ وقت گڑیا کے ساتھ گزارتے گڑیا بھی اپنے بابا کے کمپنی خوب انجوائے کرتی کبھی کبھی ان کے ساتھ زین اور سعد بھی شامل ہوتے سعد کے ساتھ گڑیا خوب ہلا گلا کرتی مگر زین سے تھوڑی کھینچی رہتی شاید زین کی سنجیدہ طبیعت کی وجہ سے مگر زندگی اب پر سکون گزر رہی تھی۔



شاہ یشال کو ڈھونڈتا ہوا روم میں آیا جہاں وہ دنیا جہاں سے بے خبر کتاب پڑھنے میں مصروف تھی اور اس کے ہونٹوں پر ایک پیاری سی مسکان تھی جیسے دیکھ کر شاہ خود بھی مسکرا اٹھا۔

کافی دیر شاہ ایسے ہی کھڑے دیکھتا رہا مگر جب مقابل کا انور کرنا برداشت نہ ہوا تو دروازہ کھٹکا کر اپنے ہونے کا احساس دلایا یشال چونک کر سیدھی ہوئی اور اپنا دوپٹہ سیٹ کر کے یہاں وہاں دیکھنے لگی۔

اس کی بوکھلاہٹ پر شاہ کی مسکان مزید گہری ہوئی
شاہ آہستہ سے قدم اٹھاتا اس کے ساتھ صوفے پہ آ کے بیٹھا

کیا ہو رہا ہے شاہ نے اس کے بالوں کی لیٹ اپنی انگلی پر لپیٹتے ہوئے کہا۔

وہ میں ناول پر رہی ہوں

اچھا۔۔۔ کونسا۔ شاہ نے دلچسپی لیتے ہوئے کہا

اک لفظ عشق۔

ارے وا کبھی میرے عشق کا احساس تو نہیں ہوا آپ کو۔

شاہ نے اس کے چہرے کو اپنی نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے کہا۔

جبکہ ہاتھ اب بھی اس کی آوارہ لٹ کو سلجھانے میں لگا تھا۔

آپ مجھ سے عشق تھوڑی کرتے ہیں بے اختیاری یشال کے ہونٹوں سے پھسلا جس پر شاہ

نے بے اختیار قمقہ لگایا

اچھا آپ کو کیسے پتہ کہ میں آپ سے عشق نہیں کرتا اسے مزید خود سے قریب کرتے ہوئے

بولاً۔

یشال بری پھنس چکی تھی بات اس کے منہ سے نکل چکی تھی

جب شاہ نے اسے اچانک کھینچ کر اپنی باہوں میں لے لیا اور اسے اپنی محبت کا احساس

دلانے لگا۔

حملہ اتنا اچانک تھا کہ یشال سنبھل نہ پائی اور اس کے سینے سے ٹکڑائی۔

شاہ اس کے ہونٹوں پر گردن پر ہر جگہ اپنے عشق کی مہر ثبت کرتا اسے اپنے پیار کی بارش میں

بگھونے لگا۔


شاہ کے عشق کی شدت برداشت کرنا یشال جیسی نازک سی لڑکی کے بس کی بات نہ تھی اس نے تھڑتھڑکانپتے ہوئے شاہ کے سینے پہ اپنا نازک سا ہاتھ رکھے اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کی۔


اس کی غیر ہوتی حالت دیکھ کر شاہ کو اس پر ترس آگیا اور اسے احتیاط سے خود سے الگ کیا۔

اس کی حالت دیکھ کر شاہ کی مسکراہٹ مزید گہری ہوگی شاہ نے اس کے کان کے قریب آکر سرگوشی کی ابھی تو میں نے اپنے عشق کی ایک چھوٹی سی جھلک دکھائی ہے اور تمہارا یہ حال ہے

سوچو اگر داستان عشق سنانے بیٹھا تو تمہارا کیا ہوگا اس کے گال کو اپنے ہونٹوں سے چھوتا ہوا وہاں سے اٹھ گیا جبکہ یشال وہی بیٹھی اپنی بے اختیار دھڑکنوں کا شمار کرتی رہ گئی

وحشت۔ عشق 

سنعیہ۔ شاہ 

قسط۔ 10 

سعد کافی دنوں سے دین کی بے چینی نوٹ کر رہا تھا زین کا گڑیا کو دیکھ کر کھوجانا گڑیا کا زین سے گھبراہٹ کچھ بھی سعد کی نظروں سے پوشیدہ نہیں تھا

ایک طرف اس کا جان سے پیارا دوست جبکہ دوسری طرف وہ لڑکی تھی جسے اس نے بہن کہا ہی نہیں مانا بھی تھا

سعد نے زین سے سیدھا بات کرنے کی ٹھانی اور زین کے کین کی طرف چل دیا زین کسی فائل کو کھولے بیٹھا تھا مگر صاف لگ رہا تھا کہ وہ کسی اور سوچ میں ڈوبا ہوا ہے

سعد نے اس کے ٹیبل پر ہلکے سے ہاتھ مارا تو وہ ہوش کی دنیا میں واپس آیا کیا بات ہے یار میں کافی دنوں سے نوٹ کر رہا ہوں تو کافی پریشان اور کھویا کھویا سا ہے سعد نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے سوال کیا

ارے کچھ نہیں یار بس ایسے ہی

زین تو مجھ سے جھوٹ مت بول بچپن سے جانتا ہوں تجھے کچھ تو ہے جو پریشان کر رہا ہے

آخر بات کیا ہے

کہیں کسی لڑکی کا چکر تو نہیں سدا اپنے پوسٹ کی طرف آیا جس کے بارے میں بات کرنے کے لئے وہ زین کے پاس آیا تھا

ارے نہیں تو کیا الٹا سیدھا سوچ رہا ہے ایسا کچھ بھی نہیں ہے زین نے اس سے نظریں چراتے ہوئے کہا

اچھا میں غلط سوچ رہا ہوں گڑیا کو دیکھ کر تیرا کھوجانا گڑیا کا تم سے گھبراہ اس کا تجھے دیکھ کر بھاگ جانا کیا ہے یہ سب

کیا میں غلط سوچ رہا ہوں پہلے مجھے لگا کہ یہ سب میری غلط فہمی ہے مگر آج تیرا نظریں چرانہ یہ ثابت کر گیا

کہ میں بالکل صحیح سوچ رہا تھا صاف لگ رہا ہے کہ کوئی تو بات ہے سعدی میں تجھے کیا بتاؤں یا رجب کہ میں خود ہی کچھ نہیں سمجھ پا رہا زین نے بیچارگی سے جواب دیا

اسے دیکھتا ہوں تو ایک سکون سا اتر جاتا ہے دل میں دل کرتا ہے بس اسے دیکھتا ہی رہوں دل کرتا ہے اسے سب سے چھپا کر اپنے پاس رکھ لو اسے بس میں دیکھوں سنوں میں محسوس کروں مگر

تجھے اس سے محبت ہو گئی ہے سعدی میں ذہن کی بات کاٹتے ہوئے کہا

ہاں کرتا ہوں محبت اس سے محبت نہیں عشق کرتا ہوں میں اس سے مگر
کیا مگر سعد نے ایک بار پھر سے زین کی بات کاٹی
تو جانتا تو ہے سب

ہاں جانتا ہوں سبب

دنیا کی ہر عورت بے وفا نہیں ہوتی یہ بات تو سمجھ لے

غلط بالکل غلط دنیا کی ہر عورت بے وفا ہے نفرت کرتا ہوں میں عورت ذات سے دو غلی
بے وفا فریبی جھوٹی اور دھوکہ باز ہوتی ہے عورت

زین نے غصے سے ٹیبل پر پڑا گلاس دیوار پر دے مارا مگر سعدی پر سکون انداز میں بیٹھا رہا
اچھا پھر تو اماں بی بھی دو غلی اور دھوکہ باز ہیں

ان کا پیار بھی جھوٹا ہے سعد بکواس بند کر نکل جا یہاں سے

اس سے پہلے کہ میں تیرا منہ توڑ دوں

بولنے سے پہلے اتنا تو سوچ لے تو کس کے بارے میں بات کر رہا ہے

جس عورت کے بارے میں تو بات کر رہا ہے وہ ماں ہے تیری زین غصے میں دھاڑا

میں تجھے یہ سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ ہر عورت شبنم بیگم نہیں ہوتی بلکہ کچھ ماہ نور بی
بھی ہوتی ہیں جو

بیوگی کی چادر اوڑھ کر لوگوں کے گھروں میں کام کر کے اپنے چھ سالہ بیٹے کو پالنے میں اپنی ساری زندگی گزار دیتی ہیں

سعد نے اپنی آنکھوں میں آنی نمی کو چھپاتے ہوئے کہا
باقی مرضی تیری ہے یار جو تجھے سہی لگتا ہے وہ تو کر
سعد زین کو سوچوں میں ڈوبا چھوڑ کر وہاں سے نکلتا چلا گیا



دو دن سے زین نوٹ کر رہا تھا کہ سعد اس کو انگور کر رہا ہے
نہ تو اس سے بات کر رہا تھا اور نہ ہی اسے بات کرنے کا موقع دے رہا تھا
زین نے دو تین بار بات کرنے کی کوشش کی مگر سعد نے اسے انگور کر دیا
آج زین کا صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور وہ سیدھا اس کے گھر جا پہنچا
دروازہ سعد نے ہی کھولا اور اسے دیکھ کر دروازہ کھلا چھوڑ کر وہ انہیں قدموں پر واپس پلٹ
گیا
زین میں اس کا اترا ہوا منہ دیکھا تو بے اختیار مسکرا دیا

وہ ایسا ہی تھا چھوٹی چھوٹی بات پر ناراض ہو جانا اور فوراً مان جانا وہ اندر داخل ہوا تو اماں بھی صوفے پر بیٹھی تسبیح پڑھنے میں مصروف تھی اسے دیکھ کر ناراضگی سے منہ موڑ گئی اماں بی سعدی تو ناراض ہے ہیں آپ بھی اپنے بیٹے سے ناراض ہیں زین نے ان کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا اب بچاری بھوڑی ماں کیا کریں ہمارے بیٹوں کے پاس ہمارے لئے وقت ہی نہیں ہے اماں نے ناراضگی سے جواب دیا

ایسا کچھ نہیں ہے ماں ذہن نے ان کے شانے پر بازو پھیلاتے ہوئے کہا ارے چھوڑیے میاں بیوقوف کسی اور کو جا کے بنائیں

ایک ہم ہیں جو آپ کو اپنا بیٹا مانتی ہیں آپ ہمیں اپنی ماں تھوڑا سمجھتے ہیں ہم روز انتظار کرتے ہیں کہ ہمارا بیٹا آج آئے گا ہمارا بیٹا آج آئے گا لیکن ہمارے بیٹے کو تو ہمارے لئے ایک پل کی بھی فرصت نہیں ہے اماں بی کی ناراضگی ابھی تک برقرار تھی آپ جانتی ہیں نہ کہ آپ کے علاوہ میرا ہے ہی کون آپ اور سعدی تو میرے سب کچھ ہیں

وہ صوفے سے اٹھ کر ان کے قدموں میں بیٹھ گیا وہ اپنی ناراضگی زیادہ دیر برقرار نہ رکھ پائیں اور آگے بڑھ کر اس کی پیشانی پر بوسہ دیا

دور کھڑا سعد بھی ان کا پیار دیکھ کر مسکرا دیا

تم دونوں پیٹھوں میں نے تمہارے پسند کی بریانی بنائی ہے جلدی سے گرم کر لے کے آتی ہوں سعد نے مجھے بتایا کہ آج تم آنے والے ہو زین اور سعد نے ایک دوسرے کو دیکھا اور ان کے قہقہے سے پورا گھر گونج اٹھا

کھانا کھانے کے بعد سعد اور زین دونوں لان میں چل قدمی کر رہے تھے جب کے اماں بی نماز ادا کرنے کے لئے اپنے کمرے میں چلی گئی تھی تجھے کیسے پتہ کہ آج میں آؤں گا زین نے سعد سے پوچھا بس جگر دوستوں کی حد کہاں تک ہے سعد اچھے سے جانتا ہے مطلب تو مجھے اتنے دن سے جان بوجھ کر اگنور کر رہا تھا

تیری ناراضگی سب ایک ڈرامہ تھا زین نے حیرانگی اور غصے کے ملے جلے تاثرات لے کر سعد سے پوچھا

سعد جانتا تھا کہ اب اس کی خیر نہیں اس لیے اس نے بنا جواب دیے اندر جانے والے راستے کی طرف دوڑ لگا دی

کے اب اماں بی اسے ذہن کے اتب سے بچا سکتی تھی



کھانا کھانے کے بعد سعد اور ذین دونوں لان میں چل قدمی کر رہے تھے جب کے اماں بی نماز ادا کرنے کے لئے اپنے کمرے میں چلی گئی تھی
 تجھے کیسے پتہ کہ آج میں آؤں گا زین نے سعد سے پوچھا
 بس جگر دوستوں کی حد کہاں تک ہے سعد اچھے سے جانتا ہے
 مطلب

تو مجھے اتنے دن سے جان بوجھ کر انور کر رہا تھا
 تیری ناراضگی سب ایک ڈرامہ تھا
 زین نے حیرانگی اور غصے کے ملے جلے تاثرات لے کر سعد سے پوچھا
 سعد جانتا تھا کہ اب اس کی خیر نہیں
 اس لیے اس نے بنا جواب دیے اندر جانے والے راستے کی طرف دوڑ لگا دی
 کے اب اماں بی اسے ذہن کے اتب سے بچا سکتی تھی



زین جب اماں بی کے کمرے میں داخل ہوا تو وہ جائے نماز رکھ رہی تھی
اماں بی سعد کہاں ہے زین نے بیڈ پر بیٹھے ہوئے پوچھا
تمہارے ساتھ ہی باہر گیا تھا یہی ہوگا
اماں بی نے مسکرا کر اسے جواب دیا
اور اس کے خوبصورت چہرے پر ایک نظر ڈالی
بلاشبہ وہ ایک خوبصورت اور بھرپور مرد تھا
ماشاء اللہ

اماں بی نے زیر لب بہت سی دعائیں پڑھ کر اس پر پھونکی
زین مسکرا دیا

اماں بی شروع سے سعد سے زیادہ اس کا خیال رکھتی تھی
مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے

زین نے بلا جھجک اماں بی کو مخاطب کیا
ہاں بیٹا بولو

اماں بھی پوری طرح ذہن کی جانب متوجہ ہوئی
اماں بی میں شادی کرنا چاہتا ہوں

ذین کی بات سن کر جہاں اماں بی کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا
 وہی سعدی بی ہوش ہوتے ہوتے بچا جو کب سے باہر کھڑا ان کی باتیں سن رہا تھا
 کیا کہا تم نے اماں کو لگا کے انہیں سننے میں غلطی ہوئی ہے
 میں شادی کرنا چاہتا ہوں زین نے اپنی بات دہرائی
 اماں بھی نے بے اختیار آگے بڑھ کر اس کی پیشانی چوم لی
 کہا ان کا یہ بیٹا جو عورت ذات سے دور بھاگتا تھا
 شادی کا نام سن کر غصے سے آگ بجولا ہو جاتا تھا وہ آج خود شادی کا کہہ رہا تھا
 اماں بھی بے حد خوش تھی ایسا لگ رہا تھا کہ انہیں قارون کا خزانہ مل گیا ہے
 کہاں ہیں وہ کون ہے وہ کس کی بیٹی ہے کہاں رہتی ہے کیا کرتی ہے جلدی سے مجھے بتاؤ ہم
 ابھی ایک ہی سانس میں کئی سوال پوچھ ڈالے
 جس پر دین بے اختیار مسکرا دیا
 میں ابھی اس کو اپنے بیٹے کے لئے مانگ لوں گی اماں بھی کی خوشی دیکھنے کے قابل تھی
 وہ تو اسی وقت اپنی چادر لئے اٹھ کھڑی ہوئی

تبھی سعد اندر داخل ہوا اور اماں بی کو شانوں سے پکڑ کر واپس بیڈ پر بٹھایا اماں بھی کافی رات ہو چکی ہے ہم صبح چلیں گے

اماں بی کو تو ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے صبح نہ جانے کب آئے گی اور کب اپنے بیٹے کی پسند کو دیکھنے کے لئے جائیں گے

سعد بھی اس کے فیصلے سے بے حد خوش تھا اور آنکھوں ہی آنکھوں میں نہ جانے اسے کیا اشارہ کر رہا تھا جینے سمجھ کر زین بے اختیار مسکرا دیا



اماں بھی سامان سے لدی پدی اگلے ہی دن زمان صاحب کے گھر جا پہنچی زمان صاحب گھر میں ہی موجود تھے

دادو نے انہیں احترام سے ڈرائنگ روم میں بٹھایا اور زمان صاحب کو بلانے کے لئے چلی گئیں

زمان صاحب کہاتے ہی اماں بی نے کوئی بھی فضول بات کئے بغیر اپنے آنے کا مقصد آسان لفظوں میں بیان کیا

دیکھے زمان بھائی

اگر بات سعد کی ہوتی تو میں آپ کو سوچنے کے لیے وقت ضرور دیتی مگر بات یہاں پہ زین کی ہے جو آپ کا اپنا بچہ ہے آپ کی آنکھوں کے سامنے پلا بڑا ہے اس کے کردار کی گواہی آپ خود دے سکتے ہیں

اس لئے میں انکار بالکل نہیں سنوں گی

ہاں

اگر آپ گڑیا کی مرضی جاننا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں کیونکہ میں بھی زبردستی کا قائل نہیں ہوں

آپ ہماری بیٹی سے اس کی مرضی پوچھ کر ہمیں آرام سے جواب دے سکتے ہیں مگر کیا میں ایک بار اپنی بیٹی سے مل سکتی ہوں کیوں نہیں مہ نور بہن گڑیا آپ کی بھی بیٹی ہے جب چاہے اس سے مل سکتی ہیں میں گڑیا کو بلا کر لاتی ہوں دادو نے اٹھتے ہوئے کہا



دادو کمرے میں داخل ہوئی تو گڑیا بیڈ پر لیٹی اپنی سوچوں میں گم تھی

گرٹیا بیٹا اٹھو آپ سے کچھ مہمان لیے آئے ہیں دادو نے اس کے بالوں کی لٹ کو سوراتے کرتے ہوئے کہا

کون ہے دادو

آپ کے بابا کے پرانی جاننے والی ہے

دادو نے اس کے سر پر دوپٹہ جمایا

اور اسی لیے ڈرائنگ روم کی جانب چل دی

❤️ ❤️

گرٹیا کمرے میں داخل ہوئی اور ادب سے اماں بی اور سعد کو سلام کیا سعد کو دیکھ کر وہ حقیقی معنوں میں حیران ہوئی تھی

دادو نے تو بابا کے کسی ملنے والی سے ملنے کے لیے بلایا تھا مگر یہ تو سعد بھائی ہیں اور یہ سعد بھائی کے ساتھ کون ہے گرٹیا اپنی ہی سوچوں میں گم تھی

اماں بھی آگے بڑی اور محبت سے گرٹیا کو اپنے سینے سے لگایا اور اس کی پیشانی پر بوسہ دیا گرٹیا کے اندر پر سکون اتر گیا اس ایک لمس کے لیے وہ کتنا ترسی تھی یہ کوئی اس سے پوچھتا برسوں بعد اس نے ممٹا کا احساس محسوس کیا تھا

بے شک ماں ایک عظیم تحفہ ہے جو میری قسمت میں نہیں
گڑیا نے افسردگی سے سوچا

اور وہی ان کے ساتھ سونے پر ٹک گئی

اماں بھی کافی دیر اس کے ساتھ چھوٹی چھوٹی باتیں کرتی تھی اس کی کالج دوستوں کے بارے
میں باتیں کرتی رہی

اوجانے سے پہلے گڑیا سے وعدہ لے گی کہ وہ ان کے گھر ضرور آئے گی اور ڈھیر ساری
باتیں کرے گی ان کے بلانے میں اتنا خلوص تھا کہ گڑیا چاہا کر بھی انکار نہ کر پائی

دادو نے کھانے پر روکنے کی بہت کوشش کی مگر وہ یہ کہہ کر چلی گئی کہ وہ جلد ہی واپس
اپنے سوال کا جواب ہاں میں لینے آئیگی

تب ضرور کھانا کھائیں گے

گڑیا کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا یہ کیا ہو رہا ہے

#وحشت_عشق 

سنعیہ شاہ

قسط 11

اماں بھی اور سعد کے جانے کے بعد زمان صاحب نے دادو سے بات کی دادو کو بھی سنجیدہ مزاج ذہن بے حد پسند تھا

زمان صاحب کی خواہشیں یہی تھیں انہیں آج بھی وہ دن یاد تھا جب گڑیا پیدا ہوئی تھی مرتضیٰ بے حد خوش تھا وہ گڑیا کو باہوں میں لیے کبھی اس کے ماتھے پر پیار کرتا تھا کبھی اس کے گال پر

گڑیا تھی بھی بے حد خوبصورت اپنی گول مٹول آنکھوں سے مرتضیٰ کو دیکھ کر دھیرے سے مسکرا دیتی

اس کی اس ادا پر تو مرتضیٰ قربان ہو جاتا

گڑیا کو گود میں لیے مرتضیٰ نے زمان سے وعدہ لیا کہ گڑیا صرف اور صرف ان کے گھر کی بہو بنے گی مرتضیٰ کی اس بات پر زمان بے ساختہ مسکرا دیا وہ وقت یاد کر کے زمان صاحب کی آنکھیں بھیگ گئی کیا ہوا بابا اب رو رہے ہیں گڑیا متفکر سی ان کے پاس آئی کچھ نہیں بابا کی جان آؤ بیٹھو مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے زمان صاحب نے گڑیا کو اپنے پاس بٹھاتے ہوئے کہا جی بابا بولیں

بیٹا آپ کے لئے ایک رشتہ آیا ہے بابا پلزمیں نے آپ نے کہا تھا کہ مجھے شادی نہیں کرنی گڑیا نے انکار کرتے ہوئے کہا بیٹا ایسا نہیں کہتے ایک نا ایک دن تو آپ کو اپنے گھر کا ہونا ہی ہے کیا آپ کسی اور کو پسند کرتی ہیں زمان صاحب نے پیار سے پوچھا ایسا کچھ نہیں ہے بابا گڑیا نے جواب دیا بیٹا آپ کے لیے ذہن کا رشتہ آیا ہے کیا بابا زین کا رشتہ

گرٹیا اتنی حیران تھی کہ اپنا منہ بند کرنا ہی بھول گئی
 ہاں پیٹا اور مجھے تمہاری داد کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے
 کیا آپ اس سے خوش ہیں گرٹیا نے جھکی پلکوں کے ساتھ پوچھا
 ہاں بیٹا میں خوش ہوں بے حد خوش
 ٹھیک ہے بابا مجھے کوئی اعتراض نہیں گرٹیا یہ کہہ کر کمرے سے چلی گئی
 زمان صاحب مسکرا دیے یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ اپنی بیٹی کے چہرے کے بدلتے رنگ بھی
 پہچان نہیں پاتے وہ
 مسرور سے وہاں سے اٹھ کر اپنے بیڈ روم کی طرف چل دیے وہ جان چکے تھے کہ ان کی بیٹی
 بھی اس رشتے سے بے حد خوش ہے

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com



وہ خوش تھی بے حد خوش جس انسان کی اس نے تمنا کی تھی جسے دیکھ کر نہ جانے چپکے چپکے
 سے کتنی دعائیں مانگی تھی کہ وہ شخص ساری دنیا میں بس اسی کا ہو جسے اس نے اپنے رب
 سے مانگا تھا وہ اس کا بننے جا رہا تھا اس کا محرم وہ خوش کیوں نہ ہوتی جس کا ساتھ پانا اس کی

سب سے بڑی خواہش تھی وہ آج اسی کا ہونے جا رہا تھا نیند تو اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی کیا وہ بھی مجھ سے محبت کرتا ہو گا یہ سوچ کر ایک بے ساختہ مسکراہٹ میں اس کے ہونٹوں کو چھوا

محبت کیا مجھے اس سے محبت ہو گئی ہے اس نے شرما کر اپنا چہرہ تکیہ میں چھپا لیا
تھینک یو اللہ میاں زین کو میری زندگی میں لانے کے لیے یہی
سب سوچتے سوچتے وہ نیند کی وادیوں میں کھو گئی



اماں بی کی خوشی دیکھنے کے لائق تھی ان کے ایک بیٹے نے تو گھر بسانے کے بارے میں
سوچا تھا وہ بے تحاشہ خوش تھی وہ روز
سعد کو ساتھ لیے مارکیٹ چلی جاتی
زین اور گڑیا کے لئے ڈھیر ساری شاپنگ کرتی سعد نے بہت بار انہیں سمجھانے کی
کوشش کی تھی یہ ابھی رشتے کے لئے ہاں نہیں ہوتی لیکن وہ بی اماں تھی مجال ہے جو سعد کی
کسی بات کا سیدھے سے جواب دے دے

ارے میاں بڑے ہم ہیں یا تم ہو ہمیں اچھے سے پتہ ہے کہ ہمیں کیا کرنا ہے ہمیں
 سمجھانے کی کوشش مت کرو
 یہ کہہ کر وہ ہمیشہ سعد کو ٹال دیتی
 دونوں نے اماں بی کو ان کے حال پر چھوڑ دیا تھا



آخر کار ایک ہفتے کے بعد دادو کا فون آ ہی گیا
 یہ ایک ہفتہ نہ صرف اماں بی بلکہ ذہن نے بھی بہت بے چینی سے گزارا تھا
 حال چال کے بعد دادو نے گڑیا کی رضامندی کے بارے میں بتایا
 اماں بھی خوشی سے اٹھی وہ جلد از جلد گڑیا کو اپنی بہو کے روپ میں دیکھنا چاہتی تھی دونوں
 طرف

سے منگنی کی تیاریاں زور و شور سے شروع ہو گئی
 اماں بی کے تو مانو پاؤں ہی زمین پر نہ ٹک رہے تھے وہ کبھی سعد کا بازار لیے جا رہی تھی کبھی
 ذہن کو اور کبھی رانا اور گڑیا کو

وہ ہر چیز خوبصورت سے خوبصورت لے رہی تھی سچ میں اماں بی نے زین کو بیٹا کہا ہی نہیں بلکہ دل سے مانا بھی تھا

کہیں بارزین اور سعد نے انہیں روکنے کی اپنی سی کوشش کی کے کہیں ان کی طبیعت ہی خراب نہ ہو جائے مگر اماں بھی اپنے نام کی ایک تھی وہ ان دونوں کی تمام باتیں ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال دیتی

وہ دونوں بیچارگی سے اماں بی کو دیکھتے رہ جاتے



آج یشال کا birthday تھا بابا کا فون صبح ہی صبح آ گیا تھا

سکینہ (نوکرانی) نے بی یشال کو ایک خوبصورت سندھی کرٹھانی والی شال گفٹ کی تھی

سکینہ گفٹ دیتے وقت کافی ہچکچاہٹ کا شکار تھی

مگر یشال نے گفٹ کی اتنی تعریف کی کہ وہ کھل اٹھی

سچی بی بی جی آپ کو یہ شال اتنی پسند آئی

ہاں سکینہ مجھے یہ بہت اچھا لگا

آپ کا بہت بہت شکریہ

آمنہ سکینہ کی بیٹی نے بھی یشال کو ہینڈ میڈ برتھ ڈے کارڈ دیا جو بے حد خوبصورت تھا یشال نے دونوں چیزیں کو قیمتی تحفوں کی طرح سنبھال کر رکھ لیں بی بی جی بی کتنی اچھی اور معصوم ہیں بلا ہم غریبوں کے تحفے بھی کوئی یوں سنبھال کر رکھتا ہے

سکینہ اپنی آنکھوں میں آئے آنسو چادر سے صاف کرتی ہوئی کچن میں چلی گئی یشال لاشعوری طور پر شاہ کے وش کرنے کے انتظار میں تھی مگر شام کے پانچ بج گئے اور شاہ کا فون تک نہ آیا

صبح وہ اس کے جاگنے سے پہلے ہی آفس جا چکا تھا اب یشال مکمل طور پر مایوس ہو چکی تھی آپ کو تو میرا برتھ ڈے بھی یاد نہیں کیا اس کے لبوں نے شکوہ کیا تبھی بیڈ پر پڑا اس کا فون بج اٹھا نمبر دیکھ کر بے اختیار اس کا دل دھڑک اٹھا آخر اس کے شاہ کو یاد آ ہی گیا تھا

ہیلو یشال پلیز تم جلدی سے تیار ہو جو میرے ایک دوست نے آج ہمیں ڈنر پر بلایا ہے یشال بے حد خوش تھی کے شاہ کو

اس کا برتھ ڈے یاد آگیا لیکن دل موس کر رہ گئی
شاہ کو میرا برتھ ڈے تک یاد نہیں بہت سے آنسو اس کی پلکوں کی قید سے آزاد ہو کر گرنے
لگے



#وحشت_عشق

urdu
novels mania

#سنعیہ_شاہ

www.urdu novelsmania.com

#قسط_12

یشال اداس سی شام کو پہنے جانے والا ڈریس دیکھ رہی تھی کی سکیئنہ اس کے کمرے میں داخل ہوئی بی بی جی یہ شاہ صاحب نے ڈرائیور چاچا کے ہاتھ بھیجا ہے کیا ہے یہ سکیئنہ

پتہ نہیں جی آپ خود ہی دیکھ لیں

یشال نے وہ پارسل سکیئنہ کے ہاتھ سے لیا اور اس کے اوپر ایک خوبصورت سا کارڈ بھی تھا یشال نے وہ کارڈ کھول کر دیکھا تو اس میں شاہ کی خوبصورت رائٹنگ میں درج الفاظ دیکھ کر کو دھیرے سے سر جھکا گئی

اگر آج اس لباس کو پہن کر آپ اس کی خوبصورتی میں مزید اضافہ کریں گے تو مجھے بہت خوشی ہوگی شاہ

یشال نے وہ پارسل کھول کے دیکھا تو شاہ کی پسند کی داد دیے بنا نہ رہ سکیں ریڈ کلر کی بے حد خوبصورت ڈریس

جس پر خوبصورت ڈائمنڈ ورک کیا گیا تھا کسی کی پہلی پسند ہو سکتی تھی یشال کو بھی وہ لباس بے حد پسند آیا تھا

شاہ جب کمرے میں داخل ہوا تو وہ اسی کی لائی ہوئی ڈریس میں ہلکا ہلکا میک اپ کیے نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی

شاہ نے بنا اس کی طرف دیکھے وڑدرواب سے ایک بلیک سوٹ نکالا اور باتھ روم میں گھس گیا

یشال کو لگا تھا کہ شاہ گھر آ کر اسے وش کرے گا مگر اس کے سارے خواب ٹوٹ گئے



یشال کے گاڑی میں بیٹھتے ہیں شاہ نے گاڑی آگے بڑھا دی
یشال بار بار کچھ کہنے کی چاہت میں شاہ کی طرف دیکھتی جو آگے دیکھ کر ڈرائیو کرنے میں
مصروف تھا

اور پھر لب بچ کر رہ جاتی

یشال تمہیں کچھ کہنا ہے شاہ نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے پوچھا نہیں نہیں تو
یشال گھبرا کر چپ ہو گئی
بولونا جاغم کیا بات ہے

شاہ کیا آپ کو آج کے دن کے بارے میں کچھ بھی یاد نہیں ہے

جاغم اس کے بارے میں ہم گھر جا کر بات کرتے ہیں

شاہ نے ریسٹورنٹ کے سامنے گاڑی روکتے ہوئے کہا

اور خود گاڑی سے باہر نکل گیا

شاہ نے اس کی سائیڈ کا دروازہ کھولا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے گاڑی سے باہر آنے کا اشارہ کیا

وہ خاموشی سے گاڑی سے اتر گئی



آخر کار وہ دن آ ہی گیا جب اسے ذہن کے نام کی انگوٹھی پہنائی جانے والی تھی
سکن کلر کے شرارے میں وہ بے حد پیاری لگ رہی تھی رانوح صبح سے کہیں بار اس کی
تعریف کر چکی تھی اور وہ شرمائی شرمائی سی مسکرا دیتی
دادو کہیں بار اس کی نظر اتار چکی تھی انہیں یہ ڈر کھائے جا رہا تھا کہیں ان کی لاڈلی کو کسی کی نظر
نہ لگ جائے
رسم سادگی سے ادا کی جانی تھی بس کچھ دوست تھے جنہوں نے ان کی خوشی میں شرکت کی
تھی

اسٹیج کو پھولوں کی مدد سے خوبصورتی کے ساتھ سجایا گیا تھا
گرچہ ہال میں داخل ہوئی تو ہر نگاہ نے اس بے مثال خوبصورتی کو سراہا تھا

اماں بی اور دادو نے اس کی کہیں بلائیں لے ڈالی تھی
 بے شک وہ بے تحاشا خوبصورت لگ رہی تھی
 ایک پل کے لئے تو ذہن بھی مٹھو کر اس کو دیکھتا رہ گیا
 زین ہوش کی دنیا میں تب واپس آیا جب سعد میں اس کے پیٹ میں کنی ماری
 جگر ہوش میں آج کیا کر رہا ہے تو خیال کر کے کہاں کھڑا ہے اس وقت تو
 اماں ابی اور دادی یہی پر موجود ہے کچھ تو لحاظ کر
 زین شرمندہ ساسر پر ہاتھ مار کر رہ گیا
 دوسری طرف گڑیا نے زین کو اس طرح خود کو دیکھتے پا کر رانو کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا
 میں نے کہا تھا نا
 زین بھائی تمہیں دیکھ کر تم پر سے نگا میں ہٹانا ہی بھول گئے ہیں
 رانو نے گڑیا کے کانوں میں سرگوشی کی
 تبھی سعد کی نظر گڑیا کے ساتھ آتی ایک لڑکی پر پڑی
 وہ بہت زیادہ خوبصورت نہیں تھی
 مگر اس میں کچھ تو ایسا تھا کہ سعد ایک پل کے لیے
 ساری دنیا کو بھول گیا

وہ گڑیا کے کانوں میں کچھ بولتی خود ہی مسکرا دی
 گڑیا کو ذہن کے پہلو میں بیٹھایا گیا
 گڑیا کا دل ایسے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی سینے سے باہر آ جائے گا
 زین نے دھیرے سے اس کا ہاتھ پکڑا اور اپنے نام کی انگوٹھی اس کی انگلی میں ڈال کر
 اسے ہمیشہ کے لیے اپنا بنا لیا
 تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو اتنی کہ دل کرتا ہے کہ کاش منگنی کی جگہ آج نکاح کر لو
 اور تمہیں ہمیشہ کے لیے اپنے ساتھ لے جاؤ
 اپنا بنا کر زین بھرے سے گڑیا کے کانوں میں سرگوشی کی



وہ دونوں ریسٹورنٹ میں داخل ہوئے اندر کا ماحول دیکھ کریشال حیران رہ گئی
 گلاب کے سرخ پھولوں سے حال کو بے حد خوبصورتی سے سجایا گیا زمین پر ہر جگہ سرخ
 غبارے بکھرے تھے

اور حال کے بیچوں بیچ ایک گول ٹیبل پر ایک خوبصورت سا کیک رکھا گیا تھا جس پر ایک کینڈل جل رہی تھی۔

رک کیوں گئی جانم آونا۔

شاہ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور ٹیبل کے طرف لے جانے لگا۔

جبکہ یشال سے کے جانم کہنے اور ہاتھ پکڑنے پر خود میں ہی سمٹ کر رہ گئی یشال کے گالوں پر سرخی دوڑ گئی

شاہ نے یشال کو کرسی پر بٹھایا اور پھر اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا یشال اس وقت ریڈ کمر کے انارکلی فراک نے خود بھی ایک گلاب کا پھول رہے لگ رہی تھی اسے اپنی طرف دیکھتا دیکھ کر یشال مزید کنفیوز ہو گئیں۔

اور اس کا چہرہ بے حد سرخ ہو گیا وہ ہر تھوڑی دیر بعد پلکیں اٹھا کر شاہ کو دیکھتی اور پھر اسے اپنی طرف دیکھتا پا کر نظریں جھکا لیتی

شاہ آپ مجھے اس طرح کیوں دیکھ رہے ہیں۔۔۔؟

یشال نے دھیرے سے کہا

کچھ نہیں جانو تم بے حد حسین لگ رہی ہو

اتنا کہ میری نظر تم پر سے ہٹ ہی نہیں رہی

یشال کی بات پر شاہ نے مسکرا کر کہا
 آؤ کیک کا ٹوشا چھڑی اس کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے کہا
 یشال کیک دیکھ کر بے ساختہ مسکرا دی
 جس پر بہت خوبصورتی سے پیپی برتھ ڈے کے الفاظ لکھے گئے تھے
 یشال نے کاٹا اور ایک پیس اس کی طرف برایا جو دلچسپی سے اسی کو دیکھ رہا تھا
 شاہ نے یشال کا کیک والا ہاتھ پکڑا اور کیک کا وہ پیس اپنے منہ میں ڈال کر یشال کی انگلی کو
 اپنے لبوں سے چھوا

یشال پوری جان سے کانپ کر رہ گئی

شاہ

جی جانم بولو

شاہ پلیز چھوڑیں www.urdu novelsmania.com

شاہ یشال کے قریب آیا اور اس کے کانوں میں بولا

پیپی برتھ ڈے جان شاہ

اور اس کے کانوں کی لوح کو اپنے لبوں سے چھوا

شاہ پلیز یشال اس کی بھرتی گستاخیوں پر مزید سرخ ہو گئی

شاہ نے یشال کی گردن سے بال ہٹائے اور اس کی گردن پر اپنے لب رکھے
بولو نہ جان شاہ۔ شاہ نے اسے بولنے پر اکسایا

جبکہ یشال نے ایک نظر اس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں بس یشال کے لیے پیار ہی پیار تھا
اور دھیرے سے اپنی پلکیں جھکا گئی

اس کی ادا پر بے ساختہ مسکرا دیا اور یشال کو خود سے مزید قریب تر کر لیا
جان شاہ آج میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں اجازت ہے شاہ نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے
اجازت طلب لہجے میں کہا
یشال نے بے ساختہ اپنی گردن ہاں میں ہلائی

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com



اپنے احساس سے چھو کر مجھے صندل کر دو
میں کہ صدیوں سے ادھورا ہوں مکمل کر دو

نہ تمہیں ہوش رہے اور نہ مجھے ہوش رہے

اس قدر ٹوٹ کے چاہو، مجھے پاگل کر دو

تم ہتھیلی کو مرے پیار کی مہندی سے رنگو
اپنی آنکھوں میں مرے نام کا کاجل کر دو

شاہ بے شک بہت خوبصورت آواز کا مالک تھا۔۔۔۔۔

اس کے سائے میں مرے خواب دھک اٹھیں گے
میرے چہرے پہ چمکتا ہوا آنکھل کر دو

دُھوپ ہی دُھوپ ہوں میں ٹوٹ کے برسو مجھ پر
اس قدر برسو میری رُوح میں جل تھل کر دو

جیسے صحرائوں میں ہر شام ہوا چلتی ہے
اس طرح مجھ میں چلو اور مجھے تھل کر دو

شاہ یشال کے بے حد قریب تھا اتنا کہ اس کی سانسوں کو اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی

تم چھپالو مراد! اوٹ میں اپنے دل کی
اور مجھے میری نگاہوں سے بھی اوجھل کر دو

مستلہ ہوں تو نگاہیں نہ چراؤ مجھ سے
اپنی چاہت سے توجہ سے مجھے حل کر دو

یشال شاہ کی خوبصورت آواز کے سحر میں کہیں گھوسی گئی۔

اپنے غم سے کہو ہر وقت مرے ساتھ رہے
ایک احسان کرو اس کو مسلسل کر دو

مجھ پہ چھا جاؤ کسی آگ کی صورت جاناں
..... اور مری ذات کو سوکھا ہوا جنگل کر دو

شاہ نے یشال کو اپنے مزید قریب کیا اس کی خوبصورت آنکھوں پر اپنے لب رکھ دئے۔

یشال شاہ کے سینے سے لگی ابھی تک اس کی آواز کے سحر میں گرفتار تھی

شاہ نے دھیرے سے اسے خود سے الگ کیا اور اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھ دئے

یشال آنکھوں میں نمی لیے بس اسے دیکھ رہی تھی اتنا پیارا تنی محبت یشال ابھی تک شاہ کے لفظوں کے سحر میں ڈوبی اس کے سینے سے لگی تھی

جانم تمہارے لیے ایک سر پرانز ہے کل ہم کاغان نار ان ایریا جا رہے ہیں ہنی مون کے

لیے شاہ نے ایک آنکھ دباتے ہوئے کہا

اسکی بات کا مطلب سمجھ کر یشال کے کانوں کی لو تک سرخ ہو گئی شاہ کی نظریں یشال کے چہرے سے ہٹنا بھول گئی



#وحشت_عشق

#سنعیہ_شاہ

#قسط_13

یہ برتھ ڈے یشال کی زندگی کا حسین ترین برتھ ڈے تھا مسکراہٹ اس کے ہونٹوں سے جدا نہیں ہو رہی تھی

شاہ نے واپسی پر یشال کو اس کی من پسند آئس کریم بھی لے کر دی تھی

جس پر اس کا بچوں جیسا خوش ہونا شاہ کو مسکرا نے پر مجبور کر گیا تھا

شاہ مجھے آپ والی بھی ٹیسٹ کرنی ہے یشال نے اپنی آئس کریم ختم کرنے کے بعد شاہ کے ہاتھ میں موجود کون کو لپٹاتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا

اس کی بات شاہ کا قہقہہ بے ساختہ تھا
 نہیں تم اپنی ختم کر چکی ہوں یہ میری ہے شاہ نے تنگ کرنے والے انداز میں کہا
 شاہ میں کون سا ساری کھا جاؤں گی بس ٹیسٹ کر کے واپس کر دوں گی نا
 یشال نے معصومیت سے جواب دیا
 شاہ نے انکار میں گردن ہلاتے ہوئے آسکریم کا ایک بانٹ لیا
 یشال نے جب دیکھا کہ شاہ کسی بھی طرح آسکریم دینے پر آمادہ نہیں تو بے اختیار اس کی
 آنکھوں میں چمک آئی

شاہ... شاہ

اس نے بے اختیار شاہ کا کاندھا ہلاتے ہوئے اسے اپنی جانب متوجہ کیا
 بولو جانم کیا ہوا
 شاہ وہ دیکھیں گھوڑا ہوا میں اڑ رہا ہے

شاہ نے بے یقینی سے یشال کو دیکھا کہ کہیں اس کی پیاری بیوی کا دماغ تو نہیں چل گیا
 مگر یشال پوری توجہ سے باہر دیکھنے میں مصروف تھی
 شانے بھی بے اختیار اپنی گردن موڑ کر بار دیکھا
 بس ایک لمحہ لگا تھا یشال کو شاہ کے ہاتھ میں موجود کون کو اپنے قبضے میں لیتے ہوئے

کہاں ہے گھوڑا شاہ نے یشال کی طرف مڑتے ہوئے پوچھا جو مزے سے اسی کی آس کریم کھانے میں مصروف تھی

کونسا گھوڑا کہاں کا گھوڑا کہاں ہے گھوڑا

یشال نے معصومیت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے سوال کیا

شاہ بے یقینی سے کبھی اپنے ہاتھ کو دیکھ رہا تھا تو کبھی اپنے سامنے موجود اپنی بیوی کو جو اسی کی آس کریم کھانے میں مگن تھی

تم نے مجھے بیوقوف بنایا مجھ سے جھوٹ بولا شاہ نے مصنوعی غصہ چہرے پر سجاتے ہوئے کہا

میں نے کیا جھوٹ بولا میں نے تو بس چھوٹو سا مذاق کیا آپ تو سیریس ہی ہو گے میری کیا غلطی

یشال مصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے جواب دیا

لیکن میں نے تو آنس کریم کھائی ہی نہیں شاہ نے افسردگی چہرے پر سجاتے ہوئے جواب دیا آپ اپنے لئے اور لے آئیں اس بار میں نہیں لوں گی آپ سے یشال نے شرمندگی سے سر جھکاتے ہوئے کہا

نہیں اب تمہیں اس بات کی سزا ملے گی

سزا کیسی سزا

یشال کے سامنے کچن والا سارا منظر گھوم گیا وہ بے اختیار ونڈو کے ساتھ جڑ کر بیٹھ گئی
ابھی بتاتا ہوں جانم

شاہ نے یشال کے ہونٹوں پر جھکتے ہوئے کہا

آپ کیا کر رہے ہیں یشال نے شاہ کو خود جھکتے دیکھ کر اسے روکنے کی کوشش کرتے
ہوئے کہا کوئی آجائے گا پلیر

شاہ بھی جگہ اور وقت کو دیکھتے ہوئے بامشکل اپنے بے قابو ہوتے جذبات پر قابو پایا اور
سیدھا ہو کر بیٹھ گیا ابھی تو میں تمہیں چھوڑ رہا ہوں مگر تم اس کی سزا ضرور ملے گی شاہ نے
خمار آلودہ لہجے میں جواب دیا اور گاڑی آگے بڑھا دی

novels mania
www.urdu novels mania.com



سعد نے دین کاری کا رڈ لگانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی بار بار وہ اس کو گڑیا کو دیکھ کر
کھوجانے پر اس کی ٹانگ کھینچ رہا تھا

کوئی تو کہہ رہا تھا کہ مجھے اس سے محبت نہیں ہاں یہ محبت نہیں عشق ہے عشق زین کو عشق کی
بیماری لگ گئی ہے

اب تو اپنی ہونے والی دلہن کے لیے شاپنگ بھی اپنی مرضی اور پسند سے کی جا رہی ہے واہ کیا بات ہے

سعد اسے مسلسل تنگ کر رہا تھا

سعد کی ہر بات کا جواب میں ذہن مسکرا دیتا

واہ آج تو میرے یار کے چہرے سے مسکراہٹ ہی جدا نہیں ہو رہی ہاے ماں صدقے ہاے ماں واری سعد نے اماں بی نقل کرتے ہوئے اس کی بلائیں لے ڈالی کافی دیر زین اس کی بے تکلی باتیں برداشت کرتا رہا مگر جب برداشت جواب دے گی تو آخر بول ہی اٹھا سعد یار کل ایک بہت عجیب بات ہوئی زین نے لہجے کو سنجیدہ بناتے ہوئے کہا زین کو سنجیدہ دیکھ کر سعد سیدھا ہو کر بیٹھ گیا کیا ہوا جگر سعدی نے پریشانی سے پوچھا

یار کل پوری تقریب میں کوئی میری سالی کو اپنی نظروں کے قید میں لیے ہوئے تھا

ایک پل بھی ایسا نہیں گزرا تھا جب اس نے رانو پر سے اپنی نظریں ہٹائی ہوں

میں ایسا کچھ نہیں کر رہا تھا سمجھا تو سعدی بے اختیار بولا

پر میں نے تیرا نام لیا ہی نہیں دین نے معصومیت کے سارے رکارڈ توڑتے ہوئے

معصومیت سے جواب دیتے ہوئے کہا

پھر دونوں ہی ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنس دیے

بتانا جگر کیا کیا معاملہ ہے زین نے سعد کے شانے پر بازو پھیلاتے ہوئے پوچھا ارے کچھ نہیں سعد نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے جواب دیا

ارے واہ ہمارا ریا ر شرما رہا ہے آج کا دن تو ہسٹری میں سنہری حروف میں لکھا جانا چاہیے کہ سعد علی شرما رہا ہے زین نے سعد کو مزید تنگ کرتے ہوئے کہا بتانا ریا کیا معاملہ ہے

یار پتہ نہیں میں اتنی لڑکیوں سے ملا ہوں جو بات اس میں ہے کسی میں نہیں جو معصومیت اس کے چہرے پر ہے وہ بس

میں ساری رات سو تک نہیں پایا سعد نے بیچارگی سے جواب دیا زین سعد کے اس طرح کہنے پر بے اختیار ہنسا اور ہنستا چلا گیا

اماں بی کو کہنا پڑے گا کہ ان کا دوسرا بیٹا بھی دلہا بننے کی خواہش میں ہے زین میں سعد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اس کی بات پر سعد بے اختیار مسکرا دیا

نہیں ریا ابھی نہیں ابھی تو مجھے تیری شادی کی تیاری کرنی ہے پھر اماں دادو زمان انگل اور میں عمرہ کرنے جائیں گے واپس آ کر شادی کا سوچوں گا سعد نے اس بار اسے تفصیل سے جواب دیا جس پر زین بھی مسکرا دیا



گاڑی جب پورچ میں آ کر رکی شاہ نے یشال کی طرف دیکھا جو کسی ماہر اداکارہ کی طرح سونے کی بھرپور ایکٹنگ کرنے میں مصروف تھی

شاہ گاڑی سے اتر اتو یشال نے سکون کا سانس لیا اور دل ہی دل میں بر بڑائی بلا تلی واہ سیرت تمہارا آئیڈیا کام کر گیا

ابھی ٹھیک سے خوش بھی نہ ہو پائی تھی کہ اس کا سائیڈ کا دروازہ کھلا اور شاہ نے اسے اپنی باہوں میں اٹھالیا یشال ارے ارے ہی کرتی رہ گئی شاہ اسے لیے اپنے کمرے کی جانب بڑھنے لگا ساتھ ہی اس کے کانوں میں سرگوشی کی جان نہ تو تم سیرت ہو اور نہ ہی میں سالار اس لئے اچھا ہے سیرت کا ایک لفظ عشق چھوڑ کر میرے عشق پر توجہ دو

مگر آپ تو مجھ سے عشق کرتے ہی نہیں ہے ایک بار پھر یشال کی زبان غلط جگہ پر پھسلی تھی جیسے ہی یشال کو احساس ہوا کہ اس نے کیا کہا ہے اس نے اپنی زبان دانتوں میں دبالی مگر اب کیا ہو سکتا تھا بات اس کی زبان سے نکل چکی تھی

جان شاہ عشق کا بھی بتا دیں گے شاہ نے اسے مزید خود سے قریب کرتے ہوئے کہا شاہ آپ نے یہ ایک لفظ عشق کہاں سے پڑھا کب پڑھا بتائیں نہ مجھے

یشال اد کو ادھر ادھر کی باتوں میں لگانے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی مگر شاہ مسکراتا ہوا اسے اٹھائے آگے بڑھتا رہا



کمرے میں داخل ہوتے ہیں گلابوں کی خوشبو نے ان کا استقبال کیا
پورے کمرے کو پہلی رات کی دہن کے کمرے کی طرح سجایا گیا تھا
یشال نے حیرانگی سے پورے کمرے پر ایک نظر ڈالی اور شاہ کی طرف دیکھا جو توجہ سے
اسی کو دیکھنے میں مصروف تھا

شاہ یہ

یشال کے سارے الفاظ کیں گم ہو گئے شاہ
اس کے قریب آیا اور اسے اپنے سینے سے لگا لیا
جانتا ہوں جان جو کچھ بھی ہمارے بیچ میں ہوا وہ بہت غلط تھا میں کسی بات کی صفائی نہیں
دوں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جو کچھ بھی میں نے کیا غلط تھا
میں معافی کا بھی حقدار نہیں ہوں

میں پھر بھی تم سے معافی مانگنا چاہتا ہوں یشال نے بے اختیار شاہ کے لبوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا

جان آج مجھے مت روکو کہنے دو مجھے

لیکن میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ آج کے بعد تمہاری زندگی میں صرف خوشیاں ہوگی صرف خوشیاں

کسی غم کو میں تمہارے نزدیک تک نہیں آنے دوں گا
جب تک اس جسم میں سانس باقی ہے کوئی دکھ کوئی غم میری یشال کو چھو تک نہیں پائے گا

بہت سے آنسو یشال پلکوں کی قید سے آزاد ہو کر اس کے گال بھگونے لگے
شاہ نے یشال کو خود سے مزید قریب کر لیا اور اس کے رخساروں پر بہتے آنسو کو اپنے لبوں سے چھنے لگا
www.urdu novelsmania.com

یشال کی سانس اس کے سینے میں ہی کہیں قید ہو کر رہ گئی
شاہ

یشال نے اپنے ایتھل پھتل ہوتی سانسوں کے درمیان اس کو پکارا
بولو جانم شاہ نے اس کے دوسرے رخسار لبوں سے سے چھوتے ہوئے جواب دیا

شاہ مجھے بہت نیند آرہی ہے یشال نے شاہ باہوں کا گھیرا توڑا اور تیر کی طرح سیدھی بیڈ پر جا کر لیٹ گئی اور سر تک چادر تان لی

شاہ اپنی بیوی کی اس ادا پر مسکرایا اور بیڈ پر اس کے ساتھ جا کر بیٹھ گیا

یشال تمہیں پتا ہے سالار نے جو خواب دیکھا تھا

شاہ جانتا تھا کہ یشال اک لفظ عشق کی کتنی بڑی دیوانی ہے اس خواب کا کیا ہوا تھا

شاہ نے یشال کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا تھا

یشال نے چادر سے تھوڑا سا منہ باہر نکال کر دیکھا

شاہ دونوں ہاتھ تھوڑی کے نیچے رکھے سوچنے کی بھرپور ایکٹنگ کرنے میں مصروف تھا وہ

تھوڑی دیر تو اس کو دیکھتی رہی مگر جب اس سے برداشت نہ ہوا تو چادر پھینک کر اٹھ کر بیٹھ گئی

شاہ آپ کو پتا ہے سالار نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک لڑکی خوبصورت آواز کی مالک ہے اور صرف اسی کے لئے گانا گارہی ہے مگر وہ اس لڑکی کا چہرہ دیکھ نہیں پایا تھا

پھر یشال اور بھی نہ جانے کیا کیا کہنے والی تھی کہ شاہ نے اس کے ہونٹوں پر اپنے لب رکھ دیے

اس کی چلتی زبان کو بریک لگا دیا
اسے اپنے عشق کی بارش میں بھیگو نے لگائشال نے خود کو شاہ کے حوالے کر دیا اور اس
کے عشق کی شدت کو محسوس کرنے لگی



#وحشت_عشق

#سنعیہ_شاہ

#قسط_14

آخر وہ دن آ ہی گیا

جب اسے زین کے نام کی مہندی لگائی جانے والی تھی فمکشن کمپائن رکھا گیا تھا ہر طرف گہما گہمی تھی خوشیاں مسکرائیں آج زمان والا میں ایک الگ ہی سماں تھا کیوں نہ ہوتا آج انکی اکلوتی بیٹی کی مہندی تھی

دادو اور زمان صاحب چاہتے تھے کہ گڑیا پہلے اپنی پڑھائی پوری کر لے عمر بھی ابھی بہت کم تھی مگر اماں بھی کے بے حد اصرار پر اور اس بات کے یقین دلانے پر کہ شادی کے بعد بھی گڑیا اپنی تعلیمی سلسلہ جاری رکھ سکتی ہے زمان صاحب اور دادو چپ ہو گئے

فمکشن چونکہ کمپائن تھا تو سبھی وہاں پر موجود تھے زین بلیک قمیض شلوار میں کسی ریاست کے شہزادے سے کم نہیں لگ رہا تھا

جبکہ گڑیا کا معصوم حسن بھی اپنی مثال آپ رکھتا تھا پیلے رنگ کی خوبصورت انارکلی فراک میں بالوں کی ڈلی سی چھٹیاں کیے کانوں میں پھولوں سے بنے زیورات پہنے جو اس کے گالوں کو بار بار چوم رہے تھے کسی شہزادی سے کم نہیں لگ رہی تھی

دونوں کی جوڑی کو چاند سورج کی جوڑی کہا جاتا تو غلط نہ تھا نانا نوا اور اماں بی دونوں کی بلائیں لیتے نہ تھک رہی تھی

سعد کی بھی آج چھاپ کی الگ تھی وائٹ سوٹ میں گلے میں پیلے رنگ کا دوپٹہ ڈالے وہ یہاں سے وہاں بنگھڑلے ڈالتا نظر آ رہا تھا۔

وہ اپنے دوست کی زندگی میں آنے والے اس خوبصورت موڑ پر بہت خوش تھا اور دوسری طرف رانو بھی گڑیا کی بیسٹ فرینڈ اور بہن ہونے کا پورا پورا ثبوت دیتی ہوئی سب سے آگے تھی کبھی وہ مہمانوں کے آگے پیچھے گھوم رہی تھی تو کبھی مسندیوں کی تھالی تیار کر رہی تھی

اس سب میں اسنے کہیں بار خود کو کسی کی نظروں کے حصار میں پایا لیکن جب بھی وہ اپنے ارد گرد دیکھتی تو اسے کوئی نظر نہ آتا

اس لیے وہ اپنی غلط فہمی سمجھ کر پھر کسی نہ کسی کام میں مصروف ہو

www.urdu novels mania

www.urdu novels mania.com

اگلی صبح جب شاہ کی آنکھ کھلی تو کمرے میں اکیلا تھا اس نے واشروم چکن سب جگہ چیک کر لیا لیکن یشال کہیں ہی بھی نہ تھی

پھر کچھ سوچتے ہوئے لان کی طرف آیا جہاں وہ دنیا جہاں سے بے خبر ایک سرخ گلاب کے پودے پر جھکی پھول کی خوشبو کو اپنے اندر اتار رہی تھی اور کچھ سوچ کر مسکرا بھی رہی تھی کبھی شرمنا کر اپنے ہاتھ اپنے چہرے پر رکھ دیتی۔ وہ اتنے سارے گلابوں کے درمیان خود بھی ایک کھلتا ہوا گلاب لگ رہی تھی شاہ کی آمد سے بے خبر ہوا اپنی ہی سوچوں میں گم مسکرا رہی تھی پھر کچھ سوچ کر شرمادی اس کے لمبے بال گھنے بال کمر پر بکھرے ہوئے اس کی پوری کمر چھپا گئے آوارہ بالوں کی لٹیں بار بار اس کے چہرے پر آرہی تھی۔

انہیں نے وہ بار بار اپنے کانوں کے پیچھے کرتی لیکن وہ پھر سے چہرے پر بکھر جاتی۔ وہ خوبصورت صبح کا کوئی حصہ معلوم ہو رہی تھی رات کے منظر کے بارے میں سوچ کر شاہ بے ساختہ مسکراتے ہوئے اس کی طرف بڑھا۔ اس کی کمر پکڑ کا خود سے قریب کر لیا اور اسکے گال پر اپنے لب رکھ دیے

یشال اس اچانک حملے کے لیے بالکل تیار نہ تھی اس لیے بری طرح سے گھبرا گئی اور گلاب کے خوبصورت پودے کے ساتھ لگے کہیں کانٹے اس کی ہتھیلی میں چھپ گئے۔

یشال کے لبوں سے بے ساختہ سسکی نکلی جس پر شاہ اس کی طرف متوجہ ہوا

اس کے ہاتھ سے بہتا خون دیکھ کر شاہ پریشان سا ہو گیا

اور اسے لئے تیزی سے اندر کی جانب بڑھا

آئی ایم سوری جان ایم ریلی سوری میں ایسا نہیں چاہتا تھا اس کے ہاتھ پر مرہم لگاتے

ہوئے بار بار اس سے معافی مانگ رہا تھا

جس پریشال بے اختیار مسکرا دی

کوئی بات نہیں شاہ معمولی سی چوٹ ہے یہ تو خود ہی ٹھیک ہو جاتی لیکن اب آپ نے اس پر مرہم بھی لگا دیا ہے

آپ فریش ہو جائیں میں آپ کے لئے ناشتہ بناتی ہوں یشال نے اس کے ہاتھ سے اپنا

ہاتھ نکالتے ہوئے کہا

نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے تمہیں کچھ بھی کرنے کی آرام کرو دیکھ نہیں رہی تمہیں کتنی

زیادہ چوٹ لگی ہے بے

وہ اس کا ہاتھ دوبارہ تھامتے ہوئے بولا

اور اس کے ہاتھ پر اپنے لب رکھ دئے جس پریشال کے گالوں پر سرخی سے دوڑ گئی

تم بیٹھو میں فریش ہو کر آتا ہوں آج میں تمہیں اپنے ہاتھ سے کھانا بنا کر دوں گا اور تم حج

کرو گی کہ کیسا بنا ہے

مگر شاہ۔۔۔۔۔یشال نے کچھ کہنے کے لیے ابھی آپ نے لب کھولے ہی تھے جب

شاہ نے اس کے لبوں پر اپنی انگلی رکھ دی

بہتری اسی میں ہے کہ جو میں کہہ رہا ہوں اسے چپ کر کے مان جاؤ ورنہ تم جانتی ہو کہ مجھے

چپ کرانے کے اور بھی طریقے آتے ہیں شاہ نے ایک آنکھ دباتے ہوئے کہا۔

شاہ کی بات کا مطلب سمجھ کریشال پے اختیار اپنا چہرہ اپنے ہاتھوں میں چھپا گئی

جس پر شاہ قہقہہ لگا کر، مس دیا اور اٹھ کر واشروم میں چلا گیا

وہ گلاب کی پتیوں سے سجا مندی کا تھاں ہاتھ میں لیے جلدی جلدی سیڑھیاں اتر رہی تھی کہ کسی سے بری طرح ٹکرائی

www.urdu novelsmania.com اس سے پہلے کہ وہ

سیرٹھیوں سے نیچے گر جاتی کسی کے مضبوط بازو نے اسے تھام لیا

پھولوں کی پتیاں اور مہندی سیرٹھیوں پر یہاں سے وہاں بکھر گئی

کچھ دیر کیلئے رانو سمجھ ہی نہ پائی کہ آخر اس کے ساتھ ہوا کیا ہے

جبکہ سامنے والا مسلسل اسے اپنی باہوں میں لئے اسے گھورنے میں مصروف تھا

رانو نے جلدی سے خود کو اس کی بہو کے کے حصار سے نکالا
 آنکھیں ہیں یا بٹن مانا کے خدا نے خوبصورت آنکھیں دی ہیں مگر اس کا مطلب یہ تو نہیں
 کہ آپ ماتھے پر سجا کر گھومتے رہیں گے اللہ میاں نے یہ آنکھیں استعمال بھی کرنے کے
 لئے دی ہیں

نہ کہ نمائش کرنے کے لیے

وہ مسلسل سعد کو سنارہی تھی

جبکہ سعد مسلسل اس کو بس دیکھے ہی جا رہا تھا

آج رانو نے سبز رنگ کا شرارہ پہن رکھا تھا جس کے ساتھ گولڈن رنگ کا دوپٹہ اس نے
 خوبصورتی کے ساتھ سیٹ کر رکھا تھا کانوں میں بڑے بڑے جھمکے جو بات کرنے پر بار بار

اس کے گال چوم رہے تھے بے حد خوبصورت لگ رہی تھی

سعد کو اپنے دل کی دھڑکن صاف سنائی دے رہی تھی

عجیب واحیات انسان ہیں آپ شرم نام کی کوئی چیز نہیں ہے مسلسل گھورے جا رہے
 ہیں

کیا آج سے پہلے زندگی میں کبھی اپنے کوئی لڑکی نہیں دیکھی

حد ہے اگر زین بھائی کے دوست نہ ہوتے تو آپ کا دماغ ٹھکانے لگا دیتی

اب منہ کیا دیکھ رہے ہیں رستہ چھوڑیں میرا
جبکہ سعد ابھی تک اسے دیکھنے میں مصروف تھا
میں نے کہا رستہ چھوڑیں میرا اس بار اس نے اونچی آواز میں کہا
جس پر سعد بے اختیار ہوش کی دنیا میں واپس آیا

اور ایک سائیڈ پر ہو گیا جبکہ رانوں مہندی ہاتھ اٹھائیں وہاں سے منگتی چلی گئی سعد ابھی تک
بے یقینی کی کیفیت میں وہیں کھڑا تھا یہ مجھے کیا ہو گیا تھا وہ لڑکی مجھے اتنا سنا کر چلی گئی اور میں
اس کے سامنے کل بھی نہیں بول پایا

اگلی بار جب یہ لڑکی مجھے ملے گی تو سارا حساب برابر کروں گا

ابھی بھی انہی سوچوں میں گم تھا کہ اماں بی اسے پکارتی ہوئی اس کے قریب آئیں
میاں کہاں گم ہیں آپ اگر آپ کو یاد نہیں ہے تو میں آپ کو یاد دلا دو کہ آج آپ کے
دوست کی مہندی ہے جس کے لیے آپ یہاں تشریف لائے ہیں نہ کہ یہاں مڑگشت
کرنے کے لئے

اماں بی میں تو آپ کے لئے اندر آیا تھا آپ ہی ہر بار مجھے لیٹ کر وادیتی ہیں سعد جلدی
جلدی بولتا انہیں اپنے ساتھ لے باہر کی جانب چلا اب ہم ہر جگہ لیٹ کر وادیتے ہیں یہ بھی
سہی کسی آپ نے


آپ جو تیار ہونے میں چھ گھنٹے لگا کر لڑکیوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیتے ہیں تب آپ کو دیر نہیں ہوتی

اماں بی اور بھی نہ جانے کیا کچھ کہتی جب رانوان کی طرف آئیں
اماں بی چلے ناگڑیا کو مہندی لگانی ہے اور ان کا ہاتھ پکڑے انہیں وہاں سے لے کر چلی گئی
جبکہ سعد کو مکمل طور پر اگنور کیا گیا تھا
جیسے وہ یہاں موجود ہی نہ ہو

جبکہ سعد رانوان کے اس طرح خود کو اگنور کرنے پر مسکرا دیا فمکشن رات دیر تک چلا اب لوگ
بری طرح تھک چکے تھے مگر زین اور گرٹیا کی آنکھوں سے نیند بہت دور تھی وہ دونوں ہی
بے حد خوش تھے زین کو تم مانو اس کی منزل مل چکی تھی.....

novels mania
www.urdu novelsmania.com

#وحشت_عشق 

#سنعیہ_شاہ 

شاہ اوریشال کاغان ناران کے لیے نکل چکے تھے یشال کافی زیادہ ایکسائڈ تھی بار بار گاڑی سے باہر ادھر دیکھ رہی تھی کبھی کوئی اونچا پہاڑ دیکھ لیتی تو شاہ کا بازو بری طرح ہلا دیتی شاہ وہ دیکھیں کتنا اونچا پہاڑ ہے کہیں کوئی پھولوں پھلوں سے لدا درخت دیکھ کر خوشی سے پھولی نہ سماتی وہ بے حد خوش تھی اور شاہ اس کی خوشی دیکھ کر خوش تھا شاہ اور کتنا ٹائم باقی ہے یشال تین باریہ بات پوچھ چکی تھی

جانو ابھی بہت ٹائم ہے شاہ نے پیار سے جواب دیا جب یشال ادھر ادھر دیکھ دیکھ کر تھک گئی تو سو گئی گی شاہ کافی دیر اسے سوتا ہوا دیکھتا رہا اس نے دو تین باریشال کو آواز دی مگر یشال تو لگ رہا تھا کہ نہ جانے کتنے سالوں بعد سوئی ہے جواٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہی

جب شاہ بار بار جگا کر تھک گیا تو یشال کو اس کے حال پر چھوڑ دیا اور خود ڈرائیونگ کرنے میں مصروف ہو گیا



سعد ابھی تک رانو کے سراپے میں کھویا ہوا تھا اس کے شانوں تک آتے بال بڑی بڑی آنکھیں جن میں جہاں کی معصومیت سمائی ہوئی تھی اس کا لگا تار بونا سعد کو بری طرح سنانا ہر کام میں آگے رہنا بزرگوں کا احترام کرنا اماں بی کا خیال رکھنا ایسی ہی تو وہ بیوی چاہتا تھا اپنے لئے جس میں یہ تمام خوبیاں موجود ہوں

رانو سعد کے حواس پر بری طرح سوار تھی
سعد اسے اور اس کی باتوں کو سوچتا خود ہی مسکراتا جا رہا تھا
جانے کتنی دیر سے سوچتے اب نیند کی وادیوں میں گم ہو گیا



اگلی صبح اماں بھی نے سعد کو سات بجے ہی اٹھانا شروع کر دیا اٹھ جاؤ میاں آج شاید نہیں یقیناً تمہارے اکلوتے دوست کی برات جانی ہے کچھ شرم کرو گے بچہ اکیلا ہی لگا ہوا ہے اور تم یہاں گدھے گھوڑے سب کچھ بیچ کر سو رہے ہو
اٹھتا ہوں اماں بھی بس پانچ منٹ اور سونے دیں یہ کہتے ہوئے چادر واپس اپنے منہ پر کر لی

میاں آپ سوتے رہیں ہم اکیلے ہیں زین کی برات لے جائیں گے کوئی ضرورت نہیں ہے
ہم ماں بیٹے کو آپ کی
یہ کہتے ہوئے اماں بھی غصے میں باہر چلی گئی
کچھ دیر تو

سعد ویسے ہی پڑا رہا پھر جلدی سے اٹھ کر واش روم کی طرف بھاگا اماں کا کیا بھروسہ اس کے
بنا ہی اس کے اکلوتے دوست کی برات لے کر چلی جاتی
سعد جلدی جلدی تیار ہو کر نیچے آیا
جہاں اماں بی زین کی سہرا بندی کی رسم زور و شور کے ساتھ کر رہی تھی
ذین ہائف وائٹ شیروانی میں کلین شیو بہت بینڈ سم لگ رہا تھا جبکہ اماں بی سفید شرارہ پہنے
نفاست سے کیا ہوا دوپٹے کے ساتھ بہت پیاری لگ رہی تھی
واہ شہزادے آج تو چھایا گیا سعد نے زین کے شانوں پر ہاتھ پھیلاتے ہوئے کہا
واہ میاں ہوگی آپ کی صبح

ابھی بھی ٹائم ہے جا کے سو جائیں ابھی ٹائم ہی کیا ہوا ہے ہمیں آج تھوڑی بارات لے
کے جانی ہے ہمیں تو قیامت کے دوسرے دن بارات لے کر جانی ہے تاکہ زندہ لوگ بھی
خوش رہیں اور مردہ بھی

سعد کی آتے ہی اماں بی نے اسے آڑے ہاتھوں یا

اماں بی اٹھ گیا ہوں اور دیکھیے بالکل ریڈی ہوں

سعد نے اماں بی کو گلے لگاتے ہوئے کہا بلیک شلوار سوٹ میں ہلکی بڑی ہوئی شیو کے ساتھ

سعد بے شک کمال لگ رہا تھا



شاہ اسے رکھنے کی پوری کوشش کر رہا تھا مگر نہ تو وہ شاہ کی بات سن رہی تھی اور نہ ہی رک رہی تھی بس مسلسل چلے جا رہی تھی

شاہ اسے روکتے ہوئے کہیں باہر گرا کہیں جگہ اسے چوٹیں آئیں شاہ کے جسم سے جگہ جگہ سے خون رس رہا تھا مگر

یشال بس چلے جا رہی تھی نہ تو شاہ کی آواز کا اس پر کوئی اثر ہو رہا تھا

اور نہ ہی شاہ کا درد اسے روک پارہا تھا

یشال کے پیچھے بھاگتے بھاگتے شاہ کا پاؤں ایک پتھر سے ٹکرایا اور شاہ منہ کے بل گر گیا

یشال.....

شاہ کی پکار میں نا جانے کیسا درد تھا کے
یشال نے پٹ کر اس کی طرف دیکھا جہاں شاہ خون میں لت پٹ پڑا اس کی طرف دیکھ رہا
تھا

یشال بھاگتی ہوئی اس کی طرف آئی اور شاہ کا سر اپنی گود میں رکھ لیا
یشا..... شال..... یشال

یشال میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں پلیز مجھے چھوڑ کر مت جاؤ شاہ تکلیف کے مارے اٹک
اٹک کر بول رہا تھا

یشال کو لگا جیسے اس کا دل کسی نے مٹھی میں پکڑ کر بھیج دیا ہو

شاہ آپ کو کچھ نہیں ہوگا میں ہوں نہ آپ کو چھوڑ کر کبھی نہیں جاؤں گی

آپ سے بہت پیار کرتی ہوں شاہ اس کی بات سن کر اتنے درد میں بھی مسکرا دیا

شاہ کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں مگر وہ زبردستی آنکھیں کھلی رکھنے کی کوشش کر رہا تھا وہ

یشال کو جی بھر کر دیکھنا چاہتا تھا شاہ آخری بار.....

یشال نے شاہ کو روتے ہوئے کہی بار پکارا مگر شاہ نے اس کی کسی پکار کا جواب نہ دیا وہ

انسان جو اس کی آنکھوں میں ایک آنسو برداشت نہیں کر سکتا تھا آج بالکل چپ تھا شاید

یشال نے شاہ کو ہمیشہ کے لئے کھو دیا تھا..... اس

سوچ کے آتے ہیں یشال بری طرح رودی
وہ بار بار شاہ کو پکار رہی تھی مگر شاہ بالکل خاموش تھا....

وحشت_عشق

سنیہ_شاہ

قسط_16



www.urdu novelsmania.com

یشال بری طرح ڈر کر نیند سے جاگی تھوڑی دیر کے لئے تو اسے سمجھ ہی نہیں آیا کہ وہ کہاں
ہے وہ ابھی تک شاہ کے دور جانے کے خوف میں جکڑی ہوئی تھی اس کی آنکھوں سے
مسلسل سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔۔

اچانک یشال ہوش کی دنیا میں آئی تو بری طرح سے شاہ کو پکارنے لگی باہر شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے اور شاہ کا آس پاس کہیں کوئی اتا پتہ نہ تھا وہ گاڑی میں بالکل اکیلی تھی اور گاڑی لاکڈ تھی وہ روتے ہوئے دروازے کو بجانے لگی مگر شاہ کہیں بھی نہ تھا۔

وہ اکیلی ویران سڑک پر گاڑی میں بند تھی شاہ کے ساتھ نہ ہونے کا خوف ہوا کیلے ہونے کا خوف اتنی بے بسی یشال نے آج سے پہلے کبھی محسوس نہ کی تھی اپنی بے بسی پر یہ یشال بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رودی

شاہ جب واپس آیا تو یشال بری طرح سے رونے میں مصروف تھی شاہ یشال کو اس طرح سے روتے دیکھا جلدی سے اس کے پاس آیا پہلے تو گاڑی انلاکڈ ہونے سے یشال بری طرح سے گھبرا گئی مگر جب اپنے سامنے شاہ کو دیکھا تو اس کے سینے سے جا لگی۔۔۔۔

کہاں تھے آپ۔۔۔۔؟ کیوں مجھے چھوڑ کر چلے گئے تھے آپ۔۔۔۔؟ یشال شاہ کے سینے سے لگی روتے ہوئے شاہ سے سوال کر رہی تھی

جانم گاڑی گرم ہو گئی تھی تم سو رہی تھی میں نے سوچا۔

میں سو رہی تھی مرنے نہیں گئی تھی نہ یشال نے اس کی بات کاٹتے ہوئے غصے سے جواب دیا

بکواس بند کرو اپنی یشال شاہ نے یشال کا بازو پکڑ کر اسے خود سے الگ کیا شاہ کا ہاتھ اٹھتے اٹھتے رہ گیا وہی جانتا تھا کہ یشال کی اس سے بے ہودا بات کو اس نے کیسے برداشت کیا تھا

میں بکواس کر رہی ہوں۔۔۔؟ آپ۔۔۔ آپ مجھے یہاں اکیلا چھوڑ کر چلے گئے اور میں بکواس کر رہی ہوں آپ کی ہمت کیسے ہوئی مجھے چھوڑ کر جانے کی کیا میں آپ کو اتنی بری لگتی ہو وہ لگا تار روتے ہوئے شاہ کے سینے پر اپنے نازک ہاتھوں سے مکے مارنے لگی

بات سنو میری یشال شاہ نے یشال کے دونوں بازو تھام کر غصے سے پکارتے ہوئے کہا ایک بات یاد رکھنا جان شاہ یشال کو شاہ سے الگ کوئی نہیں کر سکتا سوائے موت کے اگر یشال خود بھی چاہے گی تو شاہ یشال کو اس بات کی اجازت نہیں دے گا

شاہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ٹھہرے ہوئے لہجے میں جواب دیا
اور اسے اپنے سینے سے لگا لیا ایشال بی پر سکون سی ہو کر سینے میں منہ چھپا گئی



زین کے چہرے سے مسکراہٹ جدا ہی نہیں ہو رہی تھی آخر کار اس وہ اپنی پہلی محبت بنا
کسی مشکل کے حاصل کرنے جا رہا تھا
اس سے بر کر بلا کوئی خوش نصیبی ہو سکتی ہے
سعد بھی اپنے دوست کے ساتھ بے حد خوش تھا
آخر کار اس کے دوست کی زندگی میں بھی خوشیاں آنے والی تھی
وہ دل سے اپنے دوست کی خوشی کی سلامت رہنے کی دعائیں کرتا
ہنستا گاتا بھنگڑے ڈالتا اپنے دوست کی بارات میں آگے آگے تھا۔

دوسری طرف زمان صاحب نے پورے گھر کو پھولوں اور برقی قمقموں سے سجا رکھا تھا
دلہن بنی گڑیا بے حد خوبصورت لگ رہی تھی

ریڈ بلیڈ لینگے میں برائیدل میک اپ کیے خود کو سجائے زین کا انتظار کر رہی تھی۔
 زمان صاحب اور دادو کی آنکھیں بار بار نم ہو رہی تھی ان کی نازوں پل پٹی آج اپنے گھر کی
 ہونے جا رہی تھی رانو بار بار گڑیا کو چھیڑ رہی تھی
 جس سے گڑیا کے چہرے پر شرمیلی مسکراہٹ آ جاتی ہے

باہر بارات آنے کا شور اٹھا تو رانو بھاگتی ہوئی گڑیا کے پاس گڑیا زین بھائی کیا کمال لگ
 رہے ہیں ہاے اتنے ہینڈ سم ہیں ذہن بھائی ماشاء اللہ
 چاند سورج کی جوڑی ہے تم دونوں کی
 اللہ ہر بری بلا سے محفوظ رکھیں رانو سچے دل سے دعا کرتی اپنی پیاری سہیلی کے لیے بے حد
 خوش تھی

www.urdu novelsmania.com



کافی دیر تک شاہ یشال کو سینے سے لگائے بیٹھا رہا
 باہر مکمل طور پر اندھیرا چھا چکا تھا

یشال جان میں گاڑی کو دیکھ لوں

رات بہت ہو رہی ہے یہاں زیادہ دیر روکنا ٹھیک نہیں شاہ نے دھیرے سے یشال کو خود سے الگ کرتے ہوئے کہا

اور گاڑی سے باہر نکل گیا شاہ کے گاڑی سے نکلے ہی یشال بھی گاڑی سے اتری اور شاہ سے کچھ فاصلے پر جا کر کھڑی ہو گئی۔

جہاں وہ تو شاہ کو دیکھ سکتی تھی لیکن شاہ اسے نہیں دیکھ سکتا تھا

شاہ شرٹ کے بازو کنیوں تک مڑے گاڑی کے ساتھ مصروف تھا۔

رات کی ویرانی میں چاند کی مدھم روشنی شاہ کے چہرے کے تمام نقوش واضح کر رہی تھی ماتھے پر بال ڈالے وہ مکمل طور پر گاڑی کے ساتھ مصروف تھا۔

کافی دیر یشال شاہ کو دیکھتی رہی

www.urdu novels mania.com

کیا بات ہے جان شاہ آپ ایسی کیوں دیکھ رہی ہیں مجھے شاہ نے یشال کو مخاطب کرتے ہوئے کہا

یشال خود کو مخاطب کیے جانے پر ایک دفعہ چونکی

آپ کو کیسے پتہ چلا کہ میں یہاں ہوں اور آپ کو دیکھ رہی ہوں یشال نے حیرانگی سے پوچھا

تم جتنا بھی مجھ سے چھپ جاؤ شاہ تمہیں تمہاری خوشبو سے پہچان لیتا ہے
شاہ کے سینے میں تم دل میں دھڑکن بن کر دھڑکتی ہو
ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ میں اپنی دھڑکن کی موجودگی کو محسوس نہ کر سکوں۔
شاہ گاڑی کا بونٹ بند کرتے ہوئے اس کے قریب آیا

اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے فرینٹ سیٹ پر بٹھایا اور خود بھی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی
شاہ کے گاڑی میں بیٹھتے ہی یشال نے اس کا بازو پکڑ لیا اور اس کے کندھے پر اپنا سر رکھ
دیا وہ ابھی تک اسی خواب کے زہر اثر تھی

کیا بات ہے جان آج تو آپ کی ہر بات ہی الگ ہے آج اتنا پیار کیوں آ رہا ہے اپنے
معصوم شوہر پر شاہ نے یشال کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے اس کے کان میں سرگوشی کی
جس پر وہ مسکرا دی

شاہ کافی دیر سے ایک ہاتھ سے ڈرائیونگ کر رہا تھا جو کہ بہت مشکل تھا اور مسلسل ایک ہی
جگہ پر بیٹھے رہنے سے شاہ بری طرح سے تھک چکا تھا مگر اس نے یشال کو اس بات کا
احساس نہیں ہونے دیا کہ آج پہلی بار یشال خود سے اس کے قریب آئی تھی یشال کے
لئے تو وہ اپنی جان بھی دے سکتا تھا تو یہ چھوٹی سی تکلیف کیا چیز تھی



وحشت۔ عشق

سنعیہ۔ شاہ

قسط۔ 17

بارات کا استقبال زور شور سے کیا گیا
 گلاب کے پھولوں کی پتیاں دلہے پر اور دلہے کے دوست و انجباب پر برساتی گئیں
 دودھ پلائی کی رسم رانوں نے کی جس پر سعد نے اس کی خوب ٹانگ کھینچی
 رانو مسلسل سعد کو انور کر رہی تھی مگر سعد بھی اپنے نام کا ایک تھا رانو کو تنگ کرنے کا کوئی
 بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دے رہا تھا
 رانو مسلسل اسے نظر انداز کرنے کی کوشش کر رہی تھی
 جلد ہی گڑیا کو لاکر زین کے پہلو میں بٹھایا گیا

گڑیا دلسن بنی بہت خوبصورت لگ رہی تھی اس کا معصوم حسن زین کے دل کو دھڑکا رہا تھا اور وہ اپنی نگاہ گڑیا سے ہٹا نہیں پا رہا تھا

آج تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو زین نے گڑیا کے کان میں دم سی سرگوشی کی جس پر کنفیوز سی گڑیا اور خود میں سمٹ کر رہ گئی

گڑیا کے اس طرح سے سمٹنے نے پرزین مسکرا دیا

ابھی تو تم مجھ سے دور ہو رہی ہو مگر کچھ ہی دیر میں اپنے تمام جملہ حقوق میرے نام کرنے والی ہو

پھر مجھ سے راہ فرار کیسے پاؤ گی

آنا تو تمہیں میری پناہوں میں ہی ہے زین نے جھک کر اس کے کانوں میں سرگوشی کی اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا

راہ فرار پانا بھی کون چاہتا ہے۔۔۔ گڑیا یہ بات صرف اپنے دل میں سوچ سکتی تھی یہ کہنے کی ہمت وہ مر کر بھی نہیں کر پاتی یہ سوچ کر وہ جھکی ہوئی گردن مزید جھکا گئی

شاہ کافی دیر سے محسوس کر رہا تھا کہ یشال رو رہی ہے تو اسے اپنی مضبوط باہوں کے حصار میں قید کر لیا

کیا بات ہے جانِ شاہ تم روکیوں رہی ہو۔۔۔؟

دیکھو میں بس پندرہ منٹ کے لیے گیا تھا تم سو رہی تھی اس لیے میں نے جگانا مناسب نہیں سمجھا رو نا بند کرو

شاہ نے اس کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے کہا

اور اسے پیار سے سمجھانے کی کوشش کی مگر یثال کے رونے میں مزید تیزی آگئی
یثال کیا بات ہے کیوں اس طرح کیوں رو رہی ہو دیکھو میں ٹھیک ہوں تمہارے پاس
ہوں تو پھر ایسے کیوں رو رہی ہو بتاؤ مجھے

سو جی ہوئی آنکھیں سرخ ناک بکھرے بال وہ کسی بھی طرح سے صبح والی یثال نہیں لگ
رہی تھی

شاہ کو کچھ غیر معمولی پن کا احساس ہوا
ادھر دیکھو میری طرف اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا بتاؤ مجھے کیا ہوا ہے کیوں رو
رہی ہو

شاہ۔۔ یثال نے کپکپاتی آواز میں شاہ کو پکارا

جو اسے ہی دیکھ رہا تھا مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے آپ مجھے پھر سے چھوڑ کر تو نہیں جائیں گے
نہ یثال نے بچپنوں سی معصومیت سے سوال کیا

جان میں تمہیں چھوڑ کر کبھی نہیں جاؤں گا مگر پہلے رونا بند کرو اور بتاؤ مجھے آخر ہوا کیا ہے شاہ اگر میں خود بھی آپ سے دور ہونا چاہوں تب بھی مجھے چھوڑ کر نہیں جائیں گے نایشال ابھی تک اسی خواب کے زیر اثر بول رہی تھی

ہم ہمیشہ ساتھ رہیں گے نہ وعدہ کریں نیشال نے شاہ کے سامنے نازک ہاتھ پھیلاتے ہوئے اس سے وعدہ مانگا۔

ہاں جان ہم ہمیشہ ساتھ رہیں گے شاہ نے اس کے نازک ہاتھ کو تھاما اور اسے اپنے ہونٹوں سے لگایا

ویسے جانم ایک بات ہے تم مجھے ہر حال میں پیاری لگتی ہو لیکن مجھے پتہ نہیں تھا کہ تم اس چڑیل جیسے خلیے میں بھی مجھے اتنی پیاری لگو گی

کیا میں چڑیل لگ رہی ہوں آپ کو وہ جلدی سے اس سے الگ ہوئی
ہاں دیکھو ذرا اپنا حال بکھرے بال یہ بکھرا ہوا کا جل پورے منہ پر پھیلا ہوا ہے بس دو لمبے لمبے دانت نہیں ہیں ورنہ پوری چڑیل لگتی

شاہ نے اسے چڑاتے ہوئے کہا

کیا کہا آپ نے میں چڑیل ہوں تو

آپ جن میں بلکہ نہیں دیو ہیں کبھی خود کو دیکھا ہے شیشے میں بس دو سینگوں کی ہی کمی ہے

وہ آجاتے تو پورے جن لگتے

یشال نے دونوں ہاتھ سر پر رکھ کر پورا نقشہ پیش کیا جس پر شاہ قمقہ لگا کر ہنس دیا
شاہ کا مقصد کامیاب ہو چکا تھا اب یشال کافی نارمل تھی اور پھر سے باہر کے نظارے
دیکھنے میں مصروف ہو چکی تھی اور ظاہر یہ کیا جا رہا تھا کہ وہ شاہ سے ناراض ہے

وہ لوگ رات 12 بجے کاٹچ میں پہنچے جہاں خان بابا ان کا انتظار کر رہے تھے ارے خان بابا
میں نے آپ سے کہا بھی تھا کہ آپ آرام کیجئے گا چابیاں میرے پاس ہے آپ اتنی رات
کو اتنی ٹھنڈ میں کیوں جاگ رہے ہیں شاہ نے خان بابا کو گلے لگاتے ہوئے کہا
ارے بابا آپ کو پتہ ہے کہ آپ کا انتظار کرنا کتنا اچھا لگتا ہے آج آپ اتنے سال بعد
یہاں آیا ہے ہم آپ کو بتا نہیں سکتا کہ ہم کتنا خوش ہے آپ کے ساتھ چھوٹی بی بی بھی آیا
ہے ہمیں چھوٹی بی بی سے ملنے کا اتنا شوق تھا کہ کیا بتائیں
تو بابا آپ ہم سے ملنے کیوں نہیں آئے پھر یشال نے خان بابا کے سامنے اپنا سر جھکاتے
ہوئے شکوہ کیا

اتنی عزت پر جان بابا کی آنکھیں جمیلا سی کی کوئی بات نہیں چھوٹی بی بی اب آپ آگیا ہے نہ ہم آپ کو پورا کوٹھ گھمانیں گے خان بابا نے یشال کے سر پر دست شفقت رکھتے ہوئے جواب دیا

اب کیا ساری رات یہیں کھڑے ہو کر باتیں کرنی ہے یا ہمیں اندر بھی لے کر چلیں گے شاہ نے خان بابا کی شانوں پر اپنے مضبوط بازو پھیلاتے ہوئے کہا اندر کی جانب بڑھ گیا

شاہ جب کمرے میں داخل ہوا تو یشال پوری طرح کمرے میں چھپی ہوئی تھی یہ کیا بیوی ابھی اتنی بھی سردی نہیں ہے

شاہ آپ کو کیا پتا کتنی سردی نے بلا جن کو بھی کبھی سردی لگی ہے لیکن میں معمولی نازک معصوم سی انسان مجھے تو بہت سردی لگ رہی ہے

یشال نے سر تک کمرے میں تانتے ہوئے ہوئے جواب دیا

شاہ ابھی تک آپ وہی پر کھڑے ہیں آجائے ورنہ آپ کی کلفی بن جائے گی اور مجھے انسانوں کی کلفی پسند نہیں ہے

یشال کمرے کے اندر سے ہی بول رہی تھی
شاہ اس کے پاس آیا اور اس پر سے کمرے کھینچ لیا ہم یہاں سونے نہیں آئے

ہاں شاہ میں جانتی ہوں جانتی ہوں کہ ہم یہاں پر گھومنے آئے ہیں لیکن وہ تو صبح جائیں گے اور مجھے ابھی نیند آرہی ہے آپ بھی سو جائیں اور مجھے بھی سونے دیں
یشال نے شاہ سے کمرل لیا اور واپس بیڈ پر لیٹ گئی
یشال شاہ نے بے بسی سے پکارا
شاہ پلیر:.....

شاہ چپ چاپ اس کے برابر لیٹ گیا
تھوڑی دیر بعد یشال نے خود کو کسی کے بازو کے حصار میں محسوس کیا
جان ہم یہاں سونے نہیں بلکہ اپنا ہنی مون منانے آئے ہیں شاہ نے یشال کے کانوں میں
سرگوشی کی اس سے پہلے یشال کچھ اور کہتی شاہ نے اس کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ
دیے اور خود کو سیراب کرنے لگا

www.urdu novelsmania.com

#وحشت_عشق

#سنعیہ_شاہ

#قسط 18

رات کا ناجانے کون سا پہر تھا جب یشال کی آنکھ کھلی وہ اس کے ساتھ بیڈ پر موجود نہیں تھا ایک لمحے کے لئے تو وہ خوف کا شکار ہوئی مگر دوسرے ہی لمحے اسے ٹیبل لیمپ کی ہلکی روشنی میں وہ بیٹھا نظر آیا جو سر جھکائے کچھ لکھنے میں مصروف تھا وہ تجسس کا شکار ہوئی کیوں کہ یہاں آنے سے پہلے وہ اپنا تمام کام اپنے پارٹنر کو سونپ آیا تھا جو قابل اعتماد اور اس کا بہت قریبی دوست تھا تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر یشال خاموشی سے بستر سے اٹھی اور دبے پاؤں قدم اٹھاتی اس کے قریب آگئی

وہ عورت پھر سے میری زندگی تباہ کرنے کے لئے آگئی ہے بابا شاہ تیزی سے لکھنے میں مصروف تھا کہ اچانک سے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا اس نے جلدی سے ڈائری بند کی اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا

کیا ہوا جان تم اچانک کیوں جاگ گئی

ایسے ہی پیاس لگی تھی تو آنکھ کھل گئی ہے یشال نے کھوجتی نظروں سے شاہ کو دیکھتے ہوئے جواب دیا

آپ کیا لکھ رہے تھے یشال نے شاہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سوال کیا کچھ نہیں کچھ افس ورک تھا شاہ نے اسے باہوں کہ حصار میں لیتے ہوئے کہا

شاہ آپ مجھ سے کچھ چھپا تو نہیں رہے یشال نے اس کے سینے پر سر رکھے ہوئے سوال کیا نہیں جان تم سے کچھ کیوں چھپاؤں گا رات کافی ہو چکی ہے آرام کرو شاہ اس کو ساتھ لیے بیڈ کی جانب آیا

مجھے نیند نہیں آرہی یشال نے بچوں کی معصومیت سے کہا

اچھا او باتیں کرتے ہیں شاہ نے یشال کے بالوں میں منہ چھپاتے ہوئے کہا یشال کی سانسیں بے ترتیب ہونے لگیں بات تو چھوڑو اب تو وہ سانس بھی بہت مدہم لے رہی تھی

شاہ

اس نے شاہ کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے خود سے دور رکھنے کی کوشش کی بولو جان شاہ

شاہ نے اس کے بالوں میں منہ چھپائے جواب دیا

ہم باتیں کرنے والے تھے نہ یشال منہ بسورتے ہوئے کہا

جان تو کرو نہ باتیں میں سن رہا ہونا

ایسے میں کیسے بات کروں یشال نے بے چارگی سے کہا

شاہ اسے مزید تنگ کرنے کا ارادہ ترک کر کے اس سے الگ ہو کر بیٹھ گیا

جانم ایک بات تو بتاؤ میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں

اور ہمیشہ اظہار بھی کرتا ہوں

یہ تو میں جانتا ہوں کہ تم بھی مجھ سے اتنی ہی محبت کرتی ہوں مگر تم نے کبھی اظہار نہیں کیا

آج تو اپنے منہ سے کہہ دو کہ تم بھی مجھ سے محبت کرتی ہو

شاہ نے خاموش بیٹھی یشال کو اپنی بانہوں کے حصار میں لیتے ہوئے سوال کیا

آپ سے یہ کس نے کہا کہ میں یشال شاہ آپ سے محبت کرتی ہوں یشال نے خوبصورت

مسکان کے ساتھ سر جھکاتے ہوئے جواب دیا

اچھا تم مجھ سے محبت نہیں کرتی شاہ نے اس کے گلابی گال کو چھوتے ہوئے پھر سے اپنا

سوال دہرایا

نہیں یشال نے نفی میں گردن ہلاتے ہوئے جواب دیا جبکہ شاہ اسے خود سے بے حد قریب کر چکا تھا

نہیں شاہ نے اس کا چہرہ اوپر اٹھا کر پھر سے اپنا سوال دہرایا یشال نے بنا کوئی جواب دیئے چہرہ اس کے سینے میں چھپایا
جانم دیکھ لینا

ایک دن تو مجھ سے اظہار محبت ضرور کرو گی
شاہ نے اس کے کان میں سرگوشی کی اور اسے خود میں سمویا

اگلی صبح جب یشال کی آنکھ کھلی تو شاہ کمرے میں موجود نہیں تھا رات کو تو شاہ کی قربت میں سب کچھ بھول گئی تھی مگر اب رات کا سارا منظر کسی فلم کی طرح اس کی آنکھوں میں گھوم رہا تھا شاہ کا اسے دیکھ کر ڈائری چھپانا پھر سے وہ عورت زندگی تباہ

یشال کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ سب کیا ہے کون ہے وہ عورت جس کا ذکر شاہ نے اپنی ڈائری میں اپنے بابا کو مخاطب کرتے ہوئے کیا تھا
اس کے علاوہ کچھ پڑھ بھی نہیں پائی تھی کہ اسے سمجھ آتا

اپنے تجسس سے مجبور ہو کریشال جلدی سے اٹھی اور شاہ کی ٹیبل پر جا کر وہ ڈائری تلاش کرنے لگی مگریشال کو ڈائری کہیں بھی نہ ملی وہ پریشان سی واپس بیڈ پر جا کر بیٹھ گئی شاہ ہاتھوں میں ناشتہ لے کر کمرے میں داخل ہوا

ارے واہ بیوی

تم تو بڑی جلدی اٹھ گئی مجھے لگا تھا کہ تم ابھی سو رہی ہو گی شاہ نے پیار سے اس کے بال سوارتے ہوئے کہا

ہاں بس آنکھ کھل گئی میں ابھی فریش ہو کر آتی ہوں وہ جلدی سے واش روم میں گھس گئی جبکہ شاہ اس کے بدلے ہوئے رویہ پر غور کر رہا تھا

کیایشال لے کچھ پڑھ لیا ہے شاہ نے ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے سوچا لیکن میں نے تو ڈائری کل رات کو ہی چھپا دی

وہ انہی سوچوں میں گم تھا کہ یشال گیلیے بالوں میں پنک کمر کی خوبصورت انارکلی فراک پہنے باہر نکلی اس کا معصوم حسن بنا کسی میک اپ کے ہی غضب ڈھا رہا تھا شاہ کو خود کو سنبھالنا مشکل ہو گیا وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی شاہ کے برابر بیڈ پر بیٹھ گئی

وہ بے خودی کے عالم میں اسے دیکھنے میں مصروف تھا

شاہ کے اس طرح دیکھنے پریشال کی پلکیں جھک گئی اور اس کے رخسار سرخ ہو گئے

شاہ ...

یشال نے دھیرے سے اسے پکارا
مگر شاہ نے کوئی جواب نہ دیا

شاہ ...

یشال میں اس بار قدرے اونچی آواز میں شاہ کو پکارا
جس پر شاہ ہوش کی دنیا میں واپس آیا
اہاں

ایسے کیا دیکھ رہے ہیں یشال نے شاہ کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا
بیوی کے تم دن بادن خوبصورت ہوتی جا رہی ہو

شاہ نے اس کے بھگیے بالوں کی لٹیں کانوں کے پیچھے اڑتے ہوئے اس کے گال پر اپنے
لب رکھ دئے

شاہ پلیر

یشال نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے خود سے الگ کیا
ابھی وہ واپس اس پر جھکا تھا کہ یشال بول اٹھی
شاہ مجھے بھوک لگی ہے

شاہ اس کے گریز پر مسکرا دیا اور ناشتے کی ٹیبل اس کے سامنے کی دیکھو جان آج میں نے اپنے ہاتھوں سے تمہارے لیے ناشتہ بنایا ہے دونوں نے خوشگوار ماحول میں ناشتہ کیا اور گھومنے کے لیے نکل گئے

کاغان کے مختلف علاقوں میں گھومتے گھومتے دن کے دو بج چکے تھے اب یشال کو بھوک ستا رہی تھی شاہ بات سنیں نہ وہ جو اس کی تصویریں کلک کرنے میں مصروف تھا یشال نے اسے پکارا کیا بات ہے جانم اچھا سا پوز دونہ شاہ نے موبائل کا کیمرہ اس کے چہرے پر زوم کرتے ہوئے جواب دیا شاہ چھوڑیں نہ یہ پچھر مجھے بھوک لگی ہے شاہ یشال سے کہیں بارپوچھ چکا تھا کہ لنچ کر لیتے ہیں مگر یشال انکار کر دیتی وہ اس کی ایکساٹمنٹ پر مسکرا دیتا تھوڑا سا آگے چلو وہاں بہت اچھا ریسٹورنٹ ہے وہاں سے ہم لوگ لنچ بھی کر لیں گے اور تم تھوڑی دیر آرام بھی کر لینا نہیں نہ مجھ سے اب نہیں چلا جاتا مجھے بہت بھوک لگی ہے یشال وہی رکھے ایک پتھر پر بیٹھ چکی تھی جانم تھوڑا سا اور آگے بس پانچ منٹ شاہ اسے سمجھاتے ہوئے کہا میں

کچھ نہیں جانتی شاہ آپ مجھ سے اور نہیں چلا جاتا
 یشال نے بیچارگی سے شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا
 اب تو میرے پاؤں بھی دکھ رہے ہیں
 شاہ اس کی آنکھوں میں موجود شرارت محسوس نہیں کر پایا وہ تو اس کے پاؤں کا درد سن کر
 ہی پریشان ہو چکا تھا

کیا بہت درد ہو رہا ہے شاہ اس کے پاس زمین پر پنچوں کے بل بیٹھ گیا
 ہاں بہت

یشال نے تکلیف کے تاثرات چہرے پر لاتے ہوئے جواب دیا

شاہ ابھی اس کے پاؤں کو ہاتھ لگانے ہی والا تھا کہ
 یشال نے ہاتھ میں موجود برف کے گولے کو شاہ کے سر پر دے مارا
 ایک پل کے لئے تو شاہ کی آنکھوں کے آگے تارے ناچنے لگے

جبکہ یشال وہاں سے ہستی ہوئی بھاگ کھڑی ہوئی تھی

اب سین کچھ ایسا تھا کہ آگے آگے ہنستی ہوئی یشال بھاگ رہی تھی اور شاہ اسے پکڑنے کی
 کوشش میں اس کے پیچھے بھاگ رہا تھا

یشال دھیان سے گرم جانا شاہ اسے اس طرح بھاگتے دیکھ کر ٹوکے بنا نہ رہ سکا

کچھ نہیں ہوتا شاہ آپ بھی نا ایسے ہی ڈرتے رہتے ---

ابھی یشال کی بات منہ میں ہی تھی کہ وہ اپنی تمام شرارتوں سمت زمین بوس ہو چکی تھی
یشال کو اس طرح گرتے دیکھ کر شاہ بے اختیار ہنس دیا

جبکہ وہ شاہ کو اس طرح ہنستے دیکھ کر منہ بسورتی ہوئی اٹھی اور منہ موڑ کر کھڑی ہو گئی
شاہ نے جب اپنی پیاری سی بیوی کی ناراضگی محسوس کی تو ہنستا ہوا اس کی جانب بڑھا اور
اسے اپنی مضبوط بازو میں اٹھالیا

شاہ کیا کر رہے ہیں آپ لوگ دیکھ رہے ہیں یشال نے سٹپٹاتے ہوئے کہا
تو دیکھنے دو نہ جان

کونسا کسی اور کی بیوی کو اٹھا رہا ہوں اپنی خود کی بیوی کو ہی تو اٹھا رہا ہوں کسی کا کیا جاتا ہے
شاہ اسے اٹھاے ہوئے آگے بڑھا

شاہ میں خود چل سکتی ہوں وہ دھیمی آواز میں منمنائی
جانتا ہوں جانم کے تم چل سکتی ہوں مگر وہ کیا ہے نہ تمہارے پاؤں میں بہت درد ہو رہا
ہے اور میں تمہیں درد میں کیسے دیکھ سکتا ہوں شاہ شرارت بھرے لہجے میں جواب دیا
جس پر یشال ہستی ہوئی اس کے سینے میں منہ چھپا گئی

وحشت۔ عشق

سنعمیہ۔ شاہ

قسط۔ 19

شاہ کا فون کافی دیر سے بج رہا تھا جسے وہ مسلسل انور کر رہا تھا
 شاہ آپ کا فون بج رہا ہے یشال نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے فون کی طرف متوجہ
 کیا...

شاہ کو کل رات سے ہی ہلکا ہلکا بخار تھا جس کی وجہ سے یشال نے آج کہیں بھی باہر جانے
 سے صاف انکار کر دیا تھا شاہ نے اسے بہت بار کہا کہ وہ ٹھیک ہے ہلکا سا بخار ہی ہے مگر
 یشال کہیں بھی جانے کے لیے تیار نہ ہوئی نہ صرف اس نے باہر جانے سے انکار کر دیا

بلکہ وہ تو شاہ کو بیڈ سے ہلنے تک کی اجازت نہیں دے رہی تھی بار بار آکر اس کا بخارچیک کر رہی تھیں وہ بہت پریشان تھی صبح سے دوبار ڈاکٹر کو بلوا کر چیک اپ بھی کروا چکی تھی اس کا دل انجانے خوف سے دھڑک رہا تھا

اسے رہ رہ کر اپنا وہ خواب یاد آ رہا تھا

شاہ بچتے فون کی طرف متوجہ ہوا

میں نے کہا نہ میں نہیں آسکتا اور اگر میں آبی پاتا تو اس عورت کے لئے میں کبھی بھی وہاں نہ تھا میں

نے ایک بار بول دیا نہ کہ اس عورت کے ساتھ میرا کوئی رشتہ نہ کبھی تھا اور نہ کبھی ہوگا یہ بات تو وہ جتنی جلدی سمجھ لے ان کے لیے اتنا ہی اچھا ہوگا

اللہ اور رسول کے واسطے نہ دو وہ عورت کسی کی نہیں ہو سکتی

اس کی وجہ سے میں نے اپنی زندگی کی ہر خوشی کھودی ہے

اب میں اپنی زندگی پر اس منہوس عورت کا سایہ بھی نہیں پڑھنے دینا چاہتا

آخری بار ملنا ہا ہا

شاہ نے طنزیہ ہنسی ہنستے ہوئے جواب دیا

اس عورت سے زندگی میں کبھی بھی ملنا نہیں چاہوں گا اگر وہ مجھے کہیں رستے میں بھی نظر آگئی تو تو میں اپنا منہ موڑ لوں گا

شاہ غصے میں چلا رہا تھا جب یشال اندر داخل ہوئی جسے اس نے اپنے لئے کافی بنانے کے لیے بھیجا تھا

میں نہیں آسکتا تو نہیں آسکتا بس بات ختم
شاہ نے یشال کو دیکھ کر کال کاٹ دی

....

کیا بات ہے شاہ آپ اتنے غصے میں کیوں ہیں
کچھ بھی نہیں جان میں ان لوگوں کو منع کر رہا ہوں کہ میں نہیں آسکتا آخر میں اپنی پیاری بیوی
کی بات کیسے ٹال سکتا ہوں مگر پھر بھی مجھے بار بار فون کر کے تنگ کر رہے ہیں تو غصہ ہی
آئے گا شاہ نے یشال کو اپنی باہوں میں لیتے ہوئے جواب دیا
شاہ آپ چھوڑیے مجھے میں آپ کو یہ کہنے کے لئے آئی تھی اس وقت آپ کافی نہیں پی
رہے بلکہ کھانے کا وقت ہو رہا ہے تو ہم ساتھ کھانا کھائیں گے
یشال نے شاہ کے باہوں کے حصار سے نکلنے ہوئے اسے گھورا
اور آپ کو تو ہر وقت بس رو مینس ہی سوچتا رہتا ہے

نہیں جانم اب بالکل بھی دل نہیں کر رہا بھی کچھ بھی کھانے کا ابھی تھوڑی دیر سونا چاہتا ہوں
 پلیز تھوڑی دیر کے لئے کوئی بھی مجھے ڈسٹرب نہ کرے شاہ نے بیڈ پر نیم دراز ہوتے ہوئے
 جواب دیا

ٹھیک ہے شاہ آپ آرام کریں میں ذرا نیچے کے پورشن کی صفائی کر لوں خان بابا بیچارے
 اکیلے کیا کریں یشال بڑبڑاتے ہوئے وہاں سے چلی گئی جاتے ہوئے وہ لائٹ آف کرنا
 اور دروازہ بند کرنا نہیں بھولی تھی
 شاہ اس کی اس حرکت پر بے اختیار مسکرا دیا



یشال دو گھنٹوں کے بعد جب کمرے میں داخل ہوئی تو شاہ کہیں جانے کے لیے تیار کھڑا تھا
 شاہ آپ کہاں جا رہے ہیں آپ کی طبیعت...
 یشال ابھی کچھ کہنے والی ہی تھی کہ شاہ نے اس کی بات کاٹ دی

جان میں بالکل ٹھیک ہوں ایک ضروری کام سے کہیں جانا ہے بس دو تین گھنٹوں میں واپس آ جاؤں گا تم بالکل بھی پریشان نہ ہونا اور کھانا کھالینا میں جلدی واپس آنے کی پوری کوشش کروں گا

اگر پھر بھی مجھے دیر ہو گئی تو خان بابا تمہارے پاس ہی ہیں

شاہ نے پیار سے اس کا گال سہلاتے ہوئے کہا اور باہر کی جانب قدم بڑھا دئیے
یشال نے اس کی جاتے ہی ایک نظر پورے کمرے پر دہرائی جو پوری طرح بجھرا ہوا تھا
یہ شاہ بھی نہ بچے ہیں سارا کمرہ بکھیر کر رکھ دیا وہ چیزیں سمیٹتے ہوئے بڑبڑاتی
ہمیں تم سے پیار کتنا یہ ہم نہیں جانتے

مگر جی نہیں سکتے تمہارے بنا ہم
وہ شاہ کی تصویر دیکھتے ہوئے گنگنا رہی تھی ایک بہت پیاری سی مسکان اس کے ہونٹوں پر
تھی

شاہ آپ کہتے ہیں نہ کہ میں ایک دن آپ سے محبت کا اظہار ضرور کروں گی تو میں بس
یہی کہنا چاہتی ہوں

تمہیں دیکھ کے ہی اب یہ سانسیں چلیں گی
تمہارے بنا اب نہ یہ آنکھیں کھلیں گی

میری بے قراری کیوں تم نہیں مانتے
ہمیں تم سے پیار کتنا یہ ہم نہیں جانتے
مگر جی نہیں سکتے تمہارے بنا ہم

بہت خوبصورت انداز میں وہ شاہ سے اپنی محبت کا اظہار کر رہی تھی کہ اچانک اسکا ہاتھ بیڈ
کے سائنڈ ٹیبل پر پڑی ایک پھولوں کی ٹوکری سے ٹکرایا جو ہاتھ لگتے ہی زمین پر گر گئی یشال
جلدی سے بیڈ سے اتری اور وہ ٹوکری اٹھانے لگی پھول اٹھاتے ہی وہ حیران رہ گئی
اس کے اندر وہی ڈائری نظر آ رہی تھی جس پر اس رات شاہ کچھ لکھنے میں مصروف تھا
یشال نے جلدی سے وہ ڈائری اٹھائی اور بیٹھ کے ساتھ ٹیک لگا کر زمین پر ہی بیٹھ گئی

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

وہ آنکھوں میں نمی لیے گڑیا کا تمام ساماں دادو کے ساتھ مل کر رکھوانے میں مصروف تھی
اس کی جان سے پیاری سہیلی آج ہمیشہ کے لئے یہاں سے جانے والی تھی
اب وہ پہلے کی طرح بے فکری سے ایک دوسرے کے ساتھ نہیں مل سکتی تھی
پہلے کی طرح شرارتیں نہیں کر سکتی تھی

ایک دوسرے کے ساتھ گھوم پھر نہیں سکتی تھی جہاں وہ

گڑیا سے الگ ہونے پر اداس تھی وہی وہ اپنی دوست کے لیے بے حد خوش بھی تھی کہ
اسے اس کی محبت مل گئی

وہ ہاتھوں میں سامان اٹھائے تیزی سے باہر کی جانب جا رہی تھی کہ کسی سے بری طرح
سے ٹکرا گئی

آنکھوں میں آنسو لیے وہ اس پر چڑوڑی آپ کو ذرا بھی شرم نہیں آتی حد ہوتی ہے بے
شرمی کی کب سے دیکھ رہی ہوں کہ میں جہاں بھی جاتی ہوں آپ میرے پیچھے آ جاتے ہیں
اب آپ کو اگر میں نے اپنے آس پاس کی دیکھا تو مجھ سے بڑا کوئی نہیں ہوگا

وہ اسے وراں کرتے ہوئے تیزی سے وہاں سے چلی گئی

جبکہ سعد اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر پریشان ہو چکا تھا

اسی لیے وہ اس کے پیچھے باہر کی جانب آیا اسی پل وہ واپس اندر داخل ہوتے ہوئے پھر

سے اس سے ٹکرائی

آپ پھر سے ...

دیکھیں مسٹر میں بس اسی لیے لحاظ کر رہی ہو کیوں کہ آپ زین بھائی کے دوست ہیں اس کا

یہ مطلب ہر گز نہیں کے آپ کچھ بھی کرتے پھریں گے

میں نے منع کیا تھا کہ اب آپ مجھے یہاں نظر نہ آئیں
وہ مسلسل اسے سنانے میں مصروف تھی جبکہ وہ اس کی آنکھوں سے بہنے والے آنسو کو
دیکھ رہا تھا بے اختیار سعدی کا دل چاہا کہ وہ اس کے آنسو کو اپنے ہاتھوں سے چن لے
اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر سعد نے اس کے گال پر بہتے آنسوؤں کو اپنے پوروں پر چن
لیا

را نعم کو ایک کرنٹ سا لگا بے اختیار اس کا ہاتھ اٹھا اور سعد کے چہرے پر نشان چھوڑ گیا
آپ کی ہمت کیسے ہوئی مجھے ہاتھ لگانے کی آپ جیسا بے غیرت انسان نے آج تک نہیں
دیکھا نکل جائیں یہاں سے

سعد اپنے چہرے پر ہاتھ رکھے حیران سا اسے دیکھ رہا تھا جواب روتے ہوئے وہاں سے
بھاگ گئی تھی کچھ دیر سعد وہیں کھڑا اسے جاتا ہوا دیکھتا رہا پھر غصے میں وہاں سے نکلتا چلا گیا

www.urdu novelsmania.com

.....

سعد ابھی تک اپنی بے اختیاری پر شرمندہ اور حیران تھا کہ اچانک کیا ہو گیا وہ خود کو قابو نہیں
کر پایا کیوں اس کے بہتے آنسو اسے تکلیف دے رہے تھے

کیا ہے یہ سب کیوں میں اسے کوئی جواب نہیں دے پاتا اس نے میری اتنی بے عزتی کی اس نے مجھے کیا کیا نہیں بولا لیکن میں اسے چپ تک نہ کروا سکا

کیوں جب میرے سامنے آتی ہے تو میں دنیا کو بھول جاتا ہوں مجھے بس وہ نظر آتی ہے اور کچھ بھی نہیں اس کی ہنسی اس کے آنسو سب مجھے اتنا اثر کیوں کرتے ہیں

ٹھیک ہے میں اسے پسند کرتا ہوں مجھے اچھی لگتی ہے مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ مجھے کچھ بھی کہے اور میں اس کا کوئی جواب بھی نہ دے پاؤں

اور وہ اور وہ میرے بارے میں یہ سوچتی ہے کہ میں گھٹیا اور بے غیرت انسان ہوں کہ جہاں وہ جاتی ہے میں اس کے پیچھے پیچھے آتا ہوں اور میں اتنا بے اختیار کب سے ہو گیا کہ خود پہ قابو بھی نہ پاسکا

ابھی وہ خود سے اور نہ جانے کتنا الجھتا

کہ اماں بی نے اسے زین کے نکاح کے لیے اسے اندر بلایا

رانو نے ایک نظر اندر داخل ہوتے سعد کی طرف دیکھا اب اگر اس انسان نے میرا پیچھا کیا مجھے اپنے آس پاس بھی نظر آیا تو میں اس کی اچھی طرح پٹائی کروں گی

سمجھتا کیا ہے خود کو کہ جو اس کا دل کرے وہ کر سکتا ہے یہ جانتا نہیں ہے مجھے اب ہاتھ تو لگا کے دکھائے

ہاتھ توڑ کے نہ رکھ دوں تو میرا نام بھی رانعم نہیں
 ویسے تو اب سمجھ چکا ہو گا کہ میں کوئی عام سی لڑکی نہیں ہوں جو اسے ڈرجاؤں گی
 ایک تھپڑ ہی کافی ہے اس کی عقل ٹھکانے لگانے کے لیے

.....

گڑیا کوزین کے پہلو میں بٹھا دیا گیا تھا مولوی صاحب تشریف لاکچے تھے زمان صاحب دادو
 اماں بی سعد اور رانو بہت خوش تھے جلد ہی
 مولوی صاحب نے رسم نکاح شروع کی
 پہلے وہ زین سے مخاطب ہوئے
 شازین شاہ ولد مرتضیٰ شاہ آپ کا نکاح یشال زمان ولد زمان صدیقی کے ساتھ حق مہر دس
 لاکھ سکھ راج الوقت قرار پایا ہے
 کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے
 جی مجھے قبول ہے
 کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے

قبول ہے

مولوی صاحب نے آخری بار اپنا سوال دہرایا کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے
قبول ہے

ہر طرف مبارکباد کا شور اٹھا سعد نے زین کو گلے لگا کر اسے مبارکباد دی
مولوی صاحب گڑیا کی طرف آئے آپ کا نکاح شاہ ذین ولد مرتضیٰ شاہ کے ساتھ قرار پایا
ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے
قبول ہے گڑیا نے دھڑکتے دل کے ساتھ مدھم آواز میں جواب دیا
کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے

قبول ہے

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے
قبول ہے

رانو نے بے اختیار گڑیا کو اپنے گلے سے لگایا اور دھیرے سے اس کے کان میں سرگوشی
کی محبت کی پہلی جیت مبارک ہو میری جان

رانو کے گلے لگی گڑیا مسکرا دی اس نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ جس انسان کو اس نے دل ہی
دل میں چاہا تھا وہ اتنی جلدی اس کا محرم بنا دیا جائے گا

.....

جلد ہی رخصتی کا شور اٹھا مگر اس کی جان سے پیاری دادو کہاں تھی وہ کہیں بھی نظر نہیں آ رہی تھی سب نے ہر جگہ دادو کو ڈھونڈنے کی کوشش کی لیکن کہیں بھی نہیں تھی اچانک سب نے رانو کی چیخ سنی

زین بھائی ذمان انگل دادو یہاں پر ہیں

رانو دادو کا سر اپنی گود میں رکھے سب کو آواز دے رہی تھی

جن کا ایک ہاتھ اپنے سینے پر جبکہ چہرے پر درد کیا اثرات تھے

ذین نے جلدی سے



دادو کو اپنی باہوں میں اٹھایا اور گاڑی کی طرف دوڑا

سعد اس کے ساتھ ساتھ تھا جبکہ رانو گڑیا کو سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی

جو کہ اپنے سنبے سو رے روپ سے بے نیاز بس دادو کو پکارے جا رہی تھی

رانو میری دادو کو کچھ بھی نہیں ہوگا نہ وہ ہمیشہ میرے ساتھ رہیں گی نہ گڑیا نے رانو کے ہاتھوں کو تھامتے ہوئے کہا

رانو خود بھی بے اختیار رو دی
 اس کا بھی دادو کے سوا کون تھا
 وہ دادو کے دور پار کے کسی رشتہ دار کی بیٹی تھیں جن کی وفات کے بعد وہ اسے اور اسکی ماں
 اپنے ساتھ لے آئی تھی
 وہ دونوں ہی اپنی دادو کی لمبی زندگی کے لیے دعا گو تھی
 مگر ہونی کو کون ٹال سکتا ہے
 ہسپتال پہنچنے سے پہلے ہی دادو نے دم توڑ دیا

# وحشت۔ عشق # سنعیہ۔ شاہ # قسط 20 

اور رانوک کی ماں کی زندگی نے بھی زیادہ عرصے تک وفانہ کی
 اور وہ اس ظالم دنیا میں رانوک کو دادو کے سپرد کر کے منوں مٹی تلے جاسوئی
 رانو اور گڑیا جب جب اپنی ماں کے لیے روئی تھی دادو نے ان کے سر پر اپنا ہاتھ رکھا تھا
 اور آج وہی دادو ان کو اس دنیا میں اکیلا چھوڑ کر چلی گئی تھی
 ان دونوں کے آنسو نہ تھم رہے تھے
 اس برے وقت میں شاہ زین اور سعد نے ان کا پورا پورا ساتھ دیا تھا

.....

آگے کی کچھ صفات بالکل خالی تھیں یصال کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے
 وہ شاہ کا درد پوری طرح محسوس کر رہی تھی ایک تیرہ سال کے بچے پر اس وقت کیا بیٹی ہوگی
 جب اس کی ماں اس کے سامنے کسی اور کے ساتھ چلی گئی
 جب اس کی ماں کی وجہ سے اس کا باپ اسے بھری دنیا میں اکیلا چھوڑ کر چلا گیا
 جب لوگوں نے طرح طرح کی باتیں کی اس معصوم ذہن پہ کیا بیٹی ہوگی
 یصال کے آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے اس نے جب صفات پلٹ کر آگے دیکھا
 تو ایک جگہ پر اسے وہ تحریر نظر آئی

بابا وہ عورت ایک بار پھر سے میری زندگی تباہ کرنے کے لئے آگئی ہے اس پر میں اسے اپنی زندگی تباہ کرنے کی اجازت نہیں دوں گا

یشال شبنم بیگم کے بارے میں سب جاننے کے باوجود بھی اس سے نفرت نہ کر پائی تھی وہ نفرت کیسے کر پاتی وہ شاہ کی ماں تھی

اس کے شاہ نے اس عورت کے باطن سے جنم لیا تھا

آج کے بعد شاہ کو کوئی غم نہیں ملے گا

وہ یہ بات جانتی تھی کہ شاہ اس سے محبت کرتا ہے لیکن اس حد تک محبت کرتا ہے یہ اس نے کبھی سوچا بھی نہ تھا

یہ ڈائری شاہ کی محبت کی گواہ تھی

کے کیسے اس کا شاہ اسے درد دے کر پل پل تڑپا تھا

کیسے اس کی اذیت شاہ نے برداشت کی تھی

شاہ ایک بار مجھ سے بات تو کرتے آپ کو کیا لگا تھا کہ آپ کی یشال آپ کو چھوڑ کر چلی جائے گی

کیا آپ کو اپنی یشال کی وفا بھی یقین بھی نہ تھا

ایک بار مجھ پر یقین تو کر کے دیکھتے

ہر عورت شبنم بیگم نہیں ہوتی شاہ

آپ کتنا عرصہ اس درد میں رہے کہ میں بھی شبنم بیگم کی طرح آپ کو چھوڑ کر چلی جاؤنگی
میں تو آپ کی محبت کی قیدی تھی شاہ اگر آپ مجھے خود بھی آزاد کرتے تو مجھے وہ آزادی منظور
نہ ہوتی

لیکن آپ میں سب کچھ ٹھیک کر دوں گی
میں آپ کو یقین کرنا سکھاؤنگی اپنی وفا پہ خود پہ
کچھ بھی ہو جائے اب شاہ کوئی یشال سے کوئی بھی الگ نہیں کر سکتا
وہ اسی کی دائری کو گلے سے لگا کر پھوٹ پھوٹ کر رودی
اسے یاد تھا کہ دادو کی وفات کے تین ماہ کے بعد شاہ نے کتنی سادگی سے رخصتی کروائی تھی
اس کے باوجود بھی رنعم نے اسے اچھا خاصا تیار کر دیا تھا
اور پھر پہلی رات شاہ کا ہاتھ اٹھانا بعد میں اس سے معافی مانگنا
یشال کو ایک ایک بات اب سمجھ آ رہی تھی

رانو میں نے کہا تھا نہ کہ شاہ برا انسان نہیں ہے کچھ تو ہے ان کی زندگی میں جو میں نہیں جانتی
دیکھو آج سب پتا چل گیا میں تو ابھی تک شبنم بیگم پہ حیران ہوں کہ وہ کیسی ماں تھی ماں

تو اپنے بچے کے لئے ہر خوشی بھول جاتی ہے
 اپنے بچے کی ایک مسکراہٹ کے لئے ماں کچھ بھی کرنے کے لیے تیار رہتی ہے
 اور ایک وہ ماں تھی جنہوں نے اپنی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے اپنے بیٹے کی زندگی
 کے بارے میں ایک لمحے کے لئے بھی نہیں سوچا
 وہ کیسے مرتضیٰ انکل کی محبت کے ساتھ وفا نہیں کر پائی
 کیا کوئی عورت اتنی خود غرض بھی ہو سکتی ہے
 شاہ نے اس عورت کی وجہ سے کتنا کچھ جھیلایا ہے
 ہاں گڑیا میں خود بھی یہی سوچ رہی ہوں کہ کوئی عورت کیسے اتنی بی وفا ہو سکتی ہے
 لیکن اب تمہیں زین بھائی کو سنبھالنا ہے
 اپنی وفا بھی یقین دلانا ہے
 انہیں عورت کے ایک الگ روپ سے ملوانا ہے

.....

شاہ غصے سے بھرا گھر میں داخل ہوا

اور سیدھا اپنے کمرے کی جانب چلا گیا جہاں یشال دنیا جہاں سے بے خبر اسی کی ڈائری کو سینے سے لگائے سو رہی تھی

اس کے چہرے پر آنسوؤں کے نشانات تھے جیسے وہ بہت دیر تک روتی رہی ہو شاہ غصے سے برا اس کی سر پر جا پہنچا

اس کے ہاتھ سے ڈائری چھین لی جس کی وجہ سے یشال کی آنکھ کھل گئی شاہ آپ کب آئے

یشال نے مدھم آواز میں اس سے پوچھا

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری ڈائری کو ہاتھ لگانے کی

میں نے تمہیں کتنی بار منع کیا ہے کہ میری

پر سنل چیزوں کو ہاتھ مت لگایا کرو

شاہ میں تو بس

کیا میں تو بس کیا جانا چاہتی تمہیں میرے بارے میں

کیوں تم مجھے چین سے جینے نہیں دیتی

شاہ کمرے میں موجود ہر چیز توڑتا ہوا چلا رہا تھا

شاہ میری بات تو سنیں

یشال نے اسے کچھ بتانا چاہا نکل
جاؤ میرے کمرے سے مس یشال زمان صدیقی
میرے کمرے سے کیا میری زندگی سے اس گھر سے نکل جاؤ میں تمہاری شکل بھی نہیں
دیکھنا چاہتا

اس سے پہلے کہ میں تمہارے اور میرے درمیان موجود ہر رشتے کو ختم کر دوں میری
نظروں سے دور ہو جاؤ
چھوڑ دو مجھے اکیلا

یشال جو اسے کچھ کہنے کی کوشش کر رہی تھی
بے یقینی سے دیکھنے لگی

کیا اس کا اور شاہ کا رشتہ اتنا ہی کمزور تھا کہ اتنی چھوٹی سی بات کو لے کے ختم ہو سکتا تھا
اس سے پہلے کی شاہ اسے کچھ اور کہتا ہے وہ بھاگتی ہوئی وہاں سے چلی گئی

#وحشت_عشق

سنیہ شاہ

قسط 21

وہ بھاگتی ہوئی کمرے سے نکلی تھی اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرے کہاں جائے
کیا شاہ کا اس کا رشتہ اتنا ہی کمزور تھا کہ ایک ڈائری کے پڑھ لینے سے ختم ہو جائے کیا میں
شاہ کی زندگی میں اتنی بھی اہمیت نہیں رکھتی تھی کہ وہ اپنا در بیان کرتے کیا شاہ کو مجھ پہ اتنا
بھی بھروسہ نہیں تھا..

کیسے آج شاہ نے مجھے یشال زمان صدیقی کہہ کر بلایا اور کمرے سے نکال دیا
ایک بار بھی نہیں سوچا کہ میں تو ان سے اتنی محبت کرتی ہوں کتنا چاہتی ہوں
میں نے سوچا تھا کہ شاہ کا سارا درد میں اپنے محبت کی مرہم سے ختم کرنے کی کوشش
کروں گی شاہ کو وہ ساری خوشیاں دو گی جن پر شاہ کا حق ہے مسکرا کر سکھاؤ گی زندگی جینا
سکھاؤ گی شاہ کو عورت کی وفا پہ یقین کرنا سکھاؤ گی اپنی وفا
سے امی کی بے وفائی کا غم ختم کر دوں گی

پھر سب کچھ صحیح ہو جائے گا مگر میں کتنی غلط تھی شاہ نے تو مجھ سے محبت کی ہی نہیں تھی... کیا ایک عورت کی بے وفائی کا غم اتنا گہرا ہو سکتا ہے کہ کسی دوسری عورت کی وفا محبت اسے کبھی بھر ہی نہ پائے

کیوں اللہ میاں کیوں میں نے ایسا کیا کیا ہے کیا گناہ کیا ہے جس کی وجہ سے آپ مجھے اتنی بڑی سزا دے رہے ہیں

پیدا ہوتے ہیں مجھ سے میری ماں کو چھین لیا
دادو جو مجھ سے اتنی محبت کرتی تھی انہیں چھین لیا

اور اب جس انسان کو میں نے خود سے زیادہ چاہا ہے جس کی ایک مسکراہٹ کے لئے میں کتنا ترسی تھی کتنی دعائیں کی ہیں کہ یہ شخص خوش رہے

کیا مانگا تھا میں نے آپ سے بس یہی نہ کہ پوری دنیا میں بس ایک یہی شخص میرا ہو
اللہ میاں آپ نے اسے میرا بنا بھی دیا

پچھلے کچھ دنوں میں شاہ نے مجھے اتنی محبت دی کہ میں خود اپنے آپ کو بھولنے لگی تھی
خوش تھی میں میری زندگی میں وہ شہزادہ آگیا جو مجھے سارے غموں سے بہت دور لے

جائے گا جو صرف میرا ہوگا مگر اللہ میاں اسے تو مجھ سے محبت ہی نہیں ہے
ان کے لئے یہ رشتہ کوئی معنی نہیں رکھتا وہ کبھی بھی رشتہ ختم کر سکتا ہے

کبھی بھی مجھے اکیلا چھوڑ کے جاسکتا ہے آج اس نے میرے نام کے ساتھ اپنا نام لگانا
تک گوارا نہیں کیا

یا خدا آپ مجھے موت کیوں نہیں دے دیتے میں نے اکثر سنا تھا کہ محبت درد دیتی ہے
تکلیف دکھ کے سوا کچھ نہیں دیتی

جب شاہ نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا مجھے تکلیف دی تب بھی وہ ہمیشہ یہی کہتے تھے کہ تم پر میرا حق
ہے تم صرف میری ہو

اور میں ان کے اس یقین پر اس میری کہ احساس سے جی اٹھی تھی مگر شاہ نے کبھی مجھ سے
محبت کی ہی نہیں

وہ کب سے ٹیس پر کھڑی تھی کسی بھی گرم کپڑے کے بغیر سردی سے بے پروا ہو بس
اپنی سوچوں میں گم تھی

آنسو مسلسل اس کے رخساروں پر لکیریں بنا رہے تھے

شاہ اگر آپ کو بے رخی ہی دکھانی تھی تو کیوں آئے میرے اتنے قریب کیوں بنایا مجھے اپنا
کیوں بنایا مجھے اپنی محبت کا عادی

یشال روتی ہوئی وہیں زمین پر بیٹھی چلی گئی

شاہ بہت محبت کرتی ہوں آپ سے کیسے بتاؤں آپ کو

آپ نے کتنی آسانی سے کہہ دیا کہ ہر رشتہ ختم کر دوں گا
وہ روتی روتی وہی ہوش و حواس سے بیگانا ہوگی

کیوں بابا کیوں
وہ کیوں واپس آگئی ہیں شاہ کمرے میں موجود ہر چیز کو توڑ چکا تھا
وہ کہتی ہیں میں ایک بار ان سے مل لو
ایک بار معاف کر دوں تاکہ وہ سکون سے مر سکیں مگر پاپا جس عورت کی وجہ سے میں
ساری زندگی بے سکون رہا اسے کیسے معاف کر دوں
بابا آپ جانتے ہیں نہ میں اتنا بہادر نہیں ہوں میں نہیں بھول سکتا وہ تکلیف نہیں بھول
سکتا لوگوں کی نظریں جن کا سامنا میں نے کیا ہے
بابا ماں تو فخر ہوتی ہے غرور ہوتی ہے نہ اولاد کا مگر میری ماں میرے لیے سر جھکانے کا
سبب بنی کیسے بھول جاؤں وہ سب
شاہ دن کے بجے کانٹھوں کے دو بجے گھر واپس آیا تھا اس کی ماں جس نے کبھی سر
جھکا کر چلنا نہیں سیکھا تھا

ایک گورنمنٹ ہوسپتال کے بیڈ پر پڑی تھی
 جو ایک زمانے میں اس کے بابا کی دل کی دھڑکن تھی
 آج وہ عورت کنسر کی آخری سٹیج پر تھی
 اور زندگی کی آخری سانسیں لے رہی تھی اس کے بچنے کی کوئی امید نہیں تھی
 وہ ہر روز نرس کی نہ جانے کتنی منتیں کر کے شاہ کو کو ایک بار کال کرواتی تھی
 شاہ نے انہیں پاکستان کے بیسٹ کینسر ہاسپتال میں ایڈمٹ کروایا تھا اچھے سے اچھے علاج
 کا انتظام کیا مگر وہ اس عورت کو معاف کرنے کے لئے تیار نہ تھا جس کی وجہ سے اس کی
 زندگی میں سوائے ویرانی کے اور کچھ نہیں تھا
 شاہ نے شبنم بیگم کے علاج کی ساری ذمہ داری شاہ نے لے لی تھی
 مگر وہ ایک بار بھی اس عورت سے ملنے کے لیے نہیں گیا تھا جو اسے اپنا بیٹا کہتی تھی

www.urdu novelsmania.com

سارے دن کی تھکان اور ٹینشن کے بعد جب وہ گھر واپس آیا تو یشال اس کی ڈائری کو سینے
 سے لگائے سو رہی تھی

شاہ نے غصے میں نہ جانے اسے کیا کیا بول دیا تھا
 اب شاہ کو خود پہ غصہ آ رہا تھا کہ اس نے یشال کو ایسا کیوں بولا

ان سب نے اس کی کیا غلطی تھی اسے تو شاید کچھ پتا بھی نہیں تھا
یشال کا خیال آتے ہی جلدی سے اٹھا

اس نے تقریباً ہر جگہ یشال کو تلاش کر لیا تھا مگر وہ کہیں بھی نہیں تھی
شاہ جلدی سے مین گیٹ کی طرف کیا کہیں یہ پاگل لڑکی گھر سے باہر کیوں نہیں چلی گئی
خان بابا آپ نے چھوٹی بی بی کو گھر سے باہر جاتے ہوئے دیکھا ہے
نہیں چھوٹے صاحب ہم تو یہاں دو گھنٹے سے بیٹھا ہے چھوٹی بی بی تو باہر آیا ہی نہیں
شاہ نے بے اختیار سکون کا سانس لیا کہ گھر کے اندر ہی موجود ہے
مگر وہ ہے کہاں

شاہ نے ایک بار پھر سے پورا گھر چیک کرنا شروع کر دیا
پھر کسی خیال کے تحت جلدی سے سیڑھیاں چڑھتا ہوا ٹیرس پر چلا گیا
جہاں وہ ہوش و حواس سے بیگانہ زمین پر پڑی تھی
ایک پل کے لیے شاہ کو ایسا لگا جیسے مانو اس کی جان ہی نکل گئی
شاہ بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا اور اس کا سر اٹھا کر اپنی گود میں رکھ لیا اور اس کا چہرہ اپنے
ہاتھوں کے پیالے میں لے لیا
یشال۔

یشال پلیز آنکھیں کھولو تمہیں کچھ بھی نہیں ہوگا
 تم مجھ سے بات کیوں نہیں کر رہی میری بات کا جواب دو
 وہ پاگلوں کی طرح اسے پکار رہا تھا
 جس کا پورا بدن بالکل برف کی طرح ٹھنڈا ہو چکا تھا
 اس کے ہاتھ پاؤں بے حد سرد تھے
 شاہ نے جلدی سے یشال کو باہوں میں اٹھایا اور بھاگتا ہوا نیچے کمرے کی طرف چلا گیا



#وحشت_عشق

#سنعمیہ_شاہ

#قسط_22

وہ اسے لیے سیدھا گیسٹ روم میں آیا تھا کیونکہ اپنے روم کی حالت وہ تباہ کر چکا تھا
یشال پوری طرح بھیگ چکی تھی اور ہلکے ہلکے کانپ رہی تھی
شاہ نے جلدی سے اس کے کپڑے چینج کر وائے اور اس پر کسبل کر ڈالا
تب تک ڈاکٹر صاحب بھی آچکے تھے

ڈاکٹر نے اسے انجکشن لگایا تاکہ وہ پرسکون رہے
ڈاکٹر انکل یشال ٹھیک تو ہو جائے گی نا
یہ ہوش میں کیوں نہیں آرہی

تمہاری بیوی بالکل ٹھیک ہے ینگ مین بس ہلکا سا بخار ہے ایک دو دن میں اتر جائے گا
لیکن احتیاط ضروری ہے

میں نے اسے نیند کا انجکشن دیا ہے یہ کسی بھی وقت ہوش میں آسکتی ہے صبح تک
اب تم بھی کپڑے تبدیل کر لو کہیں تمہیں ٹھنڈ نہ لگ جائے
ڈاکٹر نے اس کی بھیگے کپڑوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا
اور باہر کی جانب بڑھ گئے

شاہ یشال کے پاس ہی کرسی پر ٹک گیا اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا
تمہیں کچھ نہیں ہوگا میں ہمیشہ تمہارے ساتھ رہوں گا تم مجھ سے کبھی الگ نہیں ہو سکتی

مجھے معاف کر دو جان میں نے ہمیشہ تمہیں تکلیف دی ہے
میں جب بھی تمہیں خوشی دینا چاہتا ہوں
ہمیشہ دکھ دے دیتا ہوں
وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے مدھم آواز میں بول رہا تھا

رات کی نہ جانے کون سے پہر شاہ کی آنکھ یشال کی آواز سے کھلی جو کچھ کہہ رہی تھی
میں تو انہیں اپنی وفا کا یقین دلانا چاہتی تھی میں ان کو خوشیاں دینا چاہتی تھی
اللہ میاں آپ کو تو پتہ ہے ناکہ میں ان سے کتنی محبت کرتی ہو وہ کیوں نہیں سمجھتے
میں کیسے یقین دلاؤں ان کو
کتنی آسانی سے آج انہوں نے مجھے مس یشال زمان صدیقی کہہ کر بلایا
مطلب کبھی بھی مجھے چھوڑ
ایسا کیسے ہو سکتا ہے وہ نیم بے ہوشی میں بھی رو رہی تھی

شاہ نے بے اختیار اسے اپنی باہوں میں سمیٹ لیا
ایسا کچھ نہیں ہوگا جان

کبھی نہیں ہوگا بس کہیں نہیں جا رہا میں چھوڑ کر نہ تمہیں خود سے الگ ہونے دوں گا
شاہ اسے باہوں میں لیے مدہم آواز میں بڑبڑایا
یشال بھی اس کی باہوں میں آکر پرسکون ہوگی

صبح جب یشال کی آنکھ کھلی تو وہ کمرے میں بالکل اکیلی تھی باتھ روم سے پانی گرنے کی آواز
آ رہی تھی جس کا مطلب ہے کہ شاہ واش روم میں ہے
یشال کی پہلی نظر اپنے کپڑوں پر اور دوسری واش روم سے باہر نکلتے شاہ پر پڑی
رات کو شاہ نے اس کا لباس تبدیل کیا تھا اس خیال کے آتے ہی اس کے گال سرخ
ہو گئے
آپ یہاں کیا کر رہے ہیں یشال نے مارے شرمندگی کے سوال بھی اٹا ہی کیا تھا جس پر
شاہ ہنس دیا
یشال کو اپنے سوال کی سمجھ دیر سے آئی وہ جلدی سے اٹھی اور کمرے سے باہر جانے ہی
والی تھی کہ شاہ نے اس کا راستہ روک لیا
شاہ پلیز مجھے جانے دیں یشال کے آنسو مسلسل بہہ رہے تھے

جان شاہ

اپنے آنسو صاف کرو جانتی ہوں نہ تمہارے آنسو مجھے کتنی تکلیف دیتے ہیں

تکلیف شاہ آپ تکلیف کی بات کرتے ہیں کیا کیا تھا میں نے کیا میرا کوئی حق نہیں تھا آپ پر

کیا میرا حق نہیں تھا کہ میں آپ کی زندگی کے بارے میں جانتی
کیا میرا حق نہیں تھا آپ کی تکلیف جانے کا

کیا مجھے نظر نہیں آتا کہ آپ رات کو بے چین رہتے ہیں

کہ آپ نے اتنا عرصہ ہم دونوں کے بیچ فاصلہ بنا کر رکھا کیا اتنا بھی حق نہیں رکھتی تھی
ایک طرف آپ کہتے ہیں کہ آپ میرے ہیں تو آپ کی ہر چیز میری ہے
اور دوسری طرف آپ ایک ڈائری پڑھنے پر ہمارے رشتے کو ختم کرنے کی باتیں کرتے
ہیں

کیا لگا تھا شاہ آپ کو کے ڈائری کے پڑھنے سے کیا ہوگا

شاہ آپ مجھے ایک بات بتائیں کہ ہمیشہ وفا کو عورت کے نام سے نتھی کیوں کیا جاتا ہے
اگر ایک عورت نے بے وفائی کی تو دنیا کی ہر عورت بے وفا ہے

شاہ کے چہرے کے تاثرات ایک پل کے لیے بدلے تھے مگر جلد ہی اس نے اپنے آپ پر کنٹرول کر لیا

اوریشال کو اپنی باہوں میں بھر لیا
میں سمجھتی رہی کہ شاہ کے میں نے کوئی بہت بڑی غلطی کرتی ہے جس کی وجہ سے آپ مجھ سے دور ہو

مگر میں کتنا غلط تھی نا
آپ تو کسی اور کی بیوفائی کی سزائیں مجھے دے رہے تھے
یشال مجھے معاف.....

مگر شاہ سب ایک جیسے نہیں ہوتے ایک مرد تین شادیاں کرتا ہے اس کے باوجود بھی وہ
اپنے کسی آفس ورکر کے ساتھ فلرٹ کرنے سے باز نہیں آتا
مگر وہ بے وفا نہیں ہوتا اسے کوئی غلط مرد کا طعنہ نہیں دیتا ایسا کیوں ہے شاہ
وہ شاہ کی بات سنے بنا بے خودی کے عالم میں بولے جا رہی تھی

میں تو بس محبت چاہتی تھی آپ کی
اور پچھلے کچھ دنوں میں آپ نے مجھے اتنی محبت دی کہ مجھے تو آپ کی زندگی کے بارے میں
جاننے کی خواہش نہیں رہی تھی

آپ ویسے کیوں تھے کیوں مسکرا نا چھوڑ دیا بابا کہتے تھے کہ بچپن میں بہت شرارتی اور خوش مزاج انسان تھے تو وہ وجہ ڈھونڈ رہی تھی کہ جس کی وجہ سے ایک انسان اکیلا اداس تنہائی پسند ہو گیا مگر شاہ کیا آپ کا اور میرا رشتہ اتنا کمزور تھا کہ آپ نے ختم کرنے کی بات کی مجھے اس بات کا دکھ نہیں کہ آپ نے مجھے کمرے سے جانے کے لیے کہا مگر شاہ خود سے الگ کرنے کی بات..... وہ اسی کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رودی...



#وحشت_عشق

#سنعیہ_شاہ

#قسط_23

شاہ نے کافی دیر بعد اسے خود سے الگ کیا وہ اسے بولنے دینا چاہتا تھا تاکہ اس کے دل کی بھڑاس نکل جائے

اس نے یشال کو بیڈ پر بٹھایا اور خود اس کے پاس نیچے زمین پر بیٹھ گیا
اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر اپنے لبوں سے لگایا تم جانتی ہو نا شاہ تمہارے
بنا کچھ بھی نہیں میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں تم اس دل کی دھڑکن ہو
شاہ نے اس کا ہاتھ اپنے دل کے مقام پر رکھتے ہوئے
بولنا شروع کیا

ہاں جانتا ہوں رات کو غصے میں بہت الٹا سیدھا بول دیا مگر اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ میں
تمہیں اپنی زندگی سے نکال دوں گا ایسا کبھی نہیں ہو سکتا
تم ہو تو شاہ ہے تم نہیں تو کچھ بھی نہیں
تمہیں مجھ سے اور مجھے تم سے بس ایک ہی چیز الگ کر سکتی اور وہ ہے میری موت
شاہ کی اس بات پر یشال کے روکے ہوئے آنسو پھر سے بہنے لگے
اب بس ایک آنسو بھی نہیں

جانتی ہوں ناتھاری یہ آنسو برداشت نہیں کر سکتا بہت درد ہوتا ہے یہاں جب تم روتی ہو شاہ نے اپنے سینے پر دھرے اس کے ہاتھ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

کل بہت پریشان تھا میں شبنم بیگم ہاسپٹل میں ایڈمٹ ہیں
امی اسپتال میں ایڈمٹ ہیں یشال نے بے یقینی سے شاہ کی طرف کی طرف دیکھتے ہوئے
مدھم آواز میں سوال کیا

ہاں

کیسی ہیں وہ کیا ہوا نہیں آپ ملے ان سے یشال نے ایک ہی سانس میں کئی سوال پوچھ
ڈالے

انہیں کینسر ہے میں نے ان کو ہاسپٹل میں ایڈمٹ کروا دیا ہے میں ان سے ملنے نہیں گیا جا
ہی نہیں پایا

میں شاید کبھی معاف نہ کر پاؤں

شاہ نے اس کی گود میں سر رکھتے ہوئے مدھم آواز میں جواب دیا

شاہ آپ کو ملنے جانا چاہیے تھا بلکہ ہمیں ملنے جانا چاہیے

یشال میں اس وقت اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا پلیز میں نہیں جانا چاہتا ان سے ملنے مگر شاہ وہ ماں ہیں آپ کی آپ کو جانا چاہیے

ماں کونسی ماں کی بات کرتی ہو تم

تم جانتی ہو ہر برتھ ڈے پر میں انتظار کرتے کرتے سو جاتا تھا مگر وہ کبھی نہیں آتی تھی وہ مصروف ہوتی تھی کہاں اپنے پارٹیز میں میرے ہر سپیشل دن پر بس بابا ہی میرے ساتھ ہوتے تھے

ہم ایک ہی گھر میں رہتے تھے مگر ایسے لگتا تھا جیسے ہم الگ الگ ملکوں میں رہتے ہیں تین تین چار چار دن میں اپنی ماں کی شکل تک دیکھ نہیں پاتا تھا کیوں کیوں کے مصروف ہوتی تھی

14 سال کا تھا میں جب وہ ہمیں چھوڑ کر چلی گئی کیونکہ انہیں آزادی چاہیے تھی وہ اپنی زندگی جینا چاہتی تھی کسی اور کے ساتھ

انہوں نے بابا کی محبت کا تو چھوڑو میرا خیال بھی نہیں کیا لوگوں کے طعنہ باتیں میں نے کیسے برداشت کیا بس میں ہی جانتا ہوں بابا بھی مجھے اکیلا چھوڑ کر چلے گئے

اگر زمانہ انکل کا ساتھ نہ ہوتا تو میں شاید کسی

گلی میں پڑا ہوتا وہ اذیت سے ہنس دیا

یشال میں بے اختیار شاہ کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیا

شاہ آپ کو پتا ہے غلطیاں سب سے ہوتی ہیں کوئی بھی فرشتہ نہیں ہوتا ہم سب انسان ہیں
آپ میں سب

ہم سب سے بھی کہیں نہ کہیں غلطی ہو جاتی ہے امی سے بھی غلطی ہو گئی شاید یہی لکھا تھا
ہماری قسمت میں

مگر امی اس غلطی کے لئے شرمندہ ہیں امی اپنی غلطی کے لیے معافی مانگنا چاہتی ہیں
غلطی کرنے والے کو تو خدا بھی معاف کر دیتا ہے شاہ ہم تو پھر انسان ہیں

کیا آپ امی کو ایک موقع بھی نہیں دے سکتے
پلیز آپ سب بھول کر امی کو ایک موقع دے سب ٹھیک ہو جائے گا
کیا آپ کے اندر کا بیٹا یہ گوارا کرے گا کہ آپ کی ماں ایسے تڑپ تڑپ کر آپ کا انتظار
کرتے ہوئے مر جائے

شاہ نے ایک شکایتی نظر اس پر ڈالی
جانتی ہوں کہ میں سخت الفاظ کا استعمال کر رہی ہو
مگر آپ کو یہ سمجھنا ہو گا شاہ کہ وہ ماں ہیں آپ کی

اللہ نہ کرے اگر آج امی کو کچھ ہو جاتا ہے تو آپ ساری زندگی اس گلٹ میں رہیں گے کہ
 کاش ایک بار میں اپنی ماں سے مل لیتا
 بس جو بھی ہوا بھول جائیں امی کو ہماری ضرورت ہے
 اور میں کچھ نہیں جانتی ہم ابھی امی سے ملنے جا رہے ہیں بس

ہسپتال کے کمرے کے باہر آتے ہیں شاہ کی ہمت جواب دے گی
 اتنے سالوں بعد وہ اس عورت سے کیسے ملے گا جو اس کی ماں تھی
 وہ واپس پلٹنے والا تھا کہ یشال نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اسے لئے اندر کی جانب بڑھ گئی
 السلام علیکم امی!
 شبیم ذرا سی چونکی بہت سالوں بعد کسی نے انہیں امی کہہ کر پکارا تھا مگر اندر آنے والی
 بالکل انجان تھی وہ اسے نہیں پہچانتی تھی
 مگر جیسے ہی ان کی نظر اس لڑکی کے ساتھ کھڑے وجود پر پڑی
 انہیں ایسا لگا جیسے زندگی رک سی گئی ہو
 کتنی دعائیں مانگی تھیں انہوں نے اس ایک لمحے کیلئے کتنا کچھ سوچا تھا

کہ وہ سامنے آئے گا تو اسے معافی مانگی اسے سینے سے لگالیں گے
مگر کیا یہ سب اتنا ہی آسان تھا کیا یہ سب ممکن تھا کیا وہ انہیں کبھی معاف کر پائے گا مگر
انہیں معافی مانگنی تھی ایک بار اسے بیٹا کہہ کر پکارنا تھا
ایک بار اسے سینے سے لگانا تھا

شاید شاید کہ اللہ نے ان کے گناہ معاف کر دیئے ہوں شاید ان کی سزا ختم ہو گئی ہو
وہ یہی سوچتے ہوئے زار و قطار رو دی
شاہو

بیٹا ایک بار مجھے معاف کر دو میں تمہارے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں شبنم بیگم نے ان کے
آگے اپنے ہاتھ جوڑ دیئے

یشال جلدی سے ان کی طرف بڑھی اور انکو سہارا دے کر بٹھایا اور ان کے بہتے آنسو کو
اپنے ہاتھوں سے صاف کرنے لگی
www.urdu novelsmania.com
جبکہ شاہ ابھی تک بت بنا انہیں دیکھ رہا تھا
جھریوں زدہ چہرہ ہڈیوں کا ڈانچہ جسم ویران آنکھیں سوکھے ہونٹ جنہیں وہ بار بار زبان سے
تر کرنے کی کوشش کر رہی تھی

یہ عورت اس کی ماں تو نہیں تھی اس کی ماں تو بہت خوبصورت ہر وقت سچ دھج کر رہنے والی عورت تھی

شاہو

شبم بیگم نے دونوں بازو اس کے لئے پھیلاتے ہوئے اسے پکارا
پلیز بیٹا مجھے معاف کر دو وہ مسلسل روتے ہوئے اس سے معافی مانگ رہی تھی
شاہ خاموشی سے ان کے کھلے بازو میں سما گیا اور ان کے کمزور وجود کو اپنے حصار میں لے کر
پھوٹ پھوٹ کر رو دیا

وہ وہی چھوٹا سا بچہ بن گیا تھا جو ہر سپیشل دن پر اپنی ماں کا انتظار کرتا تھا
آپ نے کیوں کیا ایسا امی

کیوں آپ مجھے اور بابا کو چھوڑ کر چلی گئی ایک بار بھی آپ نے میرے بارے میں نہیں سوچا
ایک بار بھی آپ کو میرا خیال نہیں آیا
کیوں امی کیوں آپ نے ایسا کیوں کیا

شاہ ان کے سینے سے لگا کسی معصوم بچے کی طرح ان سے شکوہ کر رہا تھا
اب میں آپ کو کہیں جانے نہیں دوں گا آپ ہمیشہ میرے ساتھ رہیں گی ہیں نا امی آپ
رہیں گئی نہ میرے ساتھ

آپ کو پتہ ہے میں آپ کو بہت یاد کرتا تھا ساری دنیا سے کہتا تھا کہ میں آپ سے نفرت کرتا ہوں مجھے آپ کی یاد نہیں آتی مگر سچ میں مجھے آپ کی بہت یاد آتی تھی رات کو میں آپ کو یاد کرتے کرتے سو جاتا تھا

امی آپ کیوں نہیں آتی میرے پاس
اب کیوں چلی گئی مجھے چھوڑ کر
مجھے معاف کر دو بیٹا میں بہت غلط تھی

میں نے جس سے انسان کے لیے تمہیں چھوڑا مرتضیٰ کو چھوڑا وہ تو بس دولت کا بھوکا تھا
جلد ہی جب دولت ختم ہو گئی تو اسکے پیار کا نشہ بھی اتر گیا
اور وہ اپنی اصلیت پر آ گیا جلد ہی وہ مجھ سے اتنا تنگ آ گیا کہ مجھے چھوڑ کر چلا گیا
کس منہ سے آتی میں تم لوگوں کے پاس
کیا جواب دیتی میں مرتضیٰ کو کہ میں نے جس انسان کے لئے تم جیسے مخلص انسان کو دھوکہ
دیا

وہ بس دولت کا بھوکا تھا

جب دولت ختم ہو گئی تو مجھے دردِ در کی ٹھوکریں کھانے کے لئے چھوڑ کر چلا گیا
شبِ نیم بیگم بہت مشکل سے اٹک اٹک کر جواب دے رہی تھی

میں تم سے اور مرتضیٰ دونوں سے بہت شرمندہ تھی
 بس مجھے ایک بار معاف کر دو تاکہ میں سکون سے مر سکوں
 امی پلیز آپ ایسا نہ بولے یشال نے بے اختیار شبنم بیگم کو ٹھوکا تھا
 امی آپ کو پتا ہے میری شادی ہو گئی ہے یہ آپ کی بہو
 ہے نہ پیاری شاہ نے یشال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا
 ماشاء اللہ بہت پیاری ہے اللہ خوش و آباد رکھے
 شبنم بیگم نے یشال کی پیشانی پر بوسہ دیتے ہوئے دعا دی
 تم میرے بیٹے کا بہت خیال رکھنا اسے ہمیشہ خوش رکھنا اس کا ساتھ کبھی مت چھوڑنا
 دونوں ہمیشہ ایک ساتھ خوش رہو آباد رہو
 اچانک بات کرتے کرتے شبنم بیگم کی سانسیں اکھڑنے لگی
 تمہیں پتا ہے شاہو
 مرتضیٰ جب بھی ملنے آتے تھے نا وہ ہمیشہ منہ دوسری طرف کر لیتے تھے جیسے بہت ناراض
 ہوں
 ہونا بھی چاہیے آخر میں نے انکے پیارے بیٹے کو تکلیف دی تھی مگر آج دیکھو وہ دونوں
 بازو پھیلائے کھڑے ہیں مسکرا رہے ہیں بہت خوش ہیں وہ آج

امی پلیز آپ بات نہ کریں آپ کی طبیعت خراب ہو رہی ہے

شاہ نے بے اختیار انہیں خاموش رہنے کے لیے کہا

وہ دیکھو نہ میرا انتظار کر رہے ہیں دیکھو مجھے اپنے پاس بلا رہے ہیں مجھے ان کے پاس جانا

ہے مجھے ان کے پاس جانا ہے وہ بے خودی کے عالم میں یہی الفاظ دوہرا رہی تھی

وحشت_عشق

سنعیہ_شاہ

قسط_24



شبم بیگم کو گزرے تین ماہ سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا تھا سب کچھ اپنے معمول پر آچکا تھا شاہ نے آفس جانا شروع کر دیا تھا یصال کی وہی روٹیں۔ یا تو کچن میں شاہ کے لئے کچھ نہ کچھ بنا رہی ہوتی کبھی گھر کی سیٹنگ چن کر رہی ہوتی تو کبھی رانو سے لمبی لمبی کالیں چل رہی ہوتی شاہ اور یصال اپنی زندگی سے پوری طرح مطمئن تھے وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ بے حد خوش اور مکمل تھے

آج بھی یصال کچن میں شاہ کے لیے کوئی اٹالین

ڈش تیار کرنے میں لگی ہوئی تھی کہ دینو بابا نے اسے سعد بھائی اور شاہ کے آنے کی اطلاع دی

سعدی کے آنے کا سن کر وہ بے اختیار خوش ہوگی

اسلام علیکم سعد بھائی کیسے ہیں آپ اور آج کے دن بعد آپ کو اپنی بہن کی یاد کیسے آگئی

یشال نے شکوہ کرتے ہوئے کہا

ارے جاو یا ر کونسی بہن کون سا بھائی کونسا یا ر کسی کو میرا خیال ہی نہیں ہے ایک یہ ذین خود

تو شادی کر کے بیٹھ گیا میرا کسی کو خیال نہیں آتا

سعد نے ذین کی طرح اس طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

ایک مجھے تم سے ہی امید کہ چلو میری بہن ہے میرے بارے میں ضرور سوچے گی مگر نہیں
جی ہماری بہن کو کب ہماری پرواہ ہے

بس ہم تو دنیا داری کے لیے بھائی ہیں کسی نے ہمیں بھائی سمجھا ہی کب ہے
اور ایک وہ ہماری اماں جان جن کو لگتا ہے کہ ابھی تو میں خود بچہ ہوں بلا بیوی کو کیسے
سنبھالوں گا

شاہ کی بار تو نہیں لگا تھا بچہ ماشاء اللہ ایک سال ہونے کو آیا ہے شادی کو اور ایک میں ہی بچہ
لگتا ہوں سب کو

مطلب یہ تو حد ہو گئی نا انصافی کی جس عمر میں ذین دادا بنے گا اس عمر میں اچھا لگوں گا باپ
بننے

شاہ جو کافی دیر سے اس کی بک بک سن رہا تھا اس بات پر ہنس دیا جب کہ یشال بری طرح
شرمادی

سعد بھائی آپ بھی

بتائیں تو آخر ہوا کیا ہے یشال نے معصومیت سے سوال کیا

ہوا کیا ہے تمہیں ابھی تک پتہ نہیں چلا کہ کیا ہوا ہے سعدی کا دل کیا کہ اپنا سر دیوار پر دے
مارے

میری پیاری بہن کسی کی یاد میں بے قرار ہو گیا ہوں میں بھوک نہیں لگتی پیاس نہیں لگتی سارا سارا دن اس کے خیالوں میں کھویا رہتا ہوں کسی کام پر توجہ نہیں دے پاتا اب اسے اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہوں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں اور کچھ جاننا چاہتی ہو تو بتاؤ

سعدی نے کسی فلمی عملگین ہیر و نن کی طرح ایکٹنگ کرتے ہوئے جواب دیا شاہ تو ہنس ہنس کر برا حال ہو چکا تھا جبکہ یشال ابھی تک سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی کہ یہ چکر کیا ہے

کون ہے وہ لڑکی جسے آپ پسند کرتے ہیں آخر یشال کے دماغ میں بات آہی گی کون ہو سکتی ہے وہی لڑکا بلی جس نے آپ کی شادی میں میرے بھائی کو کنگال کر دیا تھا سعدی نے شرماتے ہوئے جواب دیا

کیا مطلب آپ رانو کو پسند کرتے ہیں آپ رانو سے پیار کرتے ہیں

رانو بھی آپ کو پسند کرتی ہے اتنی بری بات ہے میری بیسٹ فرینڈ نے مجھے بتایا تک نہیں کب سے چل رہا ہے یہ سارا چکر

اس کی تو میں بعد میں خبر لوں گی

یشال نے سعدی کو گھورتے ہوئے سوال پر سوال کیا

ارے بہنا ذرا سانس تو لو وہ تو میری جان کی پکی والی دشمن ہے پوری لڑاکا بلی ہے کاٹ کھانے کو دوڑتی ہے

مجھے روڈ سائیڈ ریمو عاشق آوارہ بے غیرت انسان اور نہ جانے کیا کیا سمجھتی ہے بلکہ دوبار تو اپنے معصوم گال پر اس کے ہتھوڑے جیسے ہاتھوں سے تھپڑ بھی کھا چکا ہوں سعدی نے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے جواب دیا اس باریشال بھی کھلکھلا کر ہنس دی

تم تو میری پیاری بہن ہوں ذرا معاملہ کی کلکیر کرو ادونا میرے ہونے والے بچے بھی تمہیں دعا دیں گے

اسے سمجھاؤں کہ میں کوئی ایسا ویسا انسان نہیں ہوں بہت شریف اور سیدھا سادہ سا بندہ ہوں

سعدی نے منت کرنے والے انداز میں یشال کو کہا

ہاں تو یہ بات ہے سعدی بھائی اب آپ بالکل بھی فکر نہ کریں کیونکہ آپ کی وکیل یشال شاہ سیہ اور میں کبھی بھی نہیں ہارتی انشاء اللہ ہم یہ کیس بھی جیت جائیں گے یشال بے حد خوش تھی کہ اس کی پیاری دوست کے نصیب میں ایک اتنا اچھا انسان لکھا ہے

یہ ہوتی نہ میری بہن والی بات
 چلو اب اسی بات پر جلدی سے مجھے کچھ کھلا دو بہت بھوک لگی ہے تین چار دن سے کچھ کھایا
 بھی نہیں سعد نے دہائی دینے والے انداز میں کہا
 جبکہ شاہ بس اسے دیکھ کر رہ گیا کیونکہ ابھی آفیس میں وہ دو برگر تین سمو سے اور دو کوک کے
 کین ہضم کر کے آ رہا تھا
 دوسری طرف یشال جلدی سے کھانا لگانے کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی

رات کو یشال کافی دیر تک اماں بی سے فون پر بات کرنے کے بعد کمرے میں آئی تھی
 شاہ بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے اسی کا انتظار کر رہا تھا
 ارے جان آج اتنی لیٹ کیا باتیں ہو رہی تھیں اماں سے
 شاہ آپ کو پتا ہے میں بے حد خوش ہوں رانا اور سعد بھائی ایک ساتھ کتنے اچھے لگیں گے
 نہ



وہ اس کے ساتھ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولی
 ہاں وہ تو ہے لیکن تم کہاں تھی آج تمہارا بھائی کیا آیا تم تو اپنے معصوم شوہر کو بھول ہی گئی

شاہ نے اسے اپنی باہوں کے حصار میں لیتے ہوئے شکوہ کیا
 ارے نہیں ایسا کچھ نہیں ہے میں تو آپ کو بتا رہی تھی کہ اماں بی سے میں نے بات کر لی
 ہے وہ تو خود چاہتی ہیں رانوان کے گھر کی ہو بنے
 میں اور اماں بی کل باقاندہ پاپا کے ہاں رشتہ لے کے جا رہے ہیں
 کتنا مزہ آئے گا نہ شادی میں
 یشال کب سے اپنی ہی بولے جا رہی تھی جبکہ شاہ اس کی زلفوں میں کھویا ہوا تھا
 شاہ آپ میری بات سن رہے ہیں
 شاہ کو خود سے الگ کرتے ہوئے یشال نے مصنوعی غصے سے اسے گھورا
 میں تو ہر وقت بس تمہیں سنتا ہوں تمہیں دیکھتا ہوں
 شاہ نے معصومیت سے جواب دیا
 وہ ابھی اور نہ جانے کیا کہنے والی تھی کہ شاہ نے ایک جھٹکے سے اسے اپنے قریب کیا
 اور اس کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیے

یشال اور اماں بھی جس وقت زمان والا میں پہنچے رانو گھر پر موجود نہیں تھی
 وہ لائبریری گئی ہوئی تھی

اماں بی نے بنا آگے پیچھے کی بات کیے زمان سے
 سعدی کے لیے رانو کا ہاتھ مانگ لیا
 بہن مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے جیسے میرے لئے ذین ہیں ویسے ہی سعدی بھی ہے گھر
 کا دیکھا بھالا بچہ ہے مجھے بھلا کیا اعتراض ہو سکتا ہے
 لیکن میں پھر بھی ایک بار انو سے بات کرنا چاہتا ہوں
 اس کی فکر آپ مت کریں پا پا اس سے بات کر لوں گی یشال جلدی سے بولی
 پھر مجھے بھلا کیا اعتراض ہو سکتا ہے جیسے آپ لوگوں کی مرضی
 زمان صاحب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا
 پا پا ہم سب ایسا کرتے ہیں کہ آج رات آپ ڈنر ہمارے ساتھ کریں اور میں رانو سے بات
 بھی کر لوں گی
 یشال نے جلدی سے سارا پروگرام سیٹ کر لیا
 جس پر اماں بی اور زمان صاحب دونوں ہنس دیے

#وحشت_عشق

سنعیہ شاہ # قسط 25 

شاہ آج آفس سے جلدی اٹھ آیا تھا کیوں کے یشال گھر میں اکیلی تھی سکینہ اور اس کی بیٹی اپنے کسی رشتہ دار سے ملنے کے لیے گئی ہوئی تھی اور یشال نے سب کو ڈنر پر بلایا تھا اوپر سے اس کی طبیعت صبح سے ہی کچھ ناساز تھی شاہ جب گھر پہنچا تو یشال کچن میں مصروف تھی کیا ہو رہا ہے جان شاہ

کچھ نہیں شاہ بس ڈنر کی تیاری کر رہی ہوں یشال نے مصروف سے انداز میں جواب دیا میں نے کہا بھی تھا کے باہر سے کھانا منگوا لیتے ہیں کیوں تم اتنی محنت کر رہی ہو شاہ نے پیار سے اس کے چہرے سے بالوں کی لٹیں ہٹاتے ہوئے کہا

نہیں نام مجھے یہ سب کرنا اچھا لگتا ہے اور آپ کو ہوا کیا ہے کام ہی کتنا ہے کبھی آپ نوکر رکھنے کی بات کرتے ہیں کبھی آپ کھانا باہر سے منگوانے کی بات کرتے ہیں

یشال نے ناراضگی سے شاہ کو گھورتے ہوئے سوال کیا

کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ تم کام کرو میں چاہتا ہوں تم بس خوش رہو

تو مجھے یہ سب کر کے خوشی ہی تو ملتی ہے یشال نے شرارت سے آٹے والے ہاتھ شاہ کی ناک پر لگاتے ہوئے جواب دیا

اچھا لاؤ میں تمہاری مدد کر دیتا ہوں

آپ میری مدد کریں گے یشال نے مذاق اڑانے والے انداز میں شاہ کو چھیڑا

ہاں تمہیں کیا لگتا ہے مجھے کھانا بنانا نہیں آتا تم پیچھے ہٹو دیکھو میں ابھی کیسے آٹا گوندھتا ہوں

شاہ نے یشال کو وہاں سے ہٹاتے ہوئے اپنی شرٹ کے بازو فولڈ کئے اور آٹا گوندھنے لگا

جبکہ یشال کا ہنس ہنس کے برا حال تھا

شاہ نے آٹے میں پانی بہت زیادہ ڈال دیا تھا

شاہ ایک نظر ہستی ہوئی اپنی بیوی پر ڈال رہا تھا جبکہ دوسری نظر اپنے ہاتھ میں موجود تھالی پر

جسے میں آتا کم اور پانی زیادہ تھا

آپ ہٹے یہاں سے مجھے یقین آ گیا کہ آپ دنیا کے سب سے اچھے کوک ہے

یشال نے ہنستے ہوئے شاہ کو وہاں سے ہٹایا اور خود آٹا گوند ہننے لگی
جب اچانک شاہ نے اسے اپنے حصار میں لیا اور کمر سے پکڑ کر اسے خود سے بے حد قریب
کر لیا

شاہ پلیر چھوڑیں مجھے

میں کام کر رہی ہوں یشال نے اسے خود سے الگ کرنے کی ناکام کوشش کی
کرو ناکام میں نے کب منع کیا ہے شاہ نے ایک بار پھر یشال کو خود سے قریب تر کر لیا
تھبی باہر سے رانعم یشال کو ڈھونڈتے ہوئے کچن میں داخل ہوئی
گڑیا مجھے بتا تو دیتی میں جلدی آجاتی تمہاری مدد

اندر کا منظر دیکھ کر اس کی باقی بات منہ میں ہی رہ گئی اس نے اپنے ہاتھ جلدی سے اپنے
آنکھوں پر رکھنے کے بجائے کانوں پر رکھ لئے

میں نے کچھ بھی نہیں دیکھا بلکہ میں تو یہاں ابھی آئی بھی نہیں ہو رانعم نے معصومیت سے کہا
شاہ جلدی سے یشال سے الگ ہوا میں تو بس آٹا.... کچھ نہیں آتا تمہاری دوست کو سب
کام بالکل بھول چکی ہے میں بس اس کی مدد کر رہا تھا وہ اور بھی کچھ کہتا کہ رانعم کو ہنستے دیکھ کر
وہاں سے نکلتا چلا گیا

یشال کا چہرہ لال ٹماٹر کے جیسا ہو گیا تھا رانوا اور یشال نے ایک دوسرے کو دیکھا دونوں کھلکھلا کر ہنس دی

ڈرن خوشگوار ماحول میں کیا گیا ڈرن کے بعد اماں نے رانو کو اپنے پاس بلایا اور اپنی خاندانی انگوٹھی جو انہیں انکی مرحومہ ساس نے پہنائی تھی وہ اس کی انگلی میں ڈال دی رانو ہکا بکا سی دیکھتی رہ گئی اسے کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا

وہ سب کو یک تک دیکھ رہی تھی جو بے حد خوش تھے رانو نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے ہی تھے کہ اماں بی بول اٹھی

جب تک تم نہیں چاہتی رخصتی نہیں ہوگی تم آرام سے اپنی تعلیم مکمل کر سکتی ہو رانعم بنا کچھ کہے خاموشی سے وہاں سے اٹھ کر چلی گئی

جسے اماں بی نے شرم کا نام دیا

سعد کے توپاؤں ہی زمین پر نہیں تک رہے تھے اسے ابھی تک یقین نہیں آ رہا تھا کہ رانو اتنی آسانی سے مان سکتی ہے وہ بے حد خوش تھا جبکہ

دوسری طرف رانو کمرے میں مسلسل یہاں سے وہاں چکر کاٹ رہی تھی

اسے ابھی تک یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ سب اچانک ہوا کیسے
وہ نظر باز فلرٹی انسان مجھ سے شادی کیسے کر سکتا ہے
رانو مرگی

رانو نے اپنے ہی ہاتھوں سے اپنا سر پیٹ ڈالا تھا
رانو کا دل کر رہا تھا کہ اپنا سر دیوار پر دے مارے مگر اس سے تو درمجھے ہی ہو گا نا
ہالے یہ ضرور مجھ سے بدلہ لینے کے لیے شادی کرنا چاہتا ہے میں نے اسے تھپڑ مارا تھا نہ
اب میں کیا کروں کس سے بات کروں کون مجھے اس ظالم انسان سے بچائے گا
مجھے گریا سے بات کرنی ہوگی وہی میری مدد کر سکتی ہے مجھے نہیں کرنی اس انسان سے شادی
وہ جلے پیر کی بلی کی طرح یہاں سے وہاں چمکاٹ رہی تھی

www.urdu novelsmania.com

شاہ میری بات سنیں یشال نے شاہ کو پکارا

ہاں بولو جان

وہ انگلیاں مروڑتے ہوئے اس سے کچھ کہنے کی کوشش کر رہی تھی

بالکل بھی نہیں

تم جانتی ہو نہ مجھے تمہارے بنا رہنا پسند نہیں
مجھے تو تمہارے بنا نیند بھی نہیں آتی

شاہ نے اسے اس کے ارادے سے باز رکھنے والے انداز میں کہا
ایک ہی تو رات کی بات ہے مجھے رانو سے بہت سی باتیں کرنی ہیں
ہاں تو میں صبح میں خود لے جاؤں گا نا

شاہ نے یشال کو اپنی باہوں میں بھرتے ہوئے کہا
شاہ پلیز بس


آج کی رات


یشال نے معصومیت بھرے انداز میں شاہ کو منانے کی کوشش کی
جان یہ میرے لئے ایک رات نہیں ایک سال جیسا ہوگا میں تم سے ایک پل بھی دور نہیں
رہ سکتا اور تم مجھ سے دور جانا چاہتی ہوں

میں آپ سے دور تھوڑی جانا چاہتی ہوں یشال جلدی سے بول اُٹھی تو پاس آنا چاہتی ہوں
شاہ نے اس کو مزید خود سے قریب کرتے ہوئے اس کے کانوں میں سرگوشی کی
شاہ میں رانو سے سعد بھائی کے بارے میں بات کرنا چاہتی ہوں وہ شام سے ہی کافی چپ
چپ سی ہے

ہاں تو اسے یہاں روک لو نا
 شاہ شادی کے بعد ایک بار بھی بابا کے ہاں نہیں گئی۔ بس آج کی رات کی توبات ہے میں صبح
 ہوتے ہی واپس آ جاؤں گی
 اوکے ٹھیک ہے مگر بس آج کی رات شاہ ہار ماننے والے انداز میں کہا
 تھینک یو شاہ آپ بہت اچھے ہیں
 یشال نے جلدی سے اس کے گال پر کس کی اور وہاں سے باہر نکل گئی
 جبکہ شاہ اس کی اس حرکت پر بس گہری سانس بھر کر رہ گیا

وحشت۔ عشق 

سنعیہ۔ شاہ 

قسط۔ 26 

گھر آتے ہی رانو بنا کوئی بات کیے اپنے اور گڑیا کے مشترک کمرے میں چلی گئی
وہ اچھی خاصی ڈسٹرب لگ رہی تھی

یشال جب کمرے میں داخل ہوئی تو رانویہاں سے وہاں چکر کاٹنے میں مصروف تھی
رانو سعدی بھائی تم سے بات کرنا چاہتے ہیں گڑیا نے موبائل اس کے ہاتھ میں تھماتے
ہوئے کہا

جسے اس نے مکمل نظر انداز کر دیا
گڑیا مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے

ہاں کر لینا بات میں ساری رات یہاں ہوں پہلے تم سعد بھائی سے بات کر لو
یار نہیں کرنی مجھے بات

رانو نے موبائل بیڈ پر پھینکتے ہوئے غصے سے کہا

جبکہ دوسری طرف کال پر موجود سعد بھی اچھا خاصا پریشان ہو چکا تھا کہ وہ اس سے بات
کیوں نہیں کرنا چاہتی

کیا بات ہے رانو تم ایسے کیوں بات کر رہی ہو

گڑیا یہاں بیٹھ تو میری بات سن دانو نے گڑیا کو بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا
مجھے سعد سے شادی نہیں کرنی

کیوں تم کسی اور کو پسند کرتی ہو اب گڑیا بھی صحیح معنوں میں پریشان ہو چکی تھی
دوسری طرف سعد کو ایسا لگا کہ اس کی سانسیں تھم گئی ہیں
ارے نہیں یار اگر ایسا کچھ ہوتا تو کیا میں تم سے کچھ چھپاتی
سعد نے بھی شکر کی سانس لی تھی وہ کسی اور کو پسند نہیں کرتی
تو پھر کیا بات ہے گڑیا نے ناراضگی بھرے انداز میں کہا
یار تم نہیں سمجھو گی وہ صرف مجھ سے بدلہ لینا چاہتا ہے اس لئے تو مجھ سے شادی کرنا چاہتا
ہے

رانو نے بیچارگی سے کہا
بدلا کیسا بدلہ کس بات کا بدلہ
یشال نے حیرانگی سے سوال کیا

ارے یار تمہاری شادی پہ وہ مجھے عجیب عجیب نظروں سے گھور رہا تھا
چھپچھورا انسان

یار ایسے تو نہ بولو سعد بھائی کو اتنے اچھے اور سیدھے سادے سے انسان ہیں

سعد کو اپنی بہن پر بے حد پیار آیا اور اس نے اس کی غائبانہ کہیں بلائیں لے ڈالی جبکہ دوسری طرف رانو کا بس نہیں چل رہا تھا کہ گڑیا کو اٹھا کر اس کے بھائی کے گھر چھوڑ آئے

ہاں بالکل سیدھا اور شریف انسان ہیں بلکل جلیبی کی طرح رانو نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا جبکہ دوسری طرف سعد نے اپنی ہنسی با مشکل کنٹرول کی

رانو وہ بہت اچھے انسان ہیں میری بات تو سنو

مجھے کچھ نہیں سننا دانو نے سر سے پیر تک چادر تانی جس کا مطلب تھا کہ اب وہ مزید بات نہیں کرنا چاہتی

یشال نے بھی اپنا موبائل اٹھایا اور کمرے سے باہر نکل گئی اس نے اپنے بھائی کو آج کی رپورٹ بھی تو دینی تھی

ہیلو سعدی بھائی آپ نے سنا آپ کی ہونے والی زوجہ آپ کے بارے میں کیسے خیالات رکھتی ہیں

یشال نے ہنستے ہوئے سعدی سے پوچھا

ہاں بہن سن لیا تم بس ایک کام کرو کسی طرح میری ایک ملاقات کروادو میری ہونے والی زوجہ سے باقی میں سب کچھ خود ہی سنبھال لوں گا

نہ بابا نہ مجھ سے نہ ہو پائے گا اگر اس کو پتہ چل گیا تو وہ تو میری جان ہی لے لے گی

یشال نے ڈرے ہوئے لہجے میں جواب دیا

کسی بہن ہو تم اپنے بھائی کے لئے اتنا بھی نہیں کر سکتی میرے ہونے والے بچے بھی تمہیں دعا دیں گے

بس کسی طرح ان کی اماں کو ایک بار مجھ سے ملنے کے لیے راضی کر لو

سعدی نے دہائی دینے والے انداز میں کہا

اچھا ٹھیک ہے میں کچھ سوچتی ہوں

اب آپ اپنا خیال رکھیں میں اندر جاتی ہوں کہیں اس کو شک ہو گیا تو آج کی رات میری زندگی کی آخری رات ہوگی

یشال نے ہنستے ہوئے فون آف کیا اور اندر کی جانب چل دی

ابھی وہ روم کے دروازے پر پہنچی ہی تھی کہ ایک بار پھر اس کا موبائل بج اٹھا

موبائل کی سکرین پر موجود نمبر کو دیکھ کر اس کے ہونٹ بے اختیار مسکرا اٹھے

ہیلو کیسے ہیں آپ

یشال نے کال اٹھاتے ہی مسکراتے ہوئے پوچھا

کیسا ہو سکتا ہوں شاہ نے اداس سسی آواز بناتے ہوئے جواب دیا

جس کی بیوی اتنی ظالم ہو وہ بھلا کیسا ہو سکتا ہے

کیوں آپ کی بیوی نے آپ پر کیا ظلم کر دیا ہے

یشال نے معصومیت سے پوچھا

تمہیں نہیں پتا

شاہ نے ناراضگی سے جواب دیا

مجھے اکیلا چھوڑ کر چلی گئی

اور ایک بار مجھے ساتھ چلنے کے لئے بھی نہیں کہا

ہاں میں کہتی بھی تو آپ نے کونسا آجانا تھا

بہت سمجھنے لگی ہوں مجھے شاہ نے محبت بھرے لہجے میں کہا

ہاں میں جانتی ہوں آپ کو کسی اور کے گھر میں رات رکھنا پسند نہیں ہے

اچھا یہ سب چھوڑیں آپ بتائیں آپ کیا کر رہے ہیں

کچھ نہیں بس تمہیں یاد کر رہا ہوں

ابھی سے یاد ابھی تو مجھے آئے ہوئے دو گھنٹے بھی نہیں ہوئے
 یشال نے حیرانگی سے کہا
 تم کیا جانو تمہارے بنا گزرنے والا ایک ایک پل مجھ
 پے کتنا بھاری ہے

شاہ کہ لہجے میں موجود اپنے لئے پیار پر یشال کی آنکھیں بھیگ گئیں
 اتنی محبت کرتے ہیں آپ مجھ سے یشال میں کھوئے ہوئے انداز میں پوچھا
 بہت زیادہ خود سے بھی زیادہ سب سے زیادہ
 شاہ کے اس انداز پر یشال بے اختیار مسکرا دی
 آسمان پر موجود چاند بھی ان دونوں کی محبت نے مسکرا دیا

یشال کب سے جلدی جلدی کا شور مچا رہی تھی کہ اسے آج شاپنگ پر جانا ہے اور رانو کو ہر
 حال میں اس کے ساتھ چلنا ہے
 ارے بابا آرہی ہو تھوڑا انتظار تو کرو رانو نے جلدی سے اپنا پرس اٹھایا اور اس کے ساتھ
 ہوئی

اپنے لئے دو تین ڈریس لینے کے بعد یشال رانو کو ایک ریسٹورنٹ میں بٹھایا

تم یہاں رکو میں بس دو منٹ میں آتی ہوں مجھے لگتا ہے کہ میں اپنی ڈریس کا بیگ وہیں چھوڑ کر آگئی ہویشال نے پریشانی سے کہا
میں بھی تمہارے ساتھ چلتی ہوں
نہیں تم بیٹھو کچھ آرڈر کرو میں بس ابھی آتی ہوں
یشال یہ کہتے ہوئے ریسٹورنٹ سے باہر نکل گئی....



#وحشت_عشق

#سنعیہ_شاہ

#قسط_27

رانو کو وہاں بیٹھے ہوئے پندرہ منٹ سے زیادہ ہو چکے تھے مگریشال کا کہیں کوئی اتا پتا نہیں تھا

اب رانو پریشان ہو چکی تھی کہ نہ جانے اس کی پیاری سہیلی کہاں چلی گئی ہے وہ کسی مصیبت میں نہ ہو

ابھی رانو اٹھنے کا ارادہ کر ہی رہی تھی کہ سامنے سے اسے سعد آتا ہوا نظر آیا

یہ یہاں کیا کر رہا ہے رانو نے برا سامنہ بناتے ہوئے سوچا

اور وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی تب تک سعد بھی اس کے قریب پہنچ چکا تھا

السلام علیکم رانعم

کیسی ہیں آپ

سعد میں اسے مخاطب کرتے ہوئے پوچھا

وعلیکم السلام

الحمد للہ میں بالکل ٹھیک آپ کیسے ہیں

رانو نے بمشکل اپنے چہرے کے زاویے سیدھے کرتے ہوئے پوچھا

میں بالکل ٹھیک بہت خوش

بیٹھیں نا جا کہاں رہی ہیں وہ جو جانے کے لئے آگے بڑھ رہی تھی سعد نے اسے روک لیا

نہیں تھینک یو کافی دیر ہو چکی ہوگی گڑیا بھی انتظار کر رہی ہوں گی اس نے براسا منہ بناتے ہوئے کہا یہ تو پیچھے پڑ گیا ہے اب کیسے اس سے پیچھا چھڑواں رانودل میں سوچ کر رہ گئی

یشال تو کب کی شاہ کے ساتھ گھر چلی گئی ہے سعدی نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جس پر صحیح معنوں میں رانو کے دماغ نے کام کرنا بند کر دیا تھا

یشال مجھے اکیلا چھوڑ کر خود زین بھائی کے ساتھ چلی گئی

رانو دم آواز میں بر بڑائی

سعدی با مشکل سن پایا

اکیلا کہاں وہ آپ کو میرے پاس چھوڑ کر گئی ہے

اصل میں مجھے آپ سے کچھ بات کرنی تھی آپ نے بات کرنے سے صاف انکار کر دیا اس لئے مجھے یہ راستہ اپنانا پڑا

سعدا بھی اور بھی کچھ کہنے والا تھا کہ رانو نے اس کی بات درمیان میں کاٹ دی

دیکھیں مسٹر مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی نہ ہی مجھے آپ کی کوئی بات سنی ہے اور نہ ہی مجھے یہاں آپ کے ساتھ بیٹھنے کا ہی شوق ہے

آپ تو شروع سے ہی چھچھوڑے ہیں مگر گڑیا سے مجھے یہ امید نہیں تھی

وہ غصے میں بنا اس کی طرف دیکھے بولے جا رہی تھی جبکہ سعد کیلئے اپنی ہنسی قابو کرنا مشکل ہو رہا تھا

وہ نروس نروس سی کچھ بوکھلائی ہوئی اسے اپنے دل کے بے حد قریب لگ رہی تھی رانعم پلیر بیٹھیں مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے اس کے بعد میں خود آپ کو گھر چھوڑ آؤں گا

سعد نرم لہجے رانو سے کہا
رانعم خاموشی سے کرسی پر ٹک گئی جو بھی کہنا ہے جلدی سے کہے
رانعم آج سے پہلے کبھی اس طرح کسی سے نہیں ملی تھی لاکھ خود اعتماد اور بولڈ سی مگر اس وقت وہ کافی گھبرائی ہوئی تھی

آپ پلیر ریلیکس ہو جائیں سعد نے پانی کا کلاس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا
جبے وہ ایک ہی سانس میں چڑھاگی اس وقت اس کا دل دوگنی رفتار سے دھڑک رہا تھا وہ خود بھی اپنی حالت سمجھنے سے قاصر تھی

وہ ایسے کرسی پر بیٹھی تھی جیسے ابھی اٹھ کر بھاگ جائے گی
سعد اس کی حالت پر مسکرا دیا

مجھے لمبے لمبے ڈائلاگ بولنا نہیں آتے نایں کوئی سرک چھاپ عاشق ہو جو کہ آپ مجھے سمجھتی ہیں بس اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ پہلی نظر میں ہی میں آپ کو پسند کر بیٹھا اور شادی میں جو بھی حرکت مجھ سے ہوئی میرا کوئی غلط ارادہ نہیں تھا مگر آپ مجھے غلط سمجھ بیٹھی تھی

ان سب کے لئے میں آپ سے معافی چاہتا ہوں میں آپ کو بہت پسند کرتا ہوں اور آپ کو اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہوں میں کوئی بہت بڑے بڑے وعدے نہیں کر سکتا کہ آپ کے لئے یہ کر لوں گا وہ کر لوں گا مگر میں پوری کوشش کروں گا کہ آپ کی ہر خواہش آپ کے کہنے سے پہلے پوری کر سکوں

امید کرتا ہوں کہ آپ کے دل سے تمام شکوے ختم ہو چکے ہوں گے اور ہاں ایک بات تو بھول ہی گیا میں آپ سے کوئی بدلہ نہیں لینا چاہتا اور نہ ہی میرا ایسا کوئی ارادہ ہے

رانو جو اس کی باتیں سن رہی تھی چونک کر اسے دیکھنے لگی

جی کل رات جب آپ یشال سے باتیں کر رہی تھی تو میں اس وقت کال پر موجود تھا اسی وجہ سے میں نے آپ کو یہاں ملنے کے لیے بلوایا ہے سعدی نے وضاحت دیتے ہوئے کہا

مگر اس کے باوجود بھی اگر آپ کو لگتا ہے کہ آپ میرے ساتھ نہیں چل سکتی آپ میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تو آپ مجھے بتادیں میں اسی وقت شادی سے انکار کرنے کے لئے تیار ہوں آپ پر کوئی الزام نہیں آئے گا وہ اس کے جواب کا منتظر تھا جبکہ رانو بالکل خاموش تھی کیا میں آپ کی خاموشی کو انکار سمجھو

سعد نے اداسی سے پوچھا
نہیں آپ اماں کو بھیج دیں میں شادی کے لئے تیار ہوں
رانو نے نظریں جھکائے ہوئے جواب دیا
اور باہر کی جانب چل دی
سعد بھی اس کے ساتھ ہی اٹھ کھڑا ہوا

www.urdu novels mania.com

رانو سارے رستے بالکل خاموش رہی تھی یہ بندہ اتنا بھی برا نہیں جتنا میں نے سوچا تھا مجھے پسند بھی کرتا ہے اور بدلہ بھی نہیں لینا چاہتا
رانو نے ایک نظر اس پر ڈالی جو مکمل طور پر ڈرائیونگ کرنے پر مصروف تھا

سعد رانوک اس طرح دیکھنا محسوس کر کے مسکرا دیا
 رانوج گھر میں داخل ہوئی تو گڑیا پہلے ہی ڈرائنگ روم میں اس کا انتظار کر رہی تھی
 تمہارا تو کوئی سامان رہ گیا تھا نا تم تو وہ لینے گئی تھی نہ
 پھر کیا وہاں سے کسی نے اغوا کر لیا تھا جو واپس نہیں آئی
 زمانہ انکل نے کتنے پیسے دیے ان لوگوں کو تمہیں چھوڑنے کے لئے
 وہ غصے سے تنفن کرتی اس کے سر پر کھڑی بول رہی تھی
 اب میری کیا غلطی جب گھی سیدھی انگلی سے نہ نکلے تو انگلی تو تیرھی کرنی پڑتی ہے نہ
 میں نے تو اتنی کوشش کی تھی مجبوراً مجھے انگلی تیرھی کرنی پڑی
 یشال نے دنیا جہاں کی معصومیت چہرے پر سجاتے ہوئے کہا
 گڑیا قسم سے اگر مجھے ہماری بچپن کی دوستی کا خیال نہ ہوتا نا تو میں آج تمہیں.....
 وہ غصے سے کہتی اس کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھ گئی
 وہ سب چھوڑو بتاؤ نہ سعدی بھائی نے کیا بات کی
 کچھ نہیں کیا بات کرنی ہے اس چچھوڑے انسان وہ کچھ کہتی کہتی رک گئی
 میرا مطلب ہے تمہارے سعدی بھائی نے
 اہم اہم

چھجھورے انسان سے تمہارے سعدی بھائی

مطلب کے معاملہ سیٹ ہو گیا گڑیا نے ایک آنکھ دباتے ہوئے اسے چھیڑا

میری پیاری بہنیا بنے گی دلنیا

اف گڑیا چپ کر جاو رانو کا چہرہ ٹماڑ کی طرح سرخ ہو چکا تھا جب اس سے کوئی اور بات نہ

بنی تو کشن اٹھا کر اپنے چہرے پر رکھ لیا

بھائی صاحب میں نے تو بہت سمجھانے کی کوشش کی مگر ان صاحب کا کہنا ہے کہ رانعم

شادی کے بعد بھی پڑھ سکتی ہے

آپ ایک بار بات تو کریں وہ اچھی خاصی غصے میں لگ رہی تھی

ارے بہن جی نیک کام میں دیر کیسی جب بچے راضی ہیں تو ہمیں بھلا کیا اعتراض ہو سکتا

ہے اس رشتے سے

جب سعد کو اس بات پر کوئی اعتراض نہیں کہ رانو شادی کے بعد بھی اپنی پڑھائی جاری رکھ

سکتی ہے تو بھلا ہمیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے آپ کی ہی بیٹی ہے آپ جب چاہیں اپنی

امانت لے کر جاسکتے ہیں میری بھی زندگی کا کیا بھروسہ آج ہوں کل کس نے دیکھا ہے اچھا ہے میں اپنی دونوں بچیوں کا گھر بستے دیکھ کر مروں گا

زمانہ انکل پلیر ایسا مت کہیں رانوجو کب سے سر جھکا کر ان کی باتیں سن رہی تھی آنکھوں میں نمی لیے بول اُٹھی

ہاں بھائی صاحب ایسا مت بولیں اللہ آپ کا سایہ ان بچوں پر ہمیشہ سلامت رکھے اماں بی نے رانوکے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

تو پھر کب لے کے آئیں ہم بارات

جیسا آپ لوگوں کو مناسب لگے زمانہ صاحب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

میں چائے لے کر آتی ہوں رانواٹھ کر چلی گئی اماں بی مسکرا دی کیونکہ چائے وہ کب کی پی چکی تھی

www.urdu novelsmania.com

#وحشت_عشق

#سنعیہ_شاہ

#قسط 28

سعد اور رانو کا نکاح ان دونوں کی مرضی کے مطابق نہایت سادگی سے کیا گیا تھا چند قریبی رشتہ داروں اور دوستوں کو ہی انوائٹ کیا گیا سعد بلیک ڈز سوٹ میں بہت ہینڈسم لگ رہا تھا دوسری طرف رانو پیچ کمر کے شرارہ سوٹ میں لائٹ میک اپ کیے بہت خوبصورت لگ رہی تھی

نکاح کی رسم کے بعد دونوں کو ایک ساتھ بٹھایا گیا اماں بی دونوں کو دعائیں دیتے نہیں تھک رہی تھی بہت خوبصورت لگ رہی ہو شکریہ میری زندگی میں شامل ہونے کے لئے سعد نے مدہم آواز میں رانو کے کانوں میں سرگوشی کی جس پر رانو دھڑکتے دل کے ساتھ اپنا جھکا ہوا سر مزید جھکا گئی

یشال بھی چمکتی ہوئی یہاں سے وہاں گھوم رہی تھی

مگر شاہ وہاں موجود نہیں تھا

یہ شاہ کہاں چلے گئے اچانک ابھی تو یہیں تھے
 یشال شاہ کو ڈھونڈتے ہوئے اندر آئی تو کسی نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا
 یشال اس اچانک حملے کیلئے تیار نہ تھی اس لیے کھینچنے والے کے سینے سے جا لگی
 شاہ آپ

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں سب آپ کو ڈھونڈ رہے ہیں

اور یہ کیا طریقہ تھا آپ نے تو میری جان ہی نکال دی

تمہاری جان میں کیسے نکال سکتا ہوں شاہ نے اس کے بالوں کے لٹیوں کو اس کی چہرے
 سے ہٹاتے ہوئے کہا

مگر آپ یہاں کیا کر رہے ہیں یشال نے حیرانگی سے پوچھا

بیوی میں دیکھ رہا ہوں کہ تم پچھلے کچھ دنوں سے اپنے بھائی اور سہیلی کی وجہ سے اپنے شوہر
 کو بالکل بھول چکی ہو

شاہ نے اسے خود سے قریب کرتے ہوئے اس کے کانوں میں سرگوشی کی

شاہ ایسا تو کچھ بھی نہیں

یشال نے جھکی پلکوں کے ساتھ جواب دیا

اسی کے من پسند سرخ کلر کے سوٹ جس پر خوبصورت کڑھائی کی گئی تھی بڑے سے دوپٹے کے ساتھ بالوں کو کھلا چھوڑ کے کانوں میں بڑے بڑے جھکے وہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی

شاہ چھوڑیں نہ کوئی آجائے گا شاہ کو مسلسل اپنے آپ کو دیکھتے پا کر وہ ادھر ادھر دیکھتی شاہ کو بہت پیاری لگی کون آئے گا

شاہ نے مزید اسے خود سے قریب کیا تم جانتی ہو جان جب سے تم زندگی میں آئی ہو مناسب کچھ بہت اچھا بہت پیارا سالگنا ہے تمہاری یہ باتیں معصومیت ہر گزرتے دن کے ساتھ تم میری زندگی بنتی جا رہی ہوں اگر تم مجھ سے دور ہوگی نہ تو یہ شاہ مر جائے

یشال نے بے اختیار اس کے لبوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا آپ ایسا کیوں بول رہے ہیں شاہ یشال آنکھوں میں آنسو لیے ناراضگی سے پوچھ رہی تھی آج کے بعد آپ نے ایسا بولنا تو میں آپ سے ناراض ہو جاؤ گی اور آپ سے کبھی بات نہیں کروں گی

اچھا بابا سوری آج کے بعد ایسا کبھی نہیں بولوں گا
 شاہ نے اس کی آنسو صاف کرتے ہوئے اپنے کانوں کو ہاتھ لگایا
 یشال بے اختیار کھلکھلا کر ہنس دی
 اچھا سنو نا تم نے مجھے بولا نہیں ابھی تک
 شاہ نے شرارت سے کہا
 کیا نہیں بولا یشال نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے معصومیت سے پوچھا
 یہی کہ تم مجھ سے کتنا پیار کرتی ہو
 شاہ آپ بھی نا آپ کو سب پتا تو ہے یشال نظریں جھکائے کہا
 ہاں مگر مجھے تمہارے منہ سے سننا ہے
 شاہ چھوڑیں کوئی آجائے گا
 یشال نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا
 آج جب تک تم بولو گی نہیں میں تمہیں جانے نہیں دوں گا شاہ نے اسے مزید خود سے
 قریب کیا
 شاہ میں میں
 کیا میں بولونا شاہ نے اسے بولنے پر اکسایا

شاہ ای

اماں بی آپ یہاں

شاہ جلدی سے اسے الگ ہوا

جواب ہنس رہی تھی

اتنی آسانی سے تو میں آپ سے نہیں کہوں گی

یشال اسے چمڑاتے ہوئے وہاں سے بھاگ گئی جبکہ شاہ اس کی معصوم شرارت پر مسکرا کر
رہ گیا



urdu
novels mania

صبح سعد اور رانو کی رسمیں خاتمی
یشال نے صاف کہہ دیا تھا کہ نکاح پر اپنی مرضی کر لی مگر وہ مہندی پر خوب انجوائے کرے
گی

جس پر دونوں نے خاموشی اختیار کر لی تھی فحش جوں کے کبائے تھا

اس لیے تقریب کا سارا انتظام زمان و لامیں کیا گیا تھا

سارہ لان برقی قسموں سے بہت خوبصورتی کے ساتھ سجایا گیا تھا

دلہا اور دلہن کو بٹھانے کے لیے جھولے کو خوبصورتی کے ساتھ گلاب کے تازہ وائٹ اور یلو پھولوں کی مدد سے سجایا گیا جو بے حد خوبصورت لگ رہا تھا

یشال نے بہت محنت اور محبت کے ساتھ اپنی دوست اور بھائی کے لیے سجایا تھا

شاہ قدم پر اس کے ساتھ تھا

رانوسبز اور پیلے لباس میں پھولوں کے زیورات پہنے شرمائی گھبرائی سی بہت پیاری لگ رہی تھی

سعد وائٹ شلوار سوٹ میں یلو کمر کا دوپٹہ گلے میں ڈالے بھنگڑے ڈالنے میں مصروف تھا

ذین تھوڑی دیر بعد اس کو پکڑ کر جھولے پر بٹھاتا مگر جیسے ہی ذین کسی کام سے ادھر ادھر ہوتا سعد پھر سے بھنگڑے ڈالنے والوں کے ساتھ بھنگڑا ڈالنے لگتا

رانعم حیرت سے کبھی بھنگڑا ڈالتے اپنے مجازی خدا کو دیکھتی تو کبھی آئے ہوئے مہمانوں کو جو ہنس رہے تھے مگر سعد کو کہا کسی کی پرواہ تھی

وہ شخص خوش خوش سا بھنگڑے ڈالنے میں مصروف تھا

جبکہ یشال سرے سے غائب تھی
 شاہ کافی دیر سے یشال کو یہاں وہاں تلاش کر رہا تھا
 جب وہاں وہ کہیں نہ نظر آئی تو وہ اسے ڈھونڈتا ہوا اندر آیا
 جہاں وہ کچھ ڈھونڈنے میں مصروف نظر آئی
 کیا ہوا جان کیا ڈھونڈا جا رہا ہے
 شاہ دیکھیں نہ مجھے میرے جھمکا نہیں مل رہا
 ابھی تو پہنا ہوا تھا لیکن نہ جانے کہاں گر گیا
 وہ پریشان سی اسے بتا رہی تھی
 کوئی بات نہیں تم کچھ اور پہن لو
 نہیں نامیرے پاس میچنگ بس وہی تھے
 تبھی سکینہ کی بیٹی آمنہ
 بھاگتی ہوئی آئی یشال آپنی آپ کو اماں بی بلا رہی ہیں مہندی کی رسم شروع کرنی ہے
 اس نے اماں بی کا پیغام دیا اور وہاں سے بھاگ گئی
 یشال نے باہر جانے کے لیے قدم بڑھائے ہی تھے کہ شاہ نے اسے پکارا
 جلدی بولیں شاہ اماں بی بلا رہی ہیں

یشال نے واپس اس کی طرف پلٹتے ہوئے پوچھا
شاہ نے اس کے بالوں کو ایک سائیڈ سے ایسے آگے کیا کہ اس کا کان مکمل طور پر چھپ گیا

اور اسے لیے باہر کی جانب بڑھ گیا

یشال ہلکے سے مسکرا دی

وہ اس کی چھوٹی سے چھوٹی بات کا خیال رکھتا تھا

مہندی میں یشال اور سعدی نے بہت ہلا گلا کیا کبھی شاہ ان کا ساتھ دینے لگتا اور کبھی تھک کر بیٹھ جاتا جبکہ انہیں دیکھ کر رانو بھی مسکرا رہی تھی

اس سادہ دل انسان کے ساتھ زندگی بہت پرسکون گزرنے والی تھی اس کا دل اس بات کی گواہی دے رہا تھا

وہ بھی پرسکون سے ان دنوں کو دیکھ کر انجوائے کر رہی تھی

آج کا دن بے حد تھکا دینے والا تھا سارے مہمان اپنے گھروں کو رخصت ہو چکے تھے جبکہ شاہ اور یشال

زمان والا میں ہی تھے

یشال رانو کو سعد کے نام سے کافی بار چھیڑ چکی تھی
 اور ہنستی کھلکھلاتی اپنی دوست کی آنے والی زندگی کے لیے دعائیں کر رہی تھی
 تبھی اس کے موبائل کی رنگ ٹیون بجی
 سکرین پر نمبر دیکھ کر وہ مسکراتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی
 میں نیچے ہی آ رہی ہو آپ بھی نہ حد کرتے ہیں موبائل کان سے لگائے وہ مسکراتی ہوئی بولی
 اور کال بند کر دی
 یشال جلدی جلدی سیڑھیاں اتر رہی تھی کہ اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا
 اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بہت کوشش کی
 مگر اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا
 آخری بات جو اس نے محسوس کی کوئی اس پر جھکا اس کا چہرہ ہاتھوں میں لیے اسے مسلسل
 پکار رہا تھا....

سنعیہ۔ شاہ

قسط۔ 29

شاہ نے فون بند کر کے جیب میں رکھا اور سیڑھیوں کی طرف دیکھنے لگا جہاں یشال مسکراتے ہوئے سیڑھیاں اتر رہی تھی

ابھی وہ آدھی ہی سیڑھیاں اتر پائی تھی کہ شاہ نے اسے لڑکھڑاتے ہوئے محسوس کیا اس کا رنگ ہلکی کی طرح زرد ہو رہا تھا

شاہ ایک ساتھ دو دو سیڑھیاں پھلانگتا ہوا اس تک پہنچا اس سے پہلے کہ وہ زمین بوس ہوتی

شاہ اسے تھم چکا تھا

یشال اس کی باہوں میں ہوش حواس سے بیگانہ پڑی تھی

یشال

یشال آنکھیں کھولو کیا ہوا تمہیں

وہ پریشانی سے پکار رہا تھا

مگر وہ اس کی کسی پکار کا جواب نہیں دے رہی تھی

وہ جلدی سے اسے اٹھائے باہر کی جانب بڑھا رانا بھی شور سن کر باہر آئی تب تک شاہ

یشال کو گاڑی میں ڈالے وہاں سے نکلتا چلا گیا

یشال آنکھیں کھولو کیا ہوا ہے تم شاہ مسلسل رابش ڈرائیونگ کرتے ہوئے اسے پکار رہا

تھا

شاہ کا فون مسلسل بج رہا تھا مگر اسے ہوش ہی کہاں تھا اس کی ساری توجہ تو اس کی بے

ہوش پڑی یشال پر تھی

شاہ آندھی طوفان کی طرح گاڑی بھگاتے ہوئے ہسپتال پہنچا تھا

سنو ڈاکٹر اسے کچھ بھی نہیں ہونا چاہیے اگر اسے کچھ ہوا نہ تو میں اس پورے اسپتال کو آگ لگا

دوں گا سمجھ رہی ہوں نہ تم وہ ڈاکٹر کو دیکھتے ہوئے بولا اس کی آنکھوں سے آنسو مسلسل بہہ

رہے تھے

اسے کچھ نہیں ہونا چاہیے پلیز ڈاکٹر اسے کچھ نہیں ہونا چاہیے

آپ پلیز وہاں بیٹھیں ہمیں مریض کو دیکھنے دیں

ڈاکٹر اسے تسلی دیتے ہوئے خود یشال کی طرف متوجہ ہو گئی جو ابھی تک بے ہوش تھی

شاہ نے مسلسل کجے فون بنا دیکھے کان سے لگایا
 ذین کہاں ہو تم گھر میں سب کتنے پریشان ہیں
 رانعم نے تمہیں یشال کو لے کے جاتے ہوئے دیکھا تھا
 وہ ٹھیک تو ہے سعدی نے ایک ہی سانس میں کہیں سوال کر ڈالے
 سعدیہ نہیں اسے کیا ہو گیا ہے وہ بے ہوش ہو گئی تھی وہ میری کسی بات کا جواب نہیں
 دے رہی

شاہ کسی ہارے ہوئے انسان کی طرح مدھم آواز میں بڑبڑایا
 سعدی اس کی آواز سن کر مزید پریشان ہو گیا
 تو کہاں ہے میں ابھی پہنچ رہا ہوں
 شاہ نے اسے ہسپتال کا پتہ بتایا اور سر اپنے ہاتھوں میں تھام لیا
 اللہ آپ نے مجھ سے ہر وہ انسان چھین لیا جس سے مجھے محبت تھی
 مگر یشال نہیں

اگر اسے کچھ ہو گیا تو میں بھی زندہ نہیں رہ پاؤں گا
 اسے ٹھیک کر دیں

وہ اپنے اللہ سے مدھم آواز میں ہمکلام تھا

تب ہی ڈاکٹر باہر آتی ہوئی نظر آئی

آپ کی بیوی بالکل ٹھیک ہے بس ان کا بی پی لو ہو گیا تھا جس کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گئی
مگر اس حالت میں آپ کو ان کا اور بھی خیال رکھنا چاہیے ڈاکٹر مسکراتی ہوئی بولی
وہ ٹھیک تو ہے نا اسے کچھ ہوا تو نہیں شاہ نے فکر مندی سے ڈاکٹر کو دیکھتے ہوئے سوال کیا
وہ بالکل ٹھیک ہے ایسی حالت میں اکثر چکر وغیرہ آتے ہیں آپ ان کا کھانے پینے کا
دھیان رکھیں

اس حالت میں مطلب

شاہ نے نا سمجھی سے ڈاکٹر کو دیکھا

لگتا ہے آپ کو پتا نہیں اور مجھے نہیں لگتا کہ مسز شاہ بھی جانتی ہیں

مجھے کیا نہیں پتہ اوریشال کیا نہیں جانتی

شاہ نے ایک بار پھر سوال کیا

یہی کہ آپ پاپا بننے والے ہیں

پاپا.....

شاہ کا منہ حیرت سے کھل گیا میں پاپا بننے والا ہوں شاہ نے پھر سے ڈاکٹر سے پوچھا

سعدا بھی پریشان حال وہاں پہنچا تھا

کیا ہوا زین یشال ٹھیک تو ہے نا
تم نے کسی کو بتایا کیوں نہیں اور کہاں ہیں وہ
سعد پریشانی سے اس کی طرف دیکھتا اس سے پوچھ رہا تھا جبکہ شاہ اب مسکرا رہا تھا
یہاں میری جان منگل رہی ہے اور تو مسکرا رہا ہے سعد کا دل کیا کے وہ شاہ کے منہ پر مکا
جڑوے

شاہ نے اسے اپنے بازو میں اٹھا کر گول گول گھمانا شروع کر دیا
میں پایا بننے والا ہو تو چاچا بننے والا ہے شاہ نے اسے زور سے گلے لگاتے ہوئے کہا
میں چاچا بننے والا ہوں
سعدی نے اس سے الگ ہوتے ہوئے اس سے سوال کیا
شاہ نے ہاں میں سر ہلایا
سعدی نے اسے ایک بار پھر سے گلے لگایا

وہ یشال کے پاس آیا تو وہ شرمائی ہوئی پہلے سے زیادہ پیاری لگی تھی
تم نے تو مجھے ڈرا ہی دیا تھا شاہ نے اس کا ہاتھ اپنے لبوں سے لگاتے ہوئے کہا
جس پر وہ دھیرے سے مسکرا دی

آپ کے ہسبند آپ سے بہت پیار کرتے ہیں آپ بہت لگی ہیں
 جس وقت یہ آپ کو یہاں پر لے کے آئے تھے بے حد پریشان تھے اور ڈاکٹر کو دھمکی بھی
 دے دی اگر اسے کچھ ہو گیا تو پورے ہسپتال کو آگ لگا دوں گا
 نرس نے شاہ کی نقل کرتے ہوئے یشال سے کہا
 یشال نے ایک نظر شاہ کی طرف دیکھا اور اپنی پلکیں جھکا دی
 تھوڑی ہی دیر میں اماں بی زمان صاحبہ رانعم سعد سب اس کے ارد گرد جمع تھے
 سب بے حد خوش تھے اماں بی کتنی بار اس کی نظر اتار چکی تھی
 سب باتیں کرنے میں مصروف تھے جبکہ رانعم ایک سائیڈ پر خاموشی سے بیٹھی ہوئی تھی
 سعد اس کے نزدیک آیا کیا ہوا تم یہاں خاموشی سے کیوں بیٹھی ہو
 ایک بہت پریشانی والی بات ہے
 کیا ہوا سعد نے حیرانگی سے پوچھا
 باقی سب بھی سے دیکھنے لگے تھے
 یار میرا بے بی مجھے کیا کہہ کر بلائے گی
 خالا چاچی یا پھپھو
 وہ کنفیوزڈ سی سب کو دیکھ رہی تھی

سب ہی اس کے معصوم سوال پر مسکرا دیے تھے
 چھوڑو میرا بے بی تو مجھے آنی کہہ کر بلائے گا ٹھیک ہے نہ ذین بھائی
 رانوں نے سب کو انور کرتے ہوئے ذین سے پوچھا
 جیسا بے بی کی خالا پلس پھوپھو پلس چاچی بولی گی ویسا ہی ہوگا
 شاہ نے رانوں کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا
 ایک آسودہ سی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر تھی

شاہ یشال کو باہوں میں بھرے مسلسل مسکرا رہا تھا جس وقت سے وہ ہسپتال سے واپس
 آئے تھے ایک پل کے لئے بھی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں سے جدا نہیں ہوئی تھی
 آپ خوش ہیں شاہ یشال نے اس کے سینے سے سراٹھا کر مدھم آواز میں پوچھا
 بہت خوش

اب کوئی تو ہوگا جو مجھ سے محبت کرے گا
 ورنہ یہاں تو مجھ سے کوئی پیار ہی نہیں کرتا
 کیا مطلب ہے آپ کا کہ میں آپ سے پیار نہیں کرتی
 وہ جلدی سے بول اٹھی

کرتی ہو

شاہ نے اس کے گال پر بوسہ دیتے ہوئے سوال کیا
شاہ میں آپ سے کچھ کہنا چاہتی ہوں
تو کہو نہ جان رو کا کس نے ہے

کیسے کہوں اپنا بنا لو مجھے

باہوں میں اپنی سما لو مجھے

بن تمہارے اک پل بھی کٹتا نہیں

تم آ کر مجھ سے چرا لو مجھے

زندگی تو وہ ہے سنگ تمہارے جو گزرے

دنیا کے غموں سے اب چھپا لو مجھے

میری سب سے پہلی خواہش ہو پوری

تم اگر پاس اپنے بلا لو مجھے

یہ کیسا نشہ ہے جو بہکا رہا ہے

تمہاری ہوں تو پھر تم ہی سنبھا لو مجھے

نہ جانے پھر کیسے گزرے گی زندگی

اگر اپنے دل سے کبھی تم نکالو مجھے

اتنے خوبصورت اظہار محبت پر شاہ سرشار سا اسے مزید خود میں سمیٹنے لگا
چمکتے چاند نے بھی ان کی خوشیوں کے قائم رہنے کی دعا کی تھی

دو سال بعد

.....

سعد وہ والی بھی

ہاں وہ والی رانعم نیچے کھڑی اشارہ کر رہی تھی

سعدی بچاری سی شکل بنائے کبھی درخت کے ایک تنے پر جا رہا تھا تو کبھی دوسرے
رانعم آج کے لئے اتنا ہی کافی ہے باقی پھر کبھی اتار لیں گے سعد نے چوتھی بار کہا تھا

بس وہ والی لاسٹ اس کے بعد بے شک آپ نیچے آ جانا

رانعم نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا

اس معصومیت پر تو سعدی جان دینے کے لئے تیار تھا پھر یہ تو بس ایک کیری تھی

سعدی چھلانگ لگا کر درخت سے نیچے اترا اب خوش وہ اس کے ہاتھوں کیری تھماتے

ہوئے بولا

جن میں پہلے ہی کافی ساری کیریاں موجود تھی
بہت خوش

اب چلو اندر ڈاکٹر نے زیادہ چلنے پھرنے سے منع کیا تھا نہ
سعد نے اس کے شانے پر بازو پھیلاتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگایا
رانعم کالاسٹ منتھ چل رہا تھا مگر اس کی فرمائشیں ختم ہونے کا نام نہیں لیتی کبھی کیریاں
کبھی آسکریم تو کبھی کیا کبھی کیا
سعد اس کے بچپنے کو جہاں پوری طرح انجوائے کر رہا تھا وہاں اکثر گھبرا بھی جاتا
اتنے کم وقت میں وہ اس کے دل کے اور بھی قریب آگئی تھی
وہ اپنی زندگیاں اماں بی کی دعاؤں کے حصار میں ہنسی خوشی گزار رہے تھے

شاہ اب اٹھ بھی جائیں کتنی دیر سے آپ دونوں کو جگا رہی ہو آپ دونوں اٹھنے کا نام ہی
نہیں لے رہے

یشال اپنے سوئے ہوئے مجازی خدا اور اپنی ننھی دنیا کو جگانے کی پوری کوشش کر رہی
تھی

مگر سب بے سود وہ دونوں ایک دوسرے کی کاپی تھے

اچانک یشال کی نظر شاہ پر پڑی
 جس کے گال پر ڈمپل نمایاں ہو کر غائب ہو چکا تھا جس کا مطلب تھا کہ وہ جاگ رہا ہے
 وہ مسکراتے ہوئے اس کی طرف بڑھی
 اور اپنے گلے بال اس کے چہرے پر جھٹک دئے
 شاہ نے ایک جھٹکے سے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے خود پر گرا لیا
 آپ جاگ رہے تھے تو آپ نے جواب کیوں نہیں دیا
 یشال نے جھکی نظروں کے ساتھ اس سے پوچھا
 وہ شاہ کی سنگت میں پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو چکی تھی
 اب اتنے خوبصورت انداز میں جگائے جانے کی امید ہو تو کون کا فراس کو مس کرے گا
 شاہ نے مسکراتے ہوئے اس کے گال پر اپنے لب رکھ دیے
 شاہ چھوڑیں مجھے آپ بھی ناحد کرتے ہیں
 یشال نے شرماتے ہوئے خود کو پھڑوانے کی کوشش کی وہ آج بھی پہلے دن کی طرح اس
 سے شرماتی تھی

ابھی شاہ مزید کوئی شرارت کرتا کہ ان کی معصوم اینجل نے رونا شروع کر دیا

ذشل نے ایک سال پہلے ان کی دنیا میں آکر ان کی دنیا مکمل کی تھی
وہ اس معصوم پری کو پا کر بے حد خوش تھے اس کی معصوم شرارتوں نے ان کی زندگی کو
مزید خوبصورت بنا دیا تھا

یشال اور شاہ نے ایک دوسرے کو دیکھا
یشال کھلکھلا کر ہنس دی

جبکہ شاہ نے بے اختیار اپنی اینجل کو اپنی باہوں میں اٹھایا



urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com